SENATE OF PAKISTAN

SENATE DEBATES

Monday, January 19, 2004

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall (Parliament House) Islamabad, at twenty eight minutes past six in the evening with Mr. Chairman (Mr .Mohammedmian Soomro) in the Chair.

Recitation from the Holy Quran

اعوذ باللّٰه من الشيطٰن الرجیم

بسم اللّٰه الرحمن الرحیم

ان الله یامر بالعدل و الا حسان و ایتای ذی القربی و ینہی عن
الفحشاء و المنکر و البغی یعظکم لعلکم تذکرون و او فوا بعہد الله
اذا عہد تم و لا تنقضوا الا یمان بعد توکیدھا و قد جعلتم الله علیکم
کفیلاً ان الله یعلم ماتفعلون۔

ترجمہ: خدا تم کو انصاف اور احسان کرنے اور رشتہ داروں کو(خرچ سے مدد)
دینے کا حکم دیتا ہے اور بے حیائی اور نامعقول کاموں اور سرکشی سے منع
کرتا ہے ہے (اور) تمہیں نصیحت کرتا ہے تاکہ تم یاد رکھو اور جب خدا سے

عہد واثق کرو تو اسکو پورا کرو اور جب پکی قسمیں کھاؤ تو ان کو مت توڑو کہ تم خدا کو اپنا ضامن مقرر کر چکے ہو اور جو کچھ تم کرتے ہو خدا اس کو جانتا ہے ۔ و اخر دعوانا ان الحمد لله رب العالمین۔

(سورہ النحل، آیت ۹۰ تا ۹۱)

پروفیسر غفور احمد : جناب میرا ایک point of order ہے۔

Mr. Chairman: We will take a few points of order. Keep it on turn.

میں پہلے leave applications پڑھ لوں اس کے بعد points of order لیتے ہیں۔

LEAVE OF ABSENCE

جناب چیئرمین : سردار مہتاب احمد نے بعض نا گزیر وجوہات کی بنا پر آج مورخہ ۱۹ جنوری ۲۰۰۴ء کے لئے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا آپ ان کی رخصت منظور کرتے ہیں؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین : جناب نعیم حسین چٹھہ خرابی صحت کی بنا پر مورخہ ۱۲ جنوری ۲۰۰۴ء کو اجلاس میں شرکت نہیں کر سکے۔ اس لئے انہوں نے اس تاریخ کے لئے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا آپ ان کی رخصت منظور کرتے ہیں؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین : ڈاکٹر محمد سعد نے بعض ذاتی مصروفیات کی بنا پر آج مورخہ ۱۹ جنوری ۲۰۰۴ء کے لئے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا آپ ان کی رخصت منظور کرتے ہیں؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین : جناب محمد انور بیگ ملک سے باہر ہونے کی وجہ سے مورخہ ۱۲ جنوری ۲۰۰۴ء کو اجلاس میں شرکت نہیں کر سکے۔ اس لئے انہوں نے اس تاریخ کے لئے ایوان سے

رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا آپ ان کی رخصت منظور کرتے ہیں؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین: جناب کامران مرتضیٰ نے فریضہ حج کی ادائیگی کی وجہ سے حالیہ مکمل اجلاس کے لئے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا آپ ان کی رخصت منظور کرتے ہیں؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین: مولوی آغا محمد نے فریضہ حج کی ادائیگی کی وجہ سے حالیہ مکمل اجلاس کے لئے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا آپ ان کی رخصت منظور کرتے ہیں؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین: محترمہ زبیدہ جلال نے اطلاع دی ہے کہ وہ سرکاری مصروفیات کی وجہ سے اسلام آباد سے باہر ہیں۔ اس لئے آج مورخہ ۱۹ جنوری ۲۰۰۴ء کو وہ اجلاس میں شرکت نہیں کرسکیں گی۔ راؤ سکندر اقبال نے اطلاع دی ہے کہ وہ کراچی میں سرکاری مصروفیات کی بنا پر مورخہ ۲۰ تا ۲۸ جنوری ۲۰۰۴ء تک اجلاس میں شرکت نہیں کر سکیں گے۔ جناب محمد نصیر خان نے اطلاع دی ہے کہ وہ سرکاری دورے پر ملک سے باہر ہیں ۔ اس لئے مورخہ ۱۹ تا ۲۵ جنوری ۲۰۰۴ء تک اجلاس میں شرکت نہیں کر سکیں گے۔ جناب احمد علی نے اطلاع دی ہے کہ وہ طے شدہ مصروفیات کی بنا پر آج مورخہ ۱۹ جنوری ۲۰۰۴ء کو اجلاس میں شرکت نہیں کرسکیں گے۔ جناب شوکت عزیز نے اطلاع دی ہے کہ وہ آج مورخہ ۱۹ جنوری ۲۰۰۴ء کو اجلاس میں شرکت نہیں کرسکیں گے۔ جناب محمد رضا حیات ہراج نے اطلاع دی ہے کہ وہ اسلام آباد سے باہر ہیں۔ اس لئے آج مورخہ ۱۹ جنوری ۲۰۰۴ء کو اجلاس میں شرکت نہیں کرسکیں گے۔ مخدوم سید فیصل صالح حیات نے اطلاع دی ہے کہ وہ بعض سرکاری مصروفیات کی بنا پر آج مورخہ ۱۹ جنوری ۲۰۰۴ء کو اجلاس میں شرکت نہیں کرسکیں گے۔ سردار یار محمد رند نے اطلاع دی ہے کہ وہ سرکاری مصروفیات کی بنا پر آج مورخہ ۱۹ جنوری ۲۰۰۴ء کو اجلاس میں شرکت نہیں کرسکیں گے۔

ایک معزز رکن: جناب چیئرمین! مولانا سمیع الحق صاحب کی بیوی فوت ہو گئی ہے ان کے لئے پہلے دعائے مغفرت کرلیں۔

جناب چیئرمین : غفور صاحب دعا آپ ہی پڑھ دیں۔

(اس موقع پر دعائے مغفرت کی گئی)

جناب چیئرمین : جی غفور صاحب۔

POINTS OF ORDER

I) RE: RAID ON DR. A. Q. KHAN'S HOUSE

پروفیسر غفور احمد : میں Point of order پر آپ کی توجہ ایک انتہائی اندوہناک واقعہ کی طرف مبذول کروانا چاہتا ہوں۔ 17 جنوری کی شب کو ایک Intelligence Agency نے ڈاکٹر عبدالقدیر خان جو ہماری جوہری توانائی کے founder ہیں' ان کے گھر پر چھاپہ مارا۔ ان کے سیکرٹری کو حراست میں لیا۔ دو ایٹمی سائنسدانوں کو حراست میں لیا گیا' گرفتار کیا گیا۔ اس کے علاوہ آرمی کے دو سینئیر ریٹائرڈ افسروں کو بھی حراست میں لیا گیا۔ جناب پرویز مشرف صاحب نے اپنے پارلیمنٹ کے خطاب میں پوری قوم کو یہ یقین دہانی کرائی تھی کہ پاکستان کے جواہری توانائی کے پروگرام پر کوئی سمجھوتہ نہیں کیا جا سکتا۔ لیکن میں دریافت کرنا چاہتا ہوں کہ یہ انتہائی تشویشناک اور شرمناک بات ہے کہ ہمارے ایٹمی سائنسدان جو ہمارے محسن ہیں' جنھوں نے ہمارے ملک کو deterrent فراہم کیا ہے کہ کوئی مضبوط دشمن بھی ہمارے اوپر حملہ نہ کرسکے' ان کے ساتھ یہ سلوک روا رکھا جا رہا ہے۔ تقریباً تیس افراد کو حراست میں لیا گیا ہے۔ ان کے گھر والوں کو بھی معلوم نہیں ہوتا کہ وہ کہاں پر ہیں اور حکومت خود یہ بات تسلیم کرتی ہے۔ کہ debriefing کی جا رہی ہے۔ ایک وفاقی وزیر نے تو یہاں تک کہہ دیا کہ روپے کی لالچ میں آکر انہوں نے ایٹمی توانائی کو باہر منتقل کیا ہے۔ حالانکہ لیبیا نے' ایران نے دونوں نے اس بات کی صراحت کی ہے کہ پاکستان سے کوئی ایٹمی ٹیکنالوجی کی سہولتیں یا معلومات ان کو فراہم نہیں ہوئی ہیں۔ میں آپ کی توجہ دلانا چاہتا ہوں کہ یہ حکومت کا طرز عمل اس کے وعدوں کے خلاف ہے۔ حکومت کا یہ انتہائی شرمناک سلوک ہے۔ ہمارے سائنسدانوں کی توہین ہے۔ بھارت کا رویہ یہ ہے کہ اس نے اپنے ایٹمی سائنسدان کو ملک کا صدر بنا دیا۔ ہمارا اپنا رویہ یہ ہے کہ

ہم اپنے جوہری توانائی کے founders کو ہراساں کر رہے ہیں۔ انہیں حراست میں لیا جا رہا ہے۔ ان کے گھر والوں کو بھی معلوم نہیں ہوتا کہ وہ کہاں پر ہیں۔ میں آپ کی وساطت سے حکومت سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ آخر انہوں نے ایسا کون سا جرم کیا ہے کہ ان کو حراست میں لیا جا رہا ہے۔ ان کو پریشان کیا جا رہا ہے۔ یہ بات پورے ملک کے لئے تشویشناک اور شرمناک ہے۔ سارا ملک اس وقت شدید پریشانی میں مبتلا ہے۔

جناب چیئرمین : جی حمیداللہ آفریدی۔ اچھا حمید اللہ صاحب اس کے بعد۔ مسز سعدیہ عباسی، please be brief.

Mrs. Saadia Abbasi : Mr. Chairman, prof. Ghafoor has said and I only want to emphasize that the Government must give substantive answer to these problems. There are all sort of anxieties and apprehensions in the minds of the public and this has been going on for the last two months. So, we must have answers from the government.

جناب چیئرمین : جی شیخ رشید صاحب۔

شیخ رشید احمد : شکریہ جناب چیئرمین، جناب چیئرمین میں قدر کرتا ہوں پروفیسر صاحب اور اپنی بہن عباسی کے جذبات کی۔ قوموں پر بعض وقت ایسے آتے ہیں جب عظیم تر مفاد کے لئے بعض چیزیں اس مرحلے پر پہنچ جاتی ہیں کہ کچھ فیصلے کرنے پڑتے ہیں۔ ہاں یہ درست ہے کہ آٹھ لوگوں سے پوچھ گچھ کی جا رہی ہے۔ اس کی بنیادی وجہ یہ ہوئی کہ IAEA نے پاکستان کی حکومت کو کچھ تحفظات کے بارے میں اپنے خدشات کا اظہار کیا۔ جہاں تک پروفیسر صاحب کا یہ کہنا ہے کہ ڈاکٹر قدیر صاحب کے گھر چھاپہ مارا یہ سراسر غلط ہے۔ وہ قابل احترام ہیں۔ وہ حکومت کے اہم عہدے پر آج بھی اسی طرح موجود ہیں جس طرح پہلے تھے۔ یہ صورتحال اس لئے پیش آئی یہ صورت حال اس لئے پیش آئی کہ اپنے ان حساس معاملات کو دنیا کی بری نظر سے بچانے کے لئے اور کسی بڑی سازش سے بچنے کے لئے اور آنے والے وقت کے کسی بڑے دباؤ کا مقابلہ کرنے کے لئے ہم اپنا کیس خود تیار کر رہے ہیں۔

اور جہاں تک یہ سوال ہے جو ہمارے معزز رکن نے کہا کہ حکومت پاکستان اپنی atomic technology ' اپنی میزائیل ٹیکنالوجی پر کبھی سمجھوتہ کرے گی no way at all ۔ یہ ہماری قومی سلامتی کا ایک سب سے محفوظ اور سب سے strong weapon ہے اور ہم اس کی ذمہ داری سے آشنا ہیں۔ جہاں تک پروفیسر صاحب نے فرمایا کہ ان کے گھر والوں کو معلوم نہیں ہے۔ ان کے گھر والوں اور چند احباب کو یہ بتایا گیا تھا کہ معاملات اتنے پیچیدہ ہو رہے ہیں کہ ہمیں دنیا کو چپ کرانے کے لئے یہ کیا ہے کیونکہ ہم نہیں چاہتے کہ پاکستان کا بھی کل وہ حشر ہو جو کہ نارتھ کوریا یا ایران کا یا لیبیا کا ہے۔ یہ پاکستان کا محفوظ ترین اداروں پر مشتمل ایک سسٹم ہے جس پر پاکستانی قوم کسی قیمت پر سودا نہیں کرے گی۔ یہ ہماری غیرت ہے اور غیرت کے لئے قومیں زندہ رہتی ہیں اور غیرت کے لئے قومیں جان دیتی ہیں۔ یہ ایک حالات ہیں جس کے پیش نظر دفاعی حکمت عملی اختیار کی گئی ہے۔ یہ وہ واقعات ہیں کہ دنیا جن مراحل سے گزر رہی ہے اور مجھے افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ بعض ہمارے وہ دوست نما دشمن جو ہمارے پاس یہ طاقت نہیں دیکھنا چاہتے' ان کے بعض رویوں کے خدشات کے تحفظ کے طور پر ہم نے ان سائنس دانوں سے جن میں چار سائنسدان ہیں' ایک technician ہے اور تین Army officers ہیں' ان سے پوچھ گچھ کر رہے ہیں۔

جہاں تک ڈاکٹر قدیر صاحب کا تعلق ہے کہ ان کے گھر پر چھاپہ مارا گیا ہے یہ سراسر غلط ہے۔ ان کے گھر پر کوئی چھاپہ نہیں مارا گیا۔ ہاں کیونکہ IAE کے ایک نوٹس کا جواب تیار کیا جا رہا ہے۔ اس میں ممکن ہے کہ بعض individual لوگوں نے ، بعض لوگوں نے اپنے ذاتی مقاصد کے لئے ، بعض لوگوں نے کسی وجہ کی بنا پر بعض ایسے اقدامات کیے ہوں جو قوموں کے شایان شان نہیں ہیں۔ جن کا پاکستان کی حکومت سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ جس میں پاکستان کی حکومت قطعی ملوث نہیں ہے اور پروفیسر صاحب کو یقین دلانا چاہتا ہوں کہ خدا نہ کرے وہ وقت کبھی نہیں آئے گا اور اگر وہ وقت آیا تو میں اور پروفیسر' ساری قوم' چودہ کروڑ عوام اپنے ان حساس معاملات کا تحفظ کریں گے اور اس کی بڑی سے بڑی قیمت بھی ادا کرنی پڑی تو ضرور کریں گے ۔Thank you

(مداخلت)

جناب چیئرمین، میرا خیال ہے Point of Order پر جواب دے دیا ہے

let us move in the appropriate manner.

(مداخلت)

جناب چیئرمین، آرام سے، دیکھیں ایک دفعہ ہو گیا Point of Order پر انہوں نے جواب دیا ہے۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین، جو آپ discuss کرنا چاہتے ہیں وہ آپ move کریں اس کے لئے appropriate طریقے سے کیونکہ Point of Order پر پوری تیاری تو نہیں ہوتی۔

Mr. Abdullah Riar: Sir, identify the problem, talk it boldly, talk it loudly. Make it in a clear understanding to the nation. We should not make fool of ourselves. Let us be clear. We are determined for the atomic deterrence for this nation, this country. We have given lives for that deterrence and we will stand with this nation to protect our stretegic assets. Let not have fools make the trade of us.

Mr. Chairman: That is the Minister has also said.

Mr. Abdullah Riar: Honourable Minister has said

کہ ان کو چپ کروانے کے لئے what that mean کہ ان کو چپ کروانے کے لئے

Facts should be put on the record. If there is a situation, if there are scientists who are invovled, we must make admit it, put it in a comprehensive manner. Foreign Office has failed to address this issue. German nuclear scientists have been involved and American nuclear scientists have been involved in individual cases. Chinese, Russian, French nuclear scientists have been involved. Why our country,

responsible administration has failed to come up to make a case in an eloquent and authoritative manner. We are addressing this issue in a insufficient way. This kind of behaviour hurts the national sovereignty.

جناب چیئرمین : تشریف رکھیئے It can be moved in the appropriate manner

Prof. KhurshidAhmad: Point of Order sir.

جناب چیئرمین: اسی issue پر ہے۔ ٹھیک ہے باری باری بول لیں ایک ایک کر کے تاکہ ایک ہی دفعہ شیخ رشید صاحب جواب دے دیں۔

پروفیسر خورشید صاحب۔ جناب میں تین چار نکات پیش کروں گا۔

جناب چیئرمین: اچھا مختصر رکھیئے گا۔

پروفیسر خورشید احمد: جناب چیئرمین ! میں آپ کا بیحد ممنون ہوں۔ میں صرف تین چار نکات بیان کروں گا۔ تفصیل بیان نہیں کر رہا ہوں۔ پہلی بات یہ کہ کہ اس سے پہلے اسحاق ڈار صاحب نے اور میں نے اس issue کو اٹھایا تھا اور یہ بات بھی کہی تھی کہ یہ ایک ایسا اہم مسئلہ ہے کہ جس پر ایوان کو یا کم از کم ایوان کی ایک کمیٹی کو اعتماد میں لیا جائے، ٹھیک ہے ان Scientists کو بھی بلائیں، اس کا انہوں نے کوئی جواب نہیں دیا۔ دوسری بات یہ ہے کہ شیخ صاحب کے احساسات کا مجھے احترام بھی ہے اور اس پر یقین بھی ہے۔nuclear deterrent اس ملک کے لئے اس کی بقاء کے لئے، اس کی سلامتی کے لئے سب سے اہم ذریعہ ہمارے پاس ہے اور اس پر اگر کوئی آنچ آتی ہے تو یہ پوری قوم اس کے لئے بغیر وردی کے کھڑی ہو گی اور برداشت نہیں کرے گی، کوئی generation بھی ہو، خواہ وہ کسی کی طرف سے بھی ہو۔

تیسری بات یہ کہ انہیں یہ سمجھنا چاہیئے کہ یہ سارے کا سارا ایک کھیل ہے جس سے پاکستان کو corner کیا جا رہا ہے، اس پر میڈیا نے role play کیا ہے، اس پر ہمارے دشمن بھی ایک role play کر رہے ہیں اور اس پر ہمارے وہ دوست جن کا آپ کو بہت سہارا ہے، وہ بھی اس کے پیچھے سارے کا سارا کھیل کھیل رہے ہیں اور اس track میں داخل ہو رہے ہیں۔ اگر

فرض کیجیئے کوئی سوالات International Atomic Energy Authority نے آپ کو بتائے تھے تو اس کا یہ طریقہ نہیں ہے کہ آپ لوگوں کو گرفتار کریں، debrief کریں۔ آپ کے وہ ذمہ دار officials اگر ہوں، جنہوں نے قربانیاں بھی دی ہیں، خدمات بھی کیں ہیں، آپ ان کو بلا کر بیٹھیئے، سب کو لے کر بیٹھیئے۔ ڈاکٹر اے۔ کیو۔ خان کو اعتماد میں لیجیئے، وہ اس پوری کی پوری چیز کا لیڈر رہا ہے۔یہ طریقہ نہیں ہے کہ آپ ایک ایک کو اٹھا کر لے جائیں اور debriefing کے نام پر ایسا کریں، یہ debriefing کا نام ہم نے آج ہی سیکھا ہے، ہم یہ کام تو کب سے کر رہے ہیں۔ ہم نے اپنا پورا nuclear development ، پوری دنیا کی sanctions کو defy کر کے، ان کی ناروا پابندیوں کو violate کر کے کیا ہے اور ہمیں اس پر فخر ہے۔اس طرح اگر آپ اپنے سائنسدانوں کو قربانی کا بکرا بنائیں گے اور ان کی ہتک کریں گے تو یہ قوم کی ہتک ہے۔ اس کے نتیجے کے طور پر کل کوئی سائنسدان اس کام کو انجام دینے کے لئے تیار نہیں ہو گا۔ ان کا دفاع ضروری ہے۔ اس لئے اس کو lightly نہ لیجیئے اور یہ طریقہ جو آپ نے اختیار کیا ہے یہ بالکل غلط ہے، غیر انسانی ہے، غیر قانونی ہے اور غیر حکیمانہ ہے۔

جناب چیئرمین: جی رضا ربانی صاحب مختصر رکھیئے گا۔ اسی issue پر بات کریں گے؟

میاں رضا ربانی: جناب اسی issue پر۔ پھر honourable minister جواب دے سکتے ہیں۔ جناب مجھے شیخ صاحب کا احترام ہے، شیخ صاحب نے ابھی اپنے جواب میں یہ دو دفعہ فرمایا کہ ڈاکٹر قدیر کے گھر پر raid نہیں ہوا لیکن آج اگر آپ سارے national media کو اٹھا کر دیکھیں اور کل ایک پرائیویٹ ٹیلویژن پر ان کے private secretary کی family کا انٹرویو چلا، اس میں انہوں نے یہ کہا کہ ہمیں ڈاکٹر قدیر نے خود فون کر کے بتایا کہ وہ میرے گھر بیٹھے ہوئے تھے جب دو لوگ آئے اور ان کو وہاں سے لے گئے۔ کچھ اخبارات میں تو پوری تفصیل دی ہوئی ہے کہ کس طرح وہ آئے اور پھر ڈاکٹر قدیر اور وہ باہر نکلے۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ شیخ صاحب اپنے جواب میں اس کی تھوڑی سی وضاحت ضرور کریں۔

دوسری بات یہ کہ شیخ صاحب نے ایک خط کا reference دیا ہے جو International Atomic Energy Commission سے موصول ہوا ہے۔میں آپ کے توسط سے Rule 240 کی

طرف ان کی توجہ مبذول کرواؤں گا جس میں یہ کہا گیا ہے کہ اگر کوئی وزیر floor of the House پر کسی state document کا حوالہ دیتا ہے تو پھر کوئی بھی ممبر یہ کہہ سکتا ہے کہ اس document کو سینیٹ میں produce کیا جائے۔ یہاں پر میں یہ بات تسلیم کرنے کے لئے تیار ہوں کہ یہ ایک حساس document ہو سکتا ہے، rules اس کو بھی provide کرتے ہیں کہ اگر یہ اتنا حساس document ہے تو جس دن وہ document produce ہو اس دن سینیٹ کا session in camera ہو سکتا ہے تا کہ پارلیمان کو اس issue پر confidence میں لیا جائے۔

جناب چیئرمین: جی بنگزئی صاحب، اسی issue پر یا کسی اور پربات کرنا چاہتے ہیں؟ کافی بات ہو گئی ہے، میرا خیال ہے یہ جواب دیں اور آگے چلیں۔

حاجی لیاقت علی بنگزئی: جناب شیخ صاحب پھر اس کو wind up کرلیں گے۔

جناب چیئرمین: لیکن ہم point of order پر discussion تو نہیں کر سکتے۔ بس مختصر رکھیں۔

II) RE: THE INTERVENTION OF IAEA

حاجی لیاقت علی بنگزئی: بالکل جی مختصر سوال ہے۔ جناب شیخ صاحب کو یاد ہو گا کہ جب ہماری حکومت نے افغانستان کے معاملے پر U-Turn لیا تھا تو ہم نے اسی ایوان میں ان سے عرض کیا تھا کہ جناب آپ اتنے بڑے حساس معاملے پر U-Turn لے رہے ہیں۔ تو انہوں نے فرمایا تھا کہ جی ہمارے کچھ تحفظات ہیں۔ کشمیر کے حوالے سے اور nuclear policy کے حوالے سے ہم اس کی رکاوٹ اور روک تھام کے لئے مجبور ہیں کہ ہم افغانستان پر U-Turn لے لیں۔ آج میرا ان سے یہ سوال ہے کہ افغانستان پر تو آپ نے U-Turn لے لیا لیکن اب یہی IAEA جو آپ کے ہی دروازے پر پہنچا ہے، آپ ہی کو دستک دے رہا ہے۔ آج آپ اس بارے میں کیا کہیں گے؟ کشمیر پالیسی پر آپ نے یوٹرن لیا، اب آپ نے اٹامک انرجی پر یوٹرن لے لیا۔ میں تو یہ سمجھتا ہوں کہ

ابھی تو ابتدائے عشق ہے روتا ہے کیا
آگے آگے دیکھیئے ہوتا ہے کیا

تو میں ان سے یہ گزارش کروں گا کہ وہ قوم کے لئے ایک بہادرانہ ' جراتمندانہ فیصلہ کریں اور IAEA کو باقاعدہ طور پر کہہ دیں کہ جی ہم آپ کی باجگزار مملکت نہیں ہیں ۔ ہمارے ایٹمی سائنسدان ہیں ۔ ہمیں ان کی عزت کرنی ہے ۔ ان کی عزت پوری قوم کی عزت ہے ۔ وہ ساڑھے چودہ کروڑ عوام کی عزت ہیں،ہم ان عزت پر آنچ نہیں آنے دیں گے ۔ہمارے سائنسدان ہمارا سرمایہ ہیں ۔ہم نے ان پر اپنا خون پسینہ خرچ کیا ہے۔---

جناب چیئرمین: یہ تو انہوں نے کہا ہے ۔

حاجی لیاقت علی بنگزئی: جی ہاں ۔ بہرحال میں ان سے یہ گزارش کروں گا کہ وہ bold ہوکر IAEA کو یہ جواب دے دیں کہ جی ہم آپ کی کسی قسم کی انکوائری میں شامل نہیں ہوں گے ۔ یہ کیا بات ہے جی ۔ کل وہ پھر کہے گا کہ اپنے گھروں کی بھی تلاشی دیں ۔---

جناب چیئرمین: نہیں ' وہی تو وزیر صاحب نے باتیں کہی ہیں جو آپ کہہ رہے ہیں ۔ یہی تو انہوں نے کہا ہے ۔

حاجی لیاقت علی بنگزئی: نہیں جی ' یہ تو نہیں کہا ہے ۔

جناب چیئرمین: اچھا آپ بیٹھیں ' انہیں موقع دیں ۔

حاجی لیاقت علی بنگزئی: جی ہاں جی ۔

جناب چیئرمین: جی وسیم سجاد صاحب ۔

جناب وسیم سجاد: جناب چیئرمین ! میں Rule کی وضاحت کردوں۔ جناب رضا ربانی صاحب نے Rule 240 کا حوالہ دیا ہے اور فرمایا ہے کہ چونکہ منسٹر صاحب نے ایک خط کا حوالہ دیا ہے ' لہذا Rule 240 کے تحت ان کا فرض بنتا ہے کہ وہ document پیش کریں ۔ تو میرا خیال ہے کہ میرے فاضل دوست Rule کو صحیح نہیں سمجھ سکے ۔

I will just read it before your answer if a Minister quotes in the Senate

"quote" کامطلب یہ ہے کہ

exact words of the document have quoted in the Senate that Despatch or other State paper which has not been presented to the Senate, he shall lay

the relevant extract thereof on the table:", and this is important, "provided that where a Minister gives in his words a summary or gist of such despatch or State paper, it shall not be necessary to lay the relevant extract thereof on the table." I think the words are very clear. So, where the Minister quotes which means he refers to the exact words of a document but if he just refers to it then there is no obligation on the Minister to produce that document in any case. Sir, this is very secret and sensitive matter; I think we should also show responsibility and face this matter with full responsibility that the Senate is capable of.

Mian Raza Rabbani: Sir, I think, the honourable Leader of the House is just twisting and playing with the words. It is very clear it says:

"If a Minister quotes", and this does not mean that within inverted commas, The leader of the House was in the field if it read, quates from a document, here quote means refers to a document.

Mr. Chairman: But that is, it should have a reference to a document.

Mian Raza Rabbani: No Sir, quotes a document on the floor of the House, the honourable Information Minister has quoted the letter of the International Atomic Energy Commission and therefore, provided......, alright, I go now straight to the proviso, provided that where a Minister gives in his words a summary, alright, then at this moment let the honourable Minister give a summary or a gist of what is contained in that letter and the second point that 'yes', I have said this at the very initial

stage. it is a very sensitive issue and these very rules provide that if there is a sensitive issue then the House can go into a session in camera. Why is the honourable Leader of the House afraid that the House should go into camera and discuss this important, vital question of national security. After all Parliaments in the world have gone into camera sessions and such important issues have been discussed if Parliament is not going to be taken into confidence on such important questions of national security then when is Parliament going to be taken into confidence?

جناب چیئرمین: یہاں پر یہ سلسلہ لمبا ہو رہا ہے۔ جی پروفیسر خورشید احمد ۔

پروفیسر خورشید احمد: جناب چیئرمین! یہ معاملہ interpretation کا ہے اور یہ بڑا اہم معاملہ ہے ۔ یہ procedure کا معاملہ ہے ۔ یہاں دیکھیئے اگر یہاں یہ ہوتا کہ if a Minister gives a quotation from a document تب تو وہ الفاظ جو وسیم صاحب کہہ رہے ہیں ٹھیک ہوتے ۔ الفاظ یہ ہیں ' If a Minister quotes in the Senate اور quotes کے معنی refer کے ہیں ۔ ورنہ وہ کہتے if he gives the quotation. یہ قانون کی زبان ہے اس لئے غلط interpretation نہ کریں ۔ ٹھیک ہے آپ نہیں لانا چاہتے تو نہ لائیں لیکن یہ دعویٰ کہ اگر ہم نے کسی document کو refer کیا ہے تو اس کے معنی یہ ہوں گے کہ اس کو avoid کیا جا سکتا ہے ' یہ بات صحیح نہیں ہے۔ Quote and give a quotation میں زمین وآسمان کا فرق ہے ۔ Rules میں give the quotation نہیں کہا گیا ہے ۔ کہا گیا ہے کہ If a Minister quotes اس کے معنی اس کو refer کرنے کے ہیں ۔ میں سمجھتا ہوں کہ میاں ربانی صاحب کا point بالکل valid ہے ،کم از کم اس صورت میں debate نہیں کرنا چاہیے۔

جناب چیئرمین: جی شیخ صاحب۔

شیخ رشید احمد ۔ جناب چیئرمین !میرا خیال ہے میں نے ایک ادارے کو quote کیا ہے اور mention کیا ہے ۔ میں technicality میں نہیں جانا چاہتا۔ یہ قومی سلامتی کا مسئلہ ہے

ان کے جذبات کی میں قدر کرتا ہوں اور ان کو floor of the House پر یقین دلانا چاہتا ہوں کہ جو ان کے جذبات ہیں ، یہی سرکاری بنچوں کے جذبات ہیں۔ پاکستان میں الحمدللہ ہزاروں سائنسدان ہیں۔ آج دو، تین ، چار، پانچ سائنسدان نہیں ہیں۔ آج اس دھرتی نے ہزاروں سائنسدانوں کو جنم دیا ہے جو ایک سے بڑھ کر ایک سائنسدان ہے اور جب ایسی صورتحال بنے کہ ہم پل صراط سے گزر رہے ہیں تو پل صراط سے ہم بہتر طور پر ایک حکمت عملی کے تحت ہی گزر سکتے ہیں۔ پوچھ گچھ کے مراحل سے گزرنے کے بعد ہی ہم دنیا کو اعتماد میں لے سکتے ہیں کہ ہم اس ایٹمی پھیلاؤ کے خلاف ہیں۔ ہم ایٹمی عدم پھیلاؤ کے حامی ہیں۔ مانا کہ اسلامی دنیا میں تیل کے بہت بڑے خزانے ہیں لیکن اسلامی دنیا میں ایک ہی طاقت ہے جس کا نام پاکستان ہے جسے اللہ تعالیٰ نے یہ عظیم technology عطا کی ہے اور میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ میں ان لوگوں اور وزیروں میں شامل تھا، آج جناب اسحاق ڈار یہاں موجود نہیں، جو ایٹمی دھماکے کے نہ صرف حامی تھے بلکہ ہر قیمت پر کرنا چاہتے تھے کیونکہ ہمیں بھی احساس ہے کہ ہم conventional arms سے دنیا میں اپنے مخالفین کا مقابلہ نہیں کر سکتے۔ میں اس floor of the House پر ان کو یقین دلاتا ہوں کہ سائنسدانوں کے ساتھ جو پوچھ گچھ کا عمل ہے، اس میں ان کی عزت اور توقیر کو برقرار رکھا جائے گا۔ ان کی قومی خدمات سے ہم واقف ہیں۔ ان کی قومی خدمات کی قدر کرتے ہیں لیکن اگر ایک یا دو آدمی ایسے پائے گئے جنہوں نے ذاتی طور پر کچھ مفادات حاصل کیے ہوں تو ہمیں بعض فیصلے کرنے ہوں گے۔ جہاں تک یہ کہنا کہ یہ لوگ، یہ جو آٹھ آدمی پوچھ گچھ کے مراحل سے گزر رہے ہیں، ضروری نہیں ہے کہ یہ مجرم ہوں۔ جناب چیئرمین! ضروری نہیں ہے کہ یہ ان کیسوں میں ملوث ہوں اور یہ بھی ممکن ہے کہ میڈیا---- اور میں ان سائنسدانوں کے احترام میں بعض باتیں کہنا نہیں چاہتا جن کا پروفیسر صاحب نے ذکر کیا، میرے لئے قابل احترام ہیں، وہ جانے سے پہلے خود فلم بنوا کر گئے۔ میں مجبوراً یہ کہہ رہا ہوں۔ ایک private channel کو دے کر گئے اور جب وہ دے کر گئے میں اس وقت بھی باخبر تھا لیکن اس بات کو خدارا یہاں رہنے دیا جائے۔ جہاں تک پروفیسر صاحب نے فرمایا کہ اعتماد----ہم نے جب ایک اہم میٹنگ کی، ان کے مقتدر راہ نماؤں کو بلایا تو جناب چیئرمین! بعض احباب نے اس کا boycott کیا۔ اس ملک میں آپ جتنی مرضی secrecy برقرار رکھیں ، جتنا مرضی off the record کہیں، وہ بات باہر نکل جاتی

ہے۔ ان پارٹیوں کے بعض راہ نماؤں کو ہم نے دعوت دی کہ ایسے مراحل سے گزر رہے ہیں' آپ آئیں اور اس briefing کا حصہ بنیں' انہوں نے اس میں شرکت سے انکار کیا۔ میں on behalf of the government حکومت کے ترجمان کی حیثیت سے آپ کو یقین دلانا چاہتا ہوں کہ atomic technology پر جو Opposition کے جذبات ہیں' سرکاری بنچوں کے بھی وہی جذبات ہیں۔ کسی قیمت پر بھی no way at all ہم اپنی atomic technology پر کوئی سمجھوتہ نہیں کریں گے۔ Thank you جناب چیئرمین۔

جناب چیئرمین: جناب حمید اللہ آفریدی۔

Mian Raza Rabbani: Just one minute.

Mr. Chairman: OK, keep it brief.

میں آتا ہوں' اس کے بعد' رضا ربانی صاحب کے بعد آتا ہوں۔ آفریدی صاحب ان کا point of personal explanation ہے۔

میاں رضا ربانی: شیخ صاحب نے اشارہ کیا کہ حکومت نے دعوت دی تھی اور کچھ جماعتیں' اور ان کا اشارہ Pakistan Peoples Party اور Pakistan Muslim League (Nawaz) کی طرف تھا کہ وہ بریفنگ میں شامل نہیں تھے۔ ہمیں یہ بتایا گیا ------

جناب چیئرمین: انہوں نے کوئی نام تو نہیں لیا۔

میاں رضا ربانی: جناب! that was an obvious reference. I will be through in one minute. میں اس لئے عرض کرنا چاہتا ہوں جناب! کہ ہمیں یہ کہا گیا تھا کہ پارلیمان کی پارٹیوں کو بلایا گیا ہے اور ہمارے نقطہ نظر کے اندر پارلیمان میں صرف تین جماعتیں نہیں ہیں یعنی MMA, Pakistan Peoples Party and Pakistan Muslim League (N) دیگر جماعتیں بھی یہاں پر موجود تھیں۔ ہمارا یہ اصرار تھا کہ ان تمام جماعتوں کو بھی اس میٹنگ میں بلایا جائے اور ان کو بھی confidence میں لیا جائے۔ Thank you sir.

جناب چیئرمین: جی جناب آفریدی صاحب۔

جناب حمید اللہ جان آفریدی: میں آپ کی توجہ ایک ------

جناب چیئرمین: عباسی صاحب بیٹھیں، آفریدی صاحب کو سنیں

جناب حمید اللہ جان آفریدی: میں آپ کی توجہ ایک اور point کی طرف دلانا چاہتا ہوں۔

Mr. Chairman: No cross talk please. Abbasi Sahib, no cross talk please.

آفریدی صاحب کو سنیے مہربانی کر کے۔

III) RE: REGISTRATION OF VOTERS IN TRIBAL AREAS

جناب حمید اللہ جان آفریدی: Election Commission نے بائیس جنوری، voter registeration کی تاریخ دی ہے۔ ہمارے tribal areas میں کافی ایسے far flung areas ہیں جو موجودہ وقت میں بھی برف میں پھنسے ہوئے ہیں۔ برف ہے وہاں اور وہ inaccessible areas ہیں اور دوسرا ہمارے شناختی کارڈوں والا process underway ہے۔ ہمارے تین چار ہزار شناختی کارڈ کے paper وہاں سے بننے کے لئے یہاں despatch ہوچکے ہیں لیکن پچھلے دو تین مہینوں سے بن کر نہیں آئے۔ last time بھی eighty six thousand voters register ہوئے تھے لیکن casting کے وقت صرف sixteen thousand ہوسکے کیونکہ ان لوگوں کا شناختی کارڈ کا مسئلہ تھا میری request یہ ہے جناب چیئرمین extention کا تو میں نہیں کہوں گا کیونکہ اتنے کم وقت میں یہ مسئلہ حل نہیں ہوگا۔ اس کے لئے تین چار مہینے کا gap دے کر tribal areas کے لئے دوبارہ کوئی date fix کی جائے تاکہ ان علاقوں میں properly registration ہوسکے۔

جناب چیئرمین: وسیم سجاد صاحب۔

Mr. Waseem Sajjad: Thank You Mr. Chairman. Revision of electoral roll is the responsibility of the Election Commission of Pakistan, laid down by the Constitution in the Law. I would recommend to the Honourable Members if we make an application to the Election

Commission of Pakistan, we will support it. We will also explain to the Election Commission the reasons why some edge should be given to the tribal areas.

جناب چیئرمین: Mr. Enver Baig آپ کا سوال اسی پر ہے۔

IV) RE: THE HUMAN SMUGGLING

Mr Enver Baig: Thank you Mr. Chairman.

آج کے اخبار میں again a news item has appeared. Nine dead bodies of Pakistanis in the Arabian Sea. Mr. Chairman, I would like to know from the honourable Minister for Interior and Labour and Manpower that over the last four months, nearly two thousand Pakistanis have been deported from various parts of the world, and No.1.I would like to know from the government that this House should be provided the list of the dead? No.2. What action the government has taken against those people who are involved in this human smuggling , or any FIR has been registered? What is the cause, every second week twenty people are dead, thirty people are dead and it is still going on. Is there anybody responsible for this human loss? ایک ایک آدمی پندرہ پندرہ لاکھ روپے دے کر جا رہا ہے۔ who is responsible, who is charging all this money?I think, they should let us know that what actions have they taken in this matter.I would request the Minister of Interior and the Labour and Manpower Minister to kindly bring a clarification in the House.

Mr. Chairman: Yes Sajjad Sahib.

Mr. Wasim Sajjad: Sir, the Minister is here, I am sure they will

answer this question.

لیکن proper procedure تو یہ ہے کہ اس کا باقاعدہ سوال دے دیں ۔

جناب چیئرمین: میں نے بھی یہی کہا تھا کہ باقاعدہ سوال دیں ۔ جی رضا صاحب

Mian Raza Rabbani: Sir, if the honourable Leader of the House would make a note of it and ask the Interior Minister........

Mr. Chairman: He will convey.

Mr. Wasim Sajjad: I will make a request myself, but the information required is very detailed.

جناب چیئرمین: نہیں I think, جو concept ہے ۔ ان کا جو point ہے، جو information ہے وہ اس سوال سے بھی لے سکتے ہیں ۔

جناب وسیم سجاد: اس کی information اتنی detailed ہے کہ کتنے dead ہیں کس ملک سے آئے ہیں -----

جناب انور بیگ: یہ تو بتائیں کہ اس پر action کیا لیا گیا ہے ۔

جناب وسیم سجاد: جی آپ سوال پوچھیں، وہ بھی آپ کو بتائیں گے ۔

جناب چیئرمین: مہیم خان بلوچ کے بعد آپ کی طرف آتا ہوں ۔ جی مہیم خان بلوچ Point of order کو relevent رکھیں اور مختصر رکھیں کیونکہ ہم نے باقی کارروائی بھی چلانی ہے ۔

V) RE: THE GAWADAR PORT

جناب مہیم خان بلوچ: جناب چیئرمین صاحب ۔ میں ایوان کے گوش گزار کرنا چاہتا ہوں کہ گوادر پورٹ بلوچستان ہی میں نہیں بلکہ پاکستان کا سب سے بڑا پراجیکٹ ہے ۔ اس کی تعمیر سے پورے بلوچستان بالخصوص بلوچ عوام کی امیدیں وابستہ ہیں ۔ اس کی تعمیر سے بلوچستان کی پسماندگی دور ہو جائے گی لیکن مجھے افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ بلوچستان کی پسماندگی کے حوالے سے وہاں مایوسی اور محرومی پائی جاتی ہے ۔ گوادر پورٹ اب تک مکمل نہیں

ہوئی ہے کہ حکومت کی جانب سے دو اہم عمل سامنے آئے ہیں جس سے بلوچستان کے عوام کی مایوسی اور محرومی بڑھ گئی ہے اور ان کارروائیوں سے میں سمجھتا ہوں کہ concurrent list میں جو صوبائی خود مختاری کی بو نظر آتی ہے، وہ بھی متاثر ہوتی ہے۔

جناب والا! سب سے پہلے میں یہ کہتا ہوں کہ پچھلے سال اکتوبر میں Act of Bill قومی اسمبلی سے بھی پاس ہوا جس میں واضح کیا گیا تھا کہ گوادر پورٹ اتھارٹی کا دائرہ صرف گوادر بندرگاہ تک محدود رہے گا۔ باقی اس کے master plan کی جو ضروریات ہیں، حکومت بلوچستان کی جانب سے Gawadar Development Authority کی جانب سے پوری کی جائیں گی۔ اس سال Ministry of Communications کی جانب سے ایک order issue ہوا ہے جس سے ایک نئے ادارے کا قیام سامنے آیا ہے۔ اس میں Gawadar Development Authority کو یہ کھلا اختیار دیا گیا ہے کہ پورے Gawader district میں چاہے ہ سرکاری زمین ہو یا private زمین ہو، جہاں بھی ہو اس زمین کو وہ port کی ضروریات کے لئے استعمال کرسکتا ہے۔

اس کے علاوہ Gawader Port Authority جس کے 23 ملازمین ہیں grade 1 سے لے کر 21 تک، میں نے ایک سوال move کیا تھا جس کا جواب بھی آیا لیکن افسوس کہ اس دن اس پر بحث نہیں ہوئی۔ ان 23 افراد میں سے ایک driver تک بلوچستان کے کوٹے میں سے نہیں رکھا گیا۔ پاکستان کی دوسری corporations بھی ہیں اور وہ بھی مرکزی projects ہیں۔ ان میں بلوچستان کا 3.5% کوٹہ ہے۔ بلوچستان کی آبادی کے تناسب کے لحاظ سے اس کا جو کوٹہ بنتا ہے وہ تو دیا جائے، وہ تو اپنی جگہ لیکن بلوچستان کے اپنے projects اور خاص طور پر گوادر کے حوالے سے بلوچستان کی جو امیدیں وابستہ ہیں، وہاں ان 23 افراد میں grade 21 سے لے کر grade 5 تک ایک driver کو بھی یہاں جگہ نہیں دی گئی۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ اس سے بلوچستان کی محرومی اور مایوسی، جس میں پہلے بہت شدت ہے، اس میں اور اضافہ ہوگا اور اس سے صوبائی خودمختاری بھی متاثر ہوگی۔ لہذا ایوان اس کا نوٹس لے کیونکہ مستقبل میں اگر یہ سلسلہ جاری رہا تو یقینی طور پر میں کہتا ہوں کہ وہاں کے سیاسی لوگوں میں، عوام میں، غریبوں میں احساس محرومی جو کہ پہلے ہی بہت ہے، اس میں اور اضافہ ہوگا۔ ہم آئین کی بات کرتے ہیں اور یہ ایوان آئین کا پاسدار ہے۔ اس سے صوبائی خودمختاری متاثر ہوگی۔ لہذا federation میں وفاق اور

اکائیوں کا جو رشتہ ہے وہ یقینی طور پر اس سے متاثر ہو گا۔

جناب چیئرمین: شکریہ جناب۔ مولانا گل نصیب خان صاحب۔

مولانا گل نصیب خان: جناب چیئرمین! میں اس معزز ایوان کی توجہ ایک اہم مسئلے کی طرف مبذول کرنا چاہتا ہوں۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین: جناب اس وقت وزیر صاحب یہاں پر نہیں ہیں۔

جناب مہیم خان بلوچ: یہ بہت اہم باتیں ہیں' اس ایوان میں کہی گئی ہیں۔

جناب چیئرمین: بالکل اہم ہیں لیکن وزیر صاحب اس وقت یہاں پر نہیں ہیں۔ آپ وہ point raise کریں جب وزیر یہاں پر موجود ہوں تو یہ زیادہ موزوں ہوگا۔ بہرحال وسیم صاحب یہ بھی آپ convey کردیجیئے گا۔

پروفیسر خورشید احمد: جناب چیئرمین! یہ بہت اہم issue ہے۔

جناب چیئرمین: جی اس کو میں نے بھی نوٹ کیا ہے۔ It will be conveyed. کیونکہ اس وقت وزیر صاحب نہیں ہیں۔ It will be conveyed. وسیم صاحب آپ بھی اس کو convey کردیجیئے گا۔

جناب وسیم سجاد: بالکل جناب۔

VI) RE: RAIDS ON RELIGIOUS INSTITUTIONS

مولانا گل نصیب خان: تقریباً ایک مہینے سےمسلسل ملک میں دینی مدارس پر چھاپے مارے جا رہے ہیں۔ دینی طالب علموں کو ہراساں کیا جا رہا ہے۔ دینی اساتذہ کرام کو ہراساں کیا جا رہا ہے اور تعلیم جو انسانیت کا بنیادی حق ہے اور پھر علوم اسلامیہ جو وحی کے علوم ہیں اور ہمارا مذہبی اور دینی حق ہے' اس ملک میں دینی مدارس قوم کو علوم اسلامیہ فراہم کر رہے ہیں' ان پر چھاپے مارنا' ان کو ہراساں کرنا اور ان کی تعلیم میں خلل ڈالنا میری سمجھ میں نہیں آ رہا کہ حکمران دنیا کو کیا تاثر دے رہے ہیں۔ وہی دینی ادارے جو ہماری تہذیب کے محافظ ہیں' وہی دینی ادارے جو ہماری مذہبی سرحدوں کے محافظ ہیں' انہی مدارس پر چھاپے مارے جا رہے ہیں۔ وزیر داخلہ

خود یہاں آکر ایوان میں اس بات کی وضاحت کریں کہ جس چیز کے لئے چھاپے مارے جا رہے ہیں، وہاں ان مدارس سے اب تک کیا برآمد ہوا ہے اور اگر اب تک کچھ برآمد نہیں ہوا ہے تو فوراً ان چھاپوں کو بند کیا جائے۔ شکریہ جناب۔

جناب چیئرمین: شکریہ۔ شیخ صاحب۔

شیخ رشید احمد: جناب چیئرمین! مناسب تو یہی ہے کہ وزیر داخلہ یہاں پر موجود ہوتے۔

جناب چیئرمین: انہوں نے آج چھٹی کی ہے، انہوں نے درخواست دی ہوئی ہے۔ تو یہ بھی ان کو convey کر دیں گے۔ جب وہ موجود ہوں گے تو اس وقت وہ جواب دے دیں گے۔ جی خواجہ صاحب۔ مختصر because we want to get on to the business of the day

VII) RE: RESEARCH FACILITY IN THE SENATE

Dr. Muhammad Akbar Khawaja: Thank you, Mr. Chairman. I would like to bring attention to a common problem that we are facing This is regarding the Research Cell in the Senate. I have been told that there is only one Research Scientist available and he is devoted to the Ministers' speeches or to the other Government allies parties.

Mr. Chairman: Research Cell in the Senate? Which Minister's speeches that he be doing from the Senate?

Dr. Muhammad Akbar Khawaja: I have been told by the Scientist himself. Research Scientist in the Senate.

Mr. Chairman: I think there is some communication gap. Anyway what your point be, let it be brief. Why don't you come and see me in the Chamber, we will see what it is rather than to pick up the time of the House.

ڈاکٹر محمد اکبر خواجہ: میری تجویز ہے کہ internship programme شروع کیا جائے۔

ڈاکٹر محمد اکبر خواجہ: میں تجویز کرتا ہوں کہ internship programme شروع کیا جائے۔

Mr. Chairman: We are considering that.

ڈاکٹر محمد اکبر خواجہ: اس میں Opposition کے members کو research data میں کافی problems پیش آتے ہیں۔ منسٹر صاحبان تو تیار ہوکر آتے ہیں۔ سارا data لے کر آتے ہیں۔ ہمیں data پر real access نہیں ہے۔ تو I have been told کہ اس وقت ایک ریسرچ آفیسر available ہے جو devoted ہے' Ministers یا government allied parties کو۔ ہمیں کوئی access نہیں ہے۔

جناب چیئرمین: سینیٹ میں ایسی کوئی بات نہیں ہے۔ بہرحال اس میں ہم in touch ہیں with some of the members on both sides. آپ بھی آجائیں ۔ give us a suggestion مجھے مل لیں۔ we will certainly look into that. Thank you.

ڈاکٹر محمد اکبر خواجہ: شکریہ۔

VIII) RE: THE PROBLEMS FACED BY FAMILY APPLICATNS FOR PERFORMANCE OF HAJJ

جناب چیئرمین: جی نگہت مرزا صاحبہ۔

مسز نگہت مرزا: جناب چیئرمین! پچھلے سال حج کے سلسلے میں بے قاعدگیاں ہوئی تھیں تو اس سال امید تھی کہ نسبتاً اس عمل کو بہتر اور شفاف بنایا جائے گا۔ لیکن ابھی حج میں کچھ وقت باقی ہے اور ہم زیادہ کوشش کرنے کی پوزیشن میں ہیں۔ ایک ہی گھر کے مختلف افراد نے حج پر جانے کے لئے ایک ساتھ apply کیا تھا۔ ان میں سے اگر ضعیف والدین کے نام آ گئے ہیں تو ان کے ساتھ جانے والے بچوں کے نام موجود نہیں ہیں۔ لوگ پریشان ہیں اور

Prime Minister Secretariat سے لوگوں کو یہ بات بتائی گئی ہے کہ اس سلسلے میں صرف وزیر اعظم صاحب approval دے سکتے ہیں اور کوئی نہیں۔ تو اس سلسلے میں جو مناسب اور بہتر ہو سکے تو مہربانی کرکے اس پر عمل کیا جائے۔

جناب چیئرمین: اس میں ہمیں جو applications آئی تھیں وہ ہم نے refer کئے ہیں اور ان کا ازالہ بھی ہو گیا ہے۔

مسز نگہت مرزا: ابھی بہت سارے لوگ ایسے ہیں۔ ہم نے خود دیئے ہیں اور ان کے نام نہیں آئے ہیں۔

جناب چیئرمین: اس میں سعودی گورنمنٹ کا بھی واسطہ ہے۔ Prime Minister صاحب سے بات کی تھی۔ ہم نے کافی cases دیئے تھے انہوں نے اس کا ازالہ کر دیا ہے۔ آپ دے دیں۔ دیکھتے ہیں کیا ہو سکتا ہے؛ آپ دے دیں We will certainly look into it. جی کھوسہ صاحب۔ Thank you very much.

IX) RE: THE STRENGTH OF THE JUDGES IN THE SUPREME COURT

Sardar Muhammad Latif Khan Khosa: Sir, now we are left with 14 judges, one of the honourable Judge is Law Secretary, so, there are 13 Judges, out of the 13 Judges another Judge Mr. Justice Tanveer has retired. Now there are 12 Judges. Another Judge is on the anvil of retirement. We read in the press that the Government is now contemplating to fix and to bring down the number of Supreme Court Judges to 11. Now, this would be most preposterous because 17 Judges were fixed by the Act of Parliament in the year 1997 but now we are in 2004. The pendency in the Supreme Court is alarming. Sir, whenever the life imprisonment appeals are fixed before the Supreme Court, we give a congratulatory massege to the Bench sir, you are absolved of deciding the matter because the man

has served out the entire sentence and he has been released from Jail. Thank you very much. Now death cell people are languishing in the Jail for over 6 to 7 years minimum and the Treasury Benches are contemplating to reduce the strength of Supreme Court judges to 11. This would be disasterous for the country and for the judicial system of this country. Now we have seen that during SAARC conference, and conferences take place everywhere in the world but this has happened for the first time in history that for 7 long days the Supreme Court had to close down and to reschedule its vacation because the entire roads and routes of the Supreme Court were barricaded and closed. Now, has it ever happened that for any reason the cases from all over the country were fixed, from Peshawar, from Karachi, from Lahore, from Quetta, all over places and the cases are fixed before the Supreme Court after decades, they are not just fixed.

Mr. Chairman: But the other benches were working.

سردار محمد لطیف خان کھوسہ: جی جناب؟

Mr. Chairman: The other benches in different locations.

Sardar Muhammad Latif Khan Khosa: No, sir. From 4th till the 11th, the Supreme Court had to defer, postpone and cancel all its list because the roads were closed and because of security reason for the SAARC. I am not saying .... SAARC was a good thing to happen but you can't close down and shut all the other institutions and the state pillars. Now, the Parliament was cordoned and the Supreme Court was

cordoned and it was closed, everything was closed. Therefore, the Supreme Court had to postpone its hearing to 7 days. 7 days of the Supreme Court, that mean you go back, all those cases which were fixed and which were on the list for those 7 days, they go for years backward.

Sir, kindly see that here we have a very serious situation in this country, a serious situation in the judicial system which of course, is one of the pillars of the state. It has trichotomy of powers and here the executive supervenes everything, the legislature and the judiciary as well. Sir, I would say that in view of this the Treasury Benches should make a categorical statement because there is a lot of apprehension in the legal fraternity to which I belong. The consistent statements are being made in the press that they are refixing the number of judges bringing it down from seventeen. They were eighteen initially, with the Seventeenth Amendment has come to eleven. Now instead of increasing them, they are decreasing them and that will be dangerous and preposterous and you know why sir, this is being done. May I bring it to your attention and to your knowledge and to the knowledge of the country that this is being done because some of the Chief Justices of the provinces do not want to abdicate or the Chief Minister or the Government and provincial government in power does not want to relinquish them. So they do not want to send them up or they do not want to go up to the Supreme Court and the government is now to appease them, what they are doing is, they are reducing the number and the strength of the judges of the Supreme

Court. These are very serious issues.

Mr. Chairman: Please be seated. Dr Khalid Ranjha.

X) RE: WORKING OF THE SUPREME COURT

Dr. Khalid Ranjha: The question raised by my friend, one issue which is very relevant is the delay, the backlog, we are all on record in this behalf that number of judges is not the sine qua non for dealing with backlog. What's important is case management. I assure you, you increase the number of judges to double as they are, backlog will remain as it is. The reason being that the courts have no control over the fixation and disposal management of cases unless, this parliament introduces a mechanism of management, the number of judges is irrelevant and when ADB gave us a loan of $ 350 million, it was intended to attend to case management right down to the bottom, from Supreme Court to Senior Civil Judge and to Civil Judges and the Session Judges. So here I would most humbly inform this House that the cause of backlog is not the number of judges, that cause of backlog is failure of the system for management of cases and if at all we are going to attend, let's attend to the management system and I am sure it would work for instance now they are doing ADR, an Alternative Dispute Resolution, that how to resolve matters out of courts. We have a good in built system, Islamic law, which permits us to settle cases out of court. So I would request the House that do take it up seriously. It is a natural malaise. Let's resolve mechanism for case management until and unless we do that judges are irrelevant. But since

the point has been raised, let me inform the House that Supreme Court is a unique institution. It should not be compared with other judicial institutions. For instance, in America, population is bigger than us. Country is lot bigger than us, I believe, there are only nine judges, nine judges even today..........

(interruption)

Mr. Chairman: Please hear the honourable speaker.

Dr. Khalid Ranjha: Nine judges even today and the best part is, Supreme Court does not --------------

(interruption)

Mr. Chairman: He is speaking as a member of the House.

Dr. Khalid Ranjha: I am informing the House and we should attend this proposition.

(interruption)

Mr. Chairman: He is giving his views also.

Dr. Khalid Ranjha: Let me say, what I want to say,

Mr. Chairman: He is winding up but he is giving his views. The member is giving his views.

Dr. Khalid Ranjha: In India, a country bigger than us, there are eleven judges and Supreme Court sits at one place. Supreme Court does not divide itself in various circuits. Commonwealth for instance, you have seven judges of the Privy Council and they attend to appeals from all over the world. So Supreme Court is a unique institution with in its own

parameters. At first we had nine judges, they remained nine for twelve years. Then they were twelve for another five years, remained fifteen for long time and seventeen were made for political consideration. I would still endorse that the Supreme Court should be of a smaller size but there sould be more emphasis on case management and the Supreme Court should be asked to sit at one place and that would promote further case management. Regarding issue of Chief Justice not wanting to come to the Supreme Court, it is totally irrelavant. The principle of seniority does not apply for elevation to the Supreme Court. There is no principle to say that the senior most judge should come to the Supreme Court. I would say that let us pick up the best judges from anywhere in Pakistan, and make the Supreme Court the best institution in the country and principle of seniority is totally irrelevant. It is just (xxxxxx) that so and so does not want to come and if the government say to ones a post if anybody refuses, he has to loose a seat. Thank you very much.

Mr. Chairman: Do you want to speak on the same point, Mr. Akram?

Mr. Muhammad Akram: This is very important.

Sardar Muhammad Latif Khan Khoosa: Point of order.

Mr. Chairman: Then, I think let him finish the point of order.

Sardar Muhammad Latif Khan Khoosa: Mr. Chairman, he has used unparliamentary language and I think this should be expunged. Otherwise, let me say, there are many things which can be said when he

was himself the Law Minister. What happened then? What is the islamic perspective?

Mr. Chairman: But he has said it is the....

Sardar Muhammad Latif Khan Khoosa: He has said (xxxxxx).

Mr. Chairman: Not to you? You have quoted some reports. he has commented on that I think.

Sardar Muhammad Latif Khan Khoosa: No, he is not commenting, he is talking.....

Mr. Chairman: O.K., if it is a personal reference, it will be expunged.

Sardar Muhammad Latif Khan Khoosa: Sir, If this is a (xxxxxx) then there can be no serious talk.

Mr. Chairman: Personal reference will be expunged, rest sure, Khosa Sahib. They will be expunged.

Mr. Muhammad Azam Khan Swati: Point of order.

جناب چیئرمین: اسی point پر بات کرنا چاہتے ہیں۔

Mr. Muhammad Azam Khan Swati: Sir.

(interruption)

(*******) Expunged by the orders of Mr. Chairman.

Mr. Muhammad Azam Khan Swati: Mr Chairman in every State in the United States, there is a State Supreme Court which comprises of three judges, it takes almost every kind of cases whether that is a criminal case, a civil case, a or a State constitution, unless there is a federal question, State Supreme Court is as much powerful as the Federal Courts are. So, I think, ...

Mr. Chairman: I think, if you want a discussion, let us move this subject in the appropriate manner. Mr. Wasim Sajjad Sahib, would you like to make any comment?

Mr. Muhammad Azam Khan Sawati: Mr. Chairman, I think we are facing a tragedy in this country that the number of judges of the Supreme Court bench must be increased in order to tackle all the backlog. It is quite unjust for

the people who have been waiting for years and there cases are shown up in the darkest and again it just adjoured. Thank you sir.

Mr. Wasim Sajjad: Sir, as there are two points which have been raised. One is regarding delays in the disposal of cases. It is a question sir, on which everybody can have his own opinion. The learned Senator from that side has one point of view and others will have different points of view. There will be many people coming up with the suggestions as to how to improve this. So, I think the appropriate thing would be that this matter be discussed by way of a motion so that the honourable Members can give their suggestions as to how this problem should be

resolved. The second question was regarding the number of judges whether it is being reduced or not. At present sir, I am not aware of any proposal before the government to reduce the number of judges. If such a proposal does come up, I am sure the honourable Law Minister will take the House into confidence. Thank you.

Mr. Chairman: We will take the last point of order from Mr. Muhammad Akram.

جناب رضا محمد رضا: جناب والا! point of order۔

جناب چیئرمین: رضا صاحب! بہت ہو گیا ہے۔ آپ بیٹھ جائیں۔

XI) RE: INSUFFICIENT AIRLINKS FOR THE PEOPLE OF BALOCHISTAN

جناب محمد اکرم: میں بلوچستان کے حوالے سے ایک بہت اہم مسئلہ کی طرف آپ کی توجہ مبذول کرانا چاہتا ہوں۔ جیسا کہ آپ کو معلوم ہوگا کہ بلوچستان سے لوگوں کی ایک خاصی تعداد متحدہ عرب امارات میں settled ہے۔ وہاں کام کرتی ہے۔ روزگار کے لئے وہاں جاتے ہیں۔ یہ تقریباً ایک لاکھ لوگ ہیں۔ ایک لاکھ پاکستانی ہیں جو بلوچستان سے روزگار کے سلسلے میں وہاں گئے ہوئے ہیں اور یہ بلوچستان سے U.A.E کے لئے regularly travel کرتے ہیں۔

جناب چیئرمین صاحب! آپ کو تعجب ہوگا کہ کوئٹہ اور U.A.E کے درمیان ہفتہ میں صرف ایک flight چلتی ہے اور وہ narrow body plane کی ہے۔ اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ کسی بھی موقع پر، خاص طور پر عیدین کے موقع پر یا کوئی اور rush period ہوتا ہے، اس دوران انہیں شدید تکلیف کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ کئی دفعہ اس معاملے پر بلوچ community جو UAE میں based ہے انہوں نے اس معاملہ پر کئی دفعہ پی آئی اے کی توجہ طلب کی اور ان کو بار بار یہ assurances دی جا رہی ہیں کہ flights بڑھائی جائیں گی اور نہ صرف کوئٹہ بلکہ پسنی

اورمکران کوسٹ کے لیے خاص طور پر فضائی رابطہ بڑھایا جائے گا۔ اس پر کسی قسم کی کوئی پیش رفت ہوئی اور نہ ہی کہ کوئی alternative explore کیے جا رہے ہیں مثال کے طور پر آپ یہ اندازہ لگائیے چیئرمین صاحب کہ پاکستان کے باقی تین صوبوں کے لیے there is sufficient air link available to UAE

صرف بلوچستان ایک ایسا حصہ ہے جہاں سے ایک لاکھ پاکستانی وہاں جاتے ہیں اور ہفتے میں ایک narrow bodied plane چلایا جاتا ہے جس کے نتیجے میں لوگوں کو کراچی آنا پڑتا ہے۔ کراچی آنے کے بعد ان کو تین تین چار چار دن بلکہ ایک ایک ہفتے تک ان کو connecting flights نہیں ملتی ہیں، space نہیں ملتی ہے ان بیچاروں کو بڑی مشکلات کا سامنا ہوتا ہے لیکن اس پر کسی قسم کا کوئی action نہیں لیا گیا۔ متعدد meetings ہوئی ہیں کئی دفعہ ان کی توجہ طلب کی گئی لیکن صرف باتیں ہوئی ہیں اس کے علاوہ کچھ نہیں ہوا۔ میں سمجھتا ہوں کہ بلوچستان کے جو لوگ ہیں ان کا بھی اتنا ہی حق ہے جتنا دوسروں کا ہے۔ وہ وہاں روزگار کے لیے جاتے ہیں اور پاکستان کے لیے foreign exchange earn کرتے ہیں اور ان کے ساتھ یہ بالکل ناانصافی ہے۔ آپ کے توسط سے میں Minister for Defence کی توجہ طلب کرنا چاہوں گا کہ وہ اس پر کوئی serious قسم کی proposal تیار کروائیں اور اس House کو brief کریں کہ انہوں نے بلوچستان کے لوگوں کے لیے کیا کیا ہے تاکہ وہ بغیر تکلیف، بغیر کسی دشواری کے آرام سے اپنا سفر جاری رکھیں۔ اگر پی آئی اے کو مشکلات کا سامنا ہے تو بیشک وہ کسی private air line کو موقع دیں تاکہ وہ operate کریں۔ اگر private air line بھی operate کرنے میں ناکام ہو جاتی ہے تو بیشک کسی foreign air line کو یہ route award کیا جائے تاکہ وہ operate کریں مگر اس معاملے کا کوئی نہ کوئی حل نکلنا چاہیے تاکہ وہاں کے لوگوں کی تکالیف کم ہو جائیں۔یہ میں آپ سے گزارش کرنا چاہتا ہوں۔

جناب چیئرمین ۔ next item رضا صاحب، اب کافی ہو گیا۔ مختصر رکھیئے۔

جناب رضا محمد رضا: جناب چیئرمین! ۱۷ اکتوبر کو قائد اعظم یونیورسٹی میں ---

XII) RE: MURDER OF A STUDENT IN QUAID-I-AZAM UNIVERSITY

جناب چیئرمین: یہ تو بڑی پرانی بات آپ کررہے ہیں۔ کوئی recent بات کریں ۔

point of order has to be about something recent.

جناب رضا محمد رضا: جناب اسی کے حوالے سے ۱۳ اکتوبر کو قائد اعظم یونیورسٹی میں ایک طالب علم کا بڑے سفاکانہ طریقے سے قتل ہوا اس کو شہید کیا گیا۔ لورالائی کا رہنے والا تھا۔ اس وقت سے تقریباً تین مہینے گزر گئے ہیں، کسی قاتل کی گرفتاری کا اب تک کوئی اقدام نہیں اٹھایا گیا بلکہ ہمیں ایسا معلوم ہو رہا ہے کہ جن لوگوں نے اس جرم کا ارتکاب کیا ہے وہ ملک سے باہر جانا چاہتے ہیں۔ اس کے علاوہ اس یونیورسٹی میں ہمارے صوبے کے بالخصوص تمام پشتون عدم تحفظ کا احساس رکھتے ہیں ۔ ایسے حالات ہیں کہ وہاں بڑے ذمہ دار ایڈمنسٹریشن کے جو افسران ہیں خاص کر provost کچھ دیگر افسران، اس جرم میں ان کا بھی حصہ ہے اور اب ہمارے صوبے کے طالب علم یا تمام پشتون عدم تحفظ کا شکار ہیں ۔ وہاں یونیورسٹی کی انتظامیہ کی طرف سے ایسی صورت حال پیدا کی گئی ہے کہ یونیورسٹی میں کچھ مسلح قوتیں ہیں جو دہشت گردی کے اقدامات کرتے رہے ہیں اور خوف و ہراس پھیلانے کی وجہ سے یہ ایک بڑا سنگین مسئلہ ہے کہ وفاق کے اس اہم ترین ادارے میں ہمارے طالب علم اب یہ سوچنے پر مجبور ہیں کہ کیا ہم یہاں--

جناب چیئرمین: آپ کہنا کیا چاہ رہے ہیں۔میرا خیال ہے کہ ہم یہ convey کر دیں گے ۔ میری ایک suggestion ہے کہ point of order جو immediate nature کے نہ ہوں جب منسٹر concern موجود ہوں اس وقت اٹھائیں تو زیادہ کار آمد رہے گا ۔ House کا time بھی بہتر استعمال ہو گا تو یہ convey کر دیں گے ۔

XIII) RE: INTERVIENS CONDUCTED BY THE US EMBASSY OF THE SENATORS SEEKING VISA

ڈاکٹر عزیز اللہ ساتکزئی: گزارش ہے کہ اس ہاؤس میں پانچ دن پہلے وزیر خارجہ نے وعدہ کیا تھا۔ میں نے امریکہ کے ویزے کے لئے پاسپورٹ جمع کیا ہے۔ ان لوگوں نے interview کے لئے مجھے call کیا ہے۔ پہلے بھی میں نے اس House میں گزارش کی تھی،

عرض کیا تھا۔ as Senators ہم سب برابر ہیں۔ آپ پہلے Senator ہیں' اس کے بعد چیئرمین ہیں۔ عزت مآب جناب چیئرمین صاحب! کیا ہم بھی کسی امریکی سینیٹر کا interview کر کے ویزہ دیتے ہیں یا نہیں؟ اگر نہیں تو ہمارے ساتھ کیوں ایسا کیا جا رہا ہے؟

جناب چیئرمین: انہوں نے اس کا جواب دے دیا تھا کہ ہر ملک کا اپنا طریقہ ہوتا ہے۔

ڈاکٹر عزیز اللہ سانگزئی: میں گزارش کر رہا ہوں۔ وزیر صاحب نے وعدہ کیا تھا مگر وہ لاہور کے دورے پر ہیں۔ آج ماشاء اللہ وزراء کی اکثریت چھٹی پر ہے۔ میرا خیال ہے کہ چھٹی ہوتے ہوتے شاید سارے وزیر نہ چلے جائیں' لگتا ایسا ہی ہے۔ اگر ایک سینیٹر کا یہ حشر ہو گا------ ویسے مجھے کوئی فکر نہیں ہے۔ میں تو ایک آزاد شہری کی حیثیت سے یہ کہہ رہا ہوں کہ اگر ایک امریکی میرے ملک میں آ سکتا ہے تو میں بھی حق رکھتا ہوں اس کے ملک میں جانے کا' ایک بات۔

دوسری گزارش یہ ہے کہ اگر میرے ملک کا کوئی بھی آدمی ان کے سینیٹر کا interview نہیں کرتا ہے تو پھر وہ میرا interview کیوں کرتے ہیں۔ as a Chairman آپ کا فرض ہے کہ آپ ان سے رابطہ کریں۔ ہمارے وزیر صاحب شاید فارغ نہیں یا وہ سرکاری مصروفیات پر ہیں' یہ ایک موٹا لفظ ہے۔ آپ kindly مہربانی کریں' ان سے رابطہ کریں کہ وہ ہمارے ساتھ مذاق کیوں کرتے ہیں۔

جناب چیئرمین: انہوں نے اس دن آپ کو اس کا جواب دیا تھا کہ ہر ملک کی اپنی requirement ہوتی ہے۔ کوئی جس ویزے کے لئے apply کرتا ہے اسی طرح requirements کے حساب سے اسے treat کیا جاتا ہے۔

ڈاکٹر عزیز اللہ سانگزئی: میری عرض یہ ہے۔وہ اسی لئے تو مجھے بلا رہے ہیں۔ اگر ان کے کسی سینیٹر کا ہم interview کرتے ہیں یا سینیٹر سے بہت چھوٹے level کا بھی کوئی آدمی آئے تو ہم اس کے لئے آنکھیں بچھاتے ہیں اور اگر ہم جاتے ہیں تو وہ ہمیں آنکھیں دکھاتے ہیں۔ ہمارے گھر میں وہ ایسا کریں گے تو پھر وہاں پر کیا ہوگا۔ میں تو یہ کہتا ہوں میرا

interview بے شک ہو جائے۔ ایسا نہ ہو کہ کل کو وہ بہادر ہوتے ہوتے وسیم سجاد صاحب کو پکڑ لیں، کہیں کہ جی آپ کا interview بھی ہوگا۔ پھر آپ تک آ جائیں گے کہ پہلے interview دیں کیونکہ ہمیں اطمینان نہیں ہے۔ لہذا ہم آپ کو اجازت نہیں دیتے ہیں۔

جناب چیئرمین، آپ کو پتا ہے کہ وزیر صاحب نے خود ہی یہ point raise کر لیا تھا۔

I think the Foreign Minister heard this argument and he is aware of it. He said wherever appropriate he will bring it up and I think it has already been addressed. This was what the reply was and I think let us move on with today's business. All the Bills have been requested to be deferred because the Ministers are not here.

Mian Raza Rabbani: Sir, I have a point.

Mr. Chairman: Is it related to the business?

Mian Raza Rabbani: It is related to the proceedings sir.

یہ بڑے افسوس کی بات ہے جو ابھی آپ نے اعلان کیا کہ وزراء نے request کیا ہے کہ Private Members Day پر جو Bills ہیں انہیں defer کر دیا جائے۔ جناب چیئرمین صاحب! آپ کے سامنے یہ بات واضح ہے کہ پورے سال میں کسی قسم کا کوئی business لانے میں حکومت ناکام رہی ہے۔ پورے سال میں انہوں نے صرف ایک Bill اور ایک Finance Bill پاس کروایا ہے۔ اب اگر دونوں جانب سے یعنی treasury benches کی جانب سے بھی اور Opposition کی جانب سے بھی ہم اگر اپنے Bills تیار کر کے لاتے ہیں اور وہ پارلیمان کو business دے رہے ہیں۔ یہ نہایت ہی افسوس کا مقام ہے کہ وزراء کی غیر حاضری کی وجہ سے یہ Bills defer کئے جائیں۔

جناب چیئرمین! اگر آپ آج کا Order of the Day اٹھا کر دیکھیں تو بھنڈر صاحب کا بڑا important Bill ہے۔ جس کا سپریم کورٹ سے تعلق ہے۔ اس کے بعد میرے دو Bills

ہیں جو labour کی پرانی شکایات کے متعلق ہیں۔ trade union activities کے حوالے سے دو Bills ہیں۔ فرحت اللہ بابر صاحب کا ایک نہایت ہی اہم bill ہے کہ civilians کو army act کے تحت try نہ کیا جائے۔ پھر آخر میں میرا ایک Constitutional Amendment Bill ہے کہ ordinances کو سینیٹ کے سیشن کے دوران promulgate نہ کیا جائے۔ لیکن یہ افسوس کی بات ہے کہ جب Private Members Day پر ہم دونوں جانب سے business House کو دے رہے ہیں تو حکومتی منسٹرز کے پاس اتنا وقت فارغ نہیں ہے۔ جیسے بالکل صحیح میرے فاضل دوست نے کہا کہ سرکاری مصروفیات کی وجہ سے۔ جناب چیئرمین، میں آپ کے توسط سے یہ چاہوں گا کہ آپ Minister کے خلاف strictureپاس کریں۔ جناب چیئرمین، آپ دیکھیں کہ اس طرح پارلیمان کا وقار گر رہا ہے۔ سینیٹ کتنے دن سیشن میں رہی۔ کشمیر کے مسئلہ پر initiative اٹھائے گئے وہ پارلیمان میں نہیں لایا گیا۔ جنرل مشرف اور واجپائی کی ملاقات ہوئی وہ سینیٹ میں نہیں بتائی گئی۔ سارک کے اندر کیا ہوا، وہ سینیٹ کے اندر نہیں بتایا گیا۔ اب اگر ہم demand کرتے کہ ان تمام issues کو سینیٹ کے floorپر لایا جائے۔ اگر ان issues کو پارلیمان کے floor پر نہیں لایا جائے گا تو پھر پارلیمان صرف ایک rubber stamp بنے گی۔ آخر میں ایک بار پھر آپ سے گزارش کروں گا کہ آپ Ministers کے خلاف stricture پاس کریں۔ آپ ان کو پابند کریں کہ وہ سینیٹ میں موجود ہوں۔ جب ہم members ان کو business دینے کے لئے تیار ہیں تو They have no business, not to be present in the House. Thank you, sir.

پروفیسر خورشید احمد : جناب چیئرمین! میں آپ کو توجہ بڑے ادب سے Rule 83 کی طرف مبذول کرواؤں گا۔ جس میں private members کا جو Bill ہوتا ہے اس پر objectionکا سوال ہے۔ کہیں پر یہ بات نہیں کہی گئی ہے کہ Law Minister ہی اعتراض کرے۔ پارلیمانی روایات میں ہے کہ کوئی بھی Minister دوسرے Minister کے behalfپر سوال کر سکتا ہے اگر Law Minister موجود نہیں ہے تو اس بنیاد کے اوپر private members ممبرز کے بل کو introduceہونے سے روکنا میری نگاہ میں صحیح نہیں ہے۔ بل

پیش کیجیئے۔ جو وزیر موجود ہیں ان میں سے کوئی بھی کہہ دے کہ مجھے اس کے اوپر اعتراض ہے۔ اس کے بعد آپ اسے موقع دیں جس نے بل move کیا ہے ۔اس کو justify کرنے کا یہی قاعدہ ہے and let the House decide باقی میں میاں صاحب کی اس بات سے اتفاق کرتا ہوں کہ private members نے حکومت اور اپوزیشن دونوں کی طرف سے، اس سے کئی گناہ زیادہ business سینیٹ کے لئے پیش کیا ہے جو آج تک حکومت نہیں لا سکی ہے۔ لیکن ہمیں محض ضرورت کی بنیاد پر کہ وزیر نہیں موجود نہیں ہے بل کے introduce کرنے کو موخر کرنا، کوئی justification نہیں ہے۔

جناب چیئرمین : جو بھی Ministers موجود نہیں ہیں انہوں نے لکھ کر وجوہات بتائی ہیں۔ سرکاری مصروفیات ہیں، اس کے بعد concerned Minister اگر ہوں تو موضوع پر زیادہ بہتر بحث ہوسکتی ہے۔ وسیم صاحب آپ کا اس پر کوئی comment ہے

جناب وسیم سجاد : جناب As a general principle تو وزیر جواب دے سکتا ہے لیکن جناب کا فرمانا ٹھیک ہے کہ یہ technical bills ہوتے ہیں۔ حکومت کا ایک نقطہ نظر ہوگا وہ جب یہ Bill دیتے ہیں تو باقاعدہ اس کو حکومتی level پر examine کیا جاتا ہے۔ Law Ministry کا opinion ہوتا ہے پھر کئی دفعہ کیبنٹ میں بھی جاتا ہے کہ اس بل کے بارے میں کیا کرنا ہے۔ لہذا مناسب یہی ہوگا اگر وزیر موجود ہو تو وہ سارا نقطہ نظر سامنے آجائے۔

جناب چیئرمین : لیکن point valid ہے ۔ کہ Minister should be there and it should be conveyed to the Government that the Ministerd should be there in these matters.

جناب وسیم سجاد : میں اس سے بالکل اتفاق کرتا ہوں۔ کہ وزراء کو یہاں پر موجود ہونا چاہیئے۔ میرے خیال میں اگر جناب بھی اس سلسلے میں ان کو کہیں گے تو ---

جناب چیئرمین : نہیں، اب جس طرح میں نے پچھلی دفعہ بھی کہا کہ participation زیادہ ہے active ہے۔ انشاء اللہ وزراء کی موجودگی بھی بہتر ہوگی۔ and we will follow up on that آپ بھی کریں میں بھی کروں گا۔ جی اسفندر یار صاحب۔

Mr. Asfandyar Wali : There were two parts to the issue that was raised by Mian Raza Rabbani. One was regarding the presence of the Ministers and second was the discussion of the basic policies. decisions that have been coming in the last few days while the Senate was in session. I think Mr. Raza Rabbani wanted to know whether the government is prepared to discuss these policies or these issues on the floor of the House. At that part I am afraid it has escaped your notice and escaped the notice of the Leader of the House.

جناب وسیم سجاد ، میری گزارش صرف اتنی ہوگی کہ اگر مناسب طریقے سے
motion دیا جائے۔ تاکہ Rule کے مطابق ایوان کے سامنے آجائے۔ مثلاً اگر کوئی معزز رکن
سارک کے فیصلے کے بارے میں discussion کرنا چاہ رہا ہے یا کسی اور مسئلے میں لے آئے تو
میرے خیال میں حکومت کو کوئی اعتراض نہیں ہو گا۔ لیکن rule کے مطابق۔

Mr. Asfandyar Wali : Sir, I am very sorry, with due apology to Wasim Sajjad sahib. Why has not the government prepared itself to take up these issues and take the House into confidence. It is they who have got to the take us into confidence.

ہمارے تو سوالات تب اٹھیں گے جب وہ ہمیں confidence میں لے لیں۔ تب اس کے بعد ہم
سوچیں گے اس میں darkness, grey areas کہاں پر ہیں کہاں نہیں ہیں why all the
onus hase got to be shifted to the opposition. It is the government's duty
that when they take certain steps, they have to take the parliament into
confidence and after that they should take us into confidence اس کے بعد
then we move accordingly.Adjournment پھر اگر ہمیں grey areas نظر آئیں تو
If the Government Motion ہو یا Privilege Motion ہو، جو بھی ہو، وہ ہم لیں گے۔

on its own, prepares to take the Senators into confidence on the basic decisions that have been reached. That was the question that I have put.

Mr. Chairman: Any comments?

Mr. Wasim Sajjad: I would say that when the honourable Senator talks of the Government, the Government has so many Ministers. For example, if they want that the Minister for Foreign Affairs should take the House into confidence, I think, the appropriate thing would be to take up this matter when he is present. So that he can respond and say 'yes' I am willing to discuss this, this, this.

جناب چیئرمین: یہاں وہ پرسوں تھے ۔

Mr. Wasim Sajjad: If he wants to discuss the economic package which was approved then it is appropriate that this matter should be riased when the Finance Minister is here. Now, it is not possible for me to predict how the mind of each Minister is going to respond to various queries regarding the performance of the government. So, I think the appropriate thing would be to raise these issues when the relevant Minister is present in the House and let him make a response.

Mian Raza Rabbani: Sir, we are not asking the honourable Leader of the House to become an astrologer and to predict what is in the minds of the Ministers but what we are asking is that there is a basic responsibility under the Constitution and under the law and under the Rules and keeping in mind the traditions of Parliament when there is a parliamentary form of government, when the two Houses of the Parliament

are meeting regularly and one is in session, then when basic decisions regarding foreign policy are being taken, which affect the entire position of Pakistan that has been over the last so many years, whether it is the Foreign Minister only who comes and makes the statement. Whether it is the Prime Minister, whether it is the spokesman of the government or whether it is the honourable Leader of the House who makes the statement. That is not for us to decide that is for the government to decide. But in principle is the honourable Leader of the House, willing to give an undertaking that on these basic questions, the meeting between General Musharraf and Vajpayee, the foreign policy and decisions regarding the confidence building measures with India, the SAARC Conference, the government basically is willing to make a policy statement. Who ever makes it, that is irrelevant. Is the government willing to make a policy statement? Is he willing to give that categorical assurance or not?

Mr. Chairman: I think he said that each Ministry has its own dynamics, the foreign policy when the Foreign Minister was here, on the economic front the Finance Minister. They will give their own Ministries stand on those issues. I think it is possible that there, anyone can raise that issue rather than put the whole onus on him.

Mian Raza Rabbani: That means, what I have been able to understand is that when the concerned Minister is present, next time, he will make a policy statement....

Mr. Chairman: You can raise the issue and I am sure he will

address it.

Mian Raza Rabbani: OK, Sir.

پروفیسر خورشید احمد: میں ذرا متوجہ کروں گا کہ اگر آپ Secretariat کے پچھلے records ملاحظہ فرمائیں تو آپ یہ دیکھیں گے کہ قومی issues کو Opposition نے Adjournment Motion, Call Attention, 194 کے تحت اٹھایا ہے لیکن ساتھ ہی کئی بار ایسا ہوا ہے کہ جب ہم نے مسئلہ اٹھایا ہے تو متعلقہ وزیر نے یہ کہا ہے کہ ہم اس issue پر اس ہاؤس میں مکمل debate کرائیں گے۔ مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ Foreign Policy پر میں نے مسئلہ اٹھایا تھا اور اس پر دو دن یہاں بحث ہوئی ہے' education پر بھی ہوئی ہے' economy پر بھی ہوئی ہے۔ ان تین issues پر آپ کو پچھلے records میں یہ چیز ملے گی۔ تو ایسا نہیں ہے کہ صرف ہم ہی لے کر جائیں اس لئے کہ limitation یہ ہے کہ اگر ہم 194 کے تحت لاتے ' وہ صرف Private Members' Day پر آ سکتی ہے اور پھر continue بھی کرے گی۔ تو اس کو ماضی کی روایات کے مطابق لیا جائے۔

Mr. Chairman: I think the point is well taken.

وسیم سجاد صاحب سن رہے ہیں۔ تنویر خالد صاحبہ نے Education Policy کے لئے اپنا Bill move کیا ہوا ہے۔ That is there

پروفیسر خورشید احمد: جناب ماضی کی روایات کے مطابق اس مسئلے کو لیا جائے۔

جناب وسیم سجاد: جناب والا! میں صرف ایک چیز ذرا----

جناب چیئرمین: ذرا عباسی صاحب کی بات سن لیں۔

ڈاکٹر صفدر علی عباسی: بات یہ ہے کہ گھوم گھام کے معاملہ education policy اور economic package. پر ہی آنا ہے۔ ہم بنیادی بات کر رہے ہیں۔ شیخ صاحب اٹھے' انہوں نے یہ کہا کہ ہمارا nuclear programme under threat ہے۔ آپ نے افغانستان پر total U turn لیا ہے۔ آپ نے تسلیم کر لیا ہے کہ کشمیر میں terrorism ہو رہا تھا۔ آپ کی foreign policy بالکل topsy turvy ہو کے رہ گئی ہے۔ آپ نے economic field میں بے تحاشا

ایسے decisions کئے ہیں کہ ہم نے اپنے بنیادی stand کو change کر کے رکھ دیا ہے۔ آپ نے economic field میں ایسے ایسے decisions لئے ہیں جو کہ اس ملک کو بالکل تباہی کی طرف لے کے جا رہے ہیں۔

ہم یہ کہہ رہے ہیں کہ یہ اتنے بڑے issues ہیں لیکن آپ گھوم گھوم کے education policy, economic policy پر جا رہے ہیں - جناب بنیادی issues ہیں - ہم سمجھتے ہیں گورنمنٹ کی یہ ذمہ داری بنتی ہے کہ وہ ان issues کو اس floor پر لائے' ان کو discuss کرے۔ اس کے لئے وہ apologetic نہ ہو ۔اگر صدر صاحب ان کو منع کرتے ہیں تو صدر صاحب کو کہیں کہ جی ایسے نہیں پالیسی بنتی۔ یہ نہیں ہونا چاہیے کہ انہوں نے decide کر دیا اور ہم نے ان کی بات مان لی - This issue be brought on the floor of the Parliament.

جناب چیئرمین: ٹھیک ہے آپ ان کا point سن لیں - وسیم صاحب۔

جناب وسیم سجاد: جناب پروفیسر خورشید صاحب نے جو نکتہ اٹھایا ہے میں اس سے اتفاق کرتا ہوں۔ انہوں نے یہ کہا تھا کہ جب ہم نے ایک مسئلے کو Adjournment Motion یا Privilege Motion یا کسی دوسرے طریقے سے اٹھایا ہے تو متعلقہ وزیر نے کہا ہے کہ ہاں جی! میں اس پر بحث کرنے کے لئے تیار ہوں۔ میں بھی یہی کہہ رہا ہوں کہ آپ اس مسئلے کو اٹھائیں' جب آپ کوئی motion یا adjournment motion دیں گے تو وزیر موجود ہوں گے اور پھر اس بحث کے دوران اگر آپ وزیر صاحب کو کہیں گے تو میرے خیال میں کوئی شک نہیں ہے کہ وزیر صاحب کہیں کہ ہاں جی میں تیار ہوں۔ مسئلے کو اٹھانا پڑے گا اور اسے متعلقہ وزیر کی موجودگی میں اٹھایا جائے - and I am sure sir, he will have no objection to discuss it but the point of view of the Minister should come on those issues.

DISCUSSION ON PERFORMANCE OF PTV

Mr. Chairman: I think the gist has been conveyed, recognized.

Item No. 12, we may resume for the discussion on the Motion moved by Mr. Babar Khan Ghauri on 22nd September, 2003, that the House may discuss the overall performance of Pakistan Television Corporation. We will have nine speakers. Any other speaker on the motion, any further speaker? Tanvir Khalid sahiba. I will note the name down.

مسز تنویر خالد: جناب! میں پاکستان ٹیلیویژن کارپوریشن کے بارے میں کچھ کہنا چاہوں گی کہ ٹیلیویژن کارپوریشن کے بارے میں سبھی تسلیم کرتے ہیں کہ ---

جناب چیئرمین: ذرا مختصر رکھیئے گا۔ تقریریں تین تین منٹ کی ہوں گی۔

مسز تنویر خالد: جی ہاں بہت مختصر ۔ This is a way to educate people but the primary purpose of Pakistan T.V. or any T.V. is the entertainment as well. تو جناب میں اپنے وزیر صاحب کو جو کہ تشریف فرما ہیں، یہ مشورہ دینا چاہتی ہوں کہ It is too much ۔ پاکستان ٹی وی میں ذرا زیادہ کریں entertainment اور humour educative. شکریہ۔

جناب چیئرمین: شیخ صاحب any comments?

شیخ رشید احمد: سب لوگ بول لیں تو میں end پر کر لوں گا۔

جناب چیئرمین: اچھا ٹھیک ہے۔ جی بنگزئی صاحب۔

حاجی لیاقت علی بنگزئی: آج کے اس اہم issue پر میرا انتہائی مختصر سا ایک سوال ہے جو میں جناب شیخ رشید صاحب سے کرنا چاہتا ہوں کہ اس وقت پاکستان ٹیلیویژن پر جو پروگرام ہمیں دکھائے جا رہے ہیں آپ یقین کریں کہ وہ اس قابل نہیں ہیں کہ ہم گھروں میں اپنی خواتین کے ساتھ دیکھیں۔ ہمیں مجرا کلچر دکھایا جا رہا ہے، ہمیں dances دکھائے جا رہے ہیں۔ میں ان سے یہ گزارش کرتا ہوں کہ یہ قرارداد مقاصد کی کس شق کے تحت ہے۔ ہم نے ایک ملک حاصل کیا تھا جہاں ہمیں اسلامی عقائد اور اقدار کو فروغ دینا تھا اور ہمارا یہ بے لگام میڈیا ہے جس کو پالیسی ہمارے شیخ صاحب دیتے ہیں۔ میں ان سے صرف یہ سوال کر کے بیٹھنا چاہتا

ہوں کہ وہ براہ کرم ہمیں یہ بتائیں کہ یہ جو کلچر introduce کرا رہے ہیں یہ ہمارے آئین کی کس شق کے تحت ہے۔

جناب چیئرمین: جی اکبر خواجہ صاحب۔ ٹھیک ہے جی بعد میں۔ جی سواتی صاحب۔

جناب محمد اعظم خان سواتی: میں PTV World کے بارے میں کہنا چاہتا ہوں جو کہ United States میں tremendous job کر رہا ہے۔ ہمارے وہ بچے اور بچیاں جو اس فضا میں پیدا ہوئے اور جو وہاں کے کلچر اور وہاں کے ٹی۔وی کی entertainment سے محظوظ ہو رہی تھیں آج وہی بچے اور بچیاں قرآن کی تلاوت اور اپنے ملک میں ملکی طور پر جو واقعات رونما ہو رہے ہیں، ان سے روشناس ہو رہے ہیں۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ پی۔ٹی۔وی ورلڈ خاص طور پر United States کے حساب سے ایک tremendous job کر رہا ہے اور یقین کریں جگہ جگہ سے ہمیں یہ خبریں مل رہی ہیں کہ ہمارے بچے ان پروگراموں کو بڑا پسند کرتے ہیں اور دیکھتے ہیں جو کہ پی ٹی وی ورلڈ United States میں دکھا رہا ہے۔ شکریہ۔

جناب چیئرمین: شکریہ۔ پروفیسر غفور صاحب۔

جناب چیئرمین: پروفیسر غفور احمد۔

پروفیسر غفور احمد: جناب چیئرمین! میں تین باتیں عرض کرنا چاہتا ہوں۔ پہلی بات یہ ہے کہ کیا پاکستان ٹیلی ویژن کارپوریشن پاکستان، کارپوریشن ہے یا گورنمنٹ ٹیلی وژن کارپوریشن ہے؟

جناب چیئرمین: Sorry کیا سوال تھا؟

پروفیسر غفور احمد: جناب میں وزیر موصوف سے دریافت کرنا چاہوں گا کہ مارچ ۲۰۰۳ء سے سینیٹ وجود میں آیا۔ اپوزیشن کے متعلق سینیٹرز کو ٹی وی پر کتنا وقت دیا گیا ہے کہ وہ اپنے خیالات کا اظہار کر سکیں؟

دوسری بات یہ کہنا چاہتا ہوں کہ پاکستان ٹیلی ویژن کارپوریشن تمام خبروں کو نہیں دیتا۔ یکطرفہ خبریں دیتا ہے۔ نتیجہ اس کا یہ ہے کہ جو دیکھنے والے ہیں وہ مجبور ہیں اس بات پر کہ وہ دوسرے channels دیکھیں۔ وہاں سے انہیں خبریں ملتی ہیں۔

تیسری بات یہ ہے کہ ہمارا ملک اسلامی جمہوریہ پاکستان ہے ۔ کتنا وہ efforts کر رہے ہیں اس ملک کو فی الحقیقت ایک اسلامی ملک بنانے کے لئے ۔ مجھ سے ہمارے ایک دوست نے کہا کہ بعض پروگرام ٹی وی کارپوریشن کے ایسے ہوتے ہیں کہ میاں بیوی بھی ایک ساتھ بیٹھ کر انہیں نہیں دیکھ سکتے ہیں۔

(قہقہے)

پروفیسر غفور احمد: میرا خیال ہے کہ اصلاح کی جائے ۔

جناب چیئرمین: سید ہدایت اللہ شاہ صاحب ۔

سید ہدایت اللہ شاہ: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ جناب چیئرمین! میں ٹی وی کے بارے میں صرف ایک دو باتیں عرض کرنا چاہتا ہوں ۔ مجھ سے پہلے ٹی وی کے بارے میں جناب پروفیسر غفور صاحب اور جناب لیاقت بنگزئی صاحب نے اپنے اپنے خیالات کا اظہار کردیا ۔ میں ان کے ساتھ مکمل اتفاق کرتا ہوں ۔ گزارش یہ ہے کہ ہمارا ٹی وی اس وقت پاکستانی اسلامی کلچر کو تباہ و برباد کر رہا ہے اتنی تباہی اور بربادی انڈیا کے ٹی وی نے بھی نہیں کی ۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ برائی کے مقابلے میں برائی لائی جائے تو وہ اچھائی نہیں ہے بلکہ برائی کے مقابلے میں اچھائی لائی جائے تب برائی ختم ہو سکتی ہے۔

جناب والا! گزارش یہ ہے کہ اس وقت جو ڈرامے ہمارے ٹی وی پر دکھائے جا رہے ہیں ۔ اس میں طریقے بتائے جا رہے ہیں کہ چوری کس طریقے سے کی جاتی ہے، چور کس طریقے سے داخل ہوتا ہے، یا عشق کس طریقے سے کیا جاتا ہے۔

جناب والا! میں اپنے وزیر اطلاعات سے گزارش کرتا ہوں کہ اس وقت جو ہمارا کلچر پیش کیا جا رہا ہے کیا یہ واقعی اسلامی مملکت کا ٹی وی ہے؟ براہ مہربانی اس سے پہلے بھی میں نے بے حیائی کے بارے میں تحریک پیش کی تھی، ذرائع ابلاغ میں یا جتنے بھی ذرائع ابلاغ ہیں ان کے ذریعے جو بے حیائی کی پیشرفت اس پاکستان کے اندر ہو رہی ہے اس کی مثال نہیں ملتی۔ شکریہ۔

مسز آغا پری گل: جناب چیئرمین! یہ ویسے ہی کہہ رہے ہیں جب ہم ٹی وی دیکھتے ہیں

تو مجرا تو کوئی نہیں ہوتا۔ یہ کس وقت مجرا دیکھتے ہیں آخر ہمیں وقت تو بتائیں ۔---

(قہقہے)

مسز آغا پری گل: آپ سوچیں۔ ٹھیک ہے ہم بھی مسلمان ہیں ۔ مسلمان ہیں ہم بھی ۔ یہ نہیں کہ ہم مسلمان نہیں ہیں ۔ مگر یہ کہتے ہیں کہ ٹیلی ویژن دیکھنا گناہ ہے ۔ آدھی رات کو وہ کونسی picture چلتی ہے جو میاں بیوی بھی نہیں دیکھ سکتے ۔ یہ ضرور کوئی گڑبڑ ہے۔

(قہقہے)

جناب چیئر مین: تشریف رکھیں۔

مسز آغا پری گل: نہیں ' آپ ان سے پوچھیے آپ لحاظ بہت کرتے ہیں۔

جناب چیئر مین: نہیں وہ خود بتائیں گے اگر انہوں نے بتانا ہے۔

مسز آغا پری گل: نہیں ۔ آپ ان سے پوچھیں ۔ اس کا جواب لیں ۔

جناب چیئر مین: آپ ان سے پوچھیں ۔ اگر انہوں نے بتانا ہے تو بتا دیں ۔

حاجی لیاقت علی بنگزئی: جناب چیئر مین۔

جناب چیئر مین: بنگزئی صاحب' آپ تو بول چکے ہیں۔

حاجی لیاقت علی بنگزئی: میں جناب ان کا جواب دینا چاہتا ہوں ۔ میں ان کو بتاتا ہوں ۔

جناب چیئر مین: جی بنگزئی صاحب ۔

حاجی لیاقت علی بنگزئی: یہ جناب ٹی وی چینل ہے۔یہ پی ٹی وی چینل پر باقاعدہ---

(مداخلت)

حاجی لیاقت علی بنگزئی: نہیں جی کیبل پر نہیں ہے ۔ پی ٹی وی چینل آپ بھی دیکھتے ہیں ۔ آپ ابھی اس بات کو چھپا رہے ہیں ۔ میں تو اس کو صاف ظاہر کر رہا ہوں ۔ مجرا دکھا رہے ہیں ۔ آج رات ساڑھے گیارہ بجے----

جناب چیئر مین: آپ نے اپنا point کہہ دیا ہے--

(قہقہے)

جناب چیئرمین: دیکھیں جی شیخ صاحب کی منسٹری کی discussion ہو رہی ہے ---

(مداخلت)

جناب چیئرمین: اسفند یار ولی خان صاحب ۔

جناب اسفند یار ولی : Sir I will be very short. Sir, looking at Pakistan Television وہاں علاقائی زبانوں کو جو وقت دیا جا رہا ہے۔

I am sure that even honourable Minister would agree with me, that is not enough. We need more time for the regional languages and we specially.....

جناب چیئرمین: National TV پر تو اب ساری وہی ہیں ۔ جو نیا چینل ہے اس پر ایسا ہی ہے۔

جناب اسفند یار ولی: جناب! اس کی بھی ہم نے calculations کی ہیں۔ The time that is given is not enough ایک ہی request ہو گی شیخ صاحب سے if I could have his attention کہ regional languages if it is possible, time کا ذرا increase کر دیں اور پھر یہ کہ جناب! we the people of Pakistan, we all have our own cultures to follow. تو ہمارے جو national cultures ہیں that should also be kept in view. Islamic culture تو اپنی جگہ وہ تو no one can refute that لیکن اگر میں پختون ہوں تو میرا اپنا ایک culture ہے اس سے میں انکار نہیں کر سکتا۔ ہم میں سے کوئی بھی انکار نہیں کر سکتا تو

let the cultures of the different nationalities that are residing in Pakistan, let PTV reflect the cultures of the different nationalities that are here and let proper time be given to the regional languages. Thank you.

جناب چیئرمین: ڈاکٹر شہزاد وسیم۔

ڈاکٹر شہزاد وسیم: کچھ suggestions ہیں شیخ صاحب کے لئے کہ پی ٹی وی نے

current affairs کے حوالے سے بڑے اچھے پروگرام پیش کیے ہیں۔ کچھ programmes کی نوعیت کچھ مختلف ہوتی ہے جس میں number of participants زیادہ ہوتے ہیں اور audience بھی اس میں participate کرتے ہیں۔ تو دیکھا یہ گیا ہے کہ چونکہ ان کی duration لمبی ہوتی ہے اس لئے ان کو مختلف حصوں میں دکھایا جاتا ہے۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ جو argument ایک ہفتہ پہلے develop ہوتا ہے اسکا جواب دوسرے ہفتے اور پھر conclusion تیسرے ہفتے تو سارا معاملہ kill ہو جاتا ہے۔ میں شیخ صاحب کی خصوصی توجہ چاہوں گا کہ ان پروگراموں کے لئے یا تو علیحدہ time رکھیں تا کہ ایک go میں وہ ساری چیز analyse ہو سکے۔

Secondly, Prime Time کے حوالے سے کیونکہ اکثر دیکھا گیا ہے کہ President صاحب کی تقریر سے پہلے قالین بانی کی صنعت کے اوپر جو اثرات ہیں ان کا پروگرام چل رہا ہوتا ہے۔ ہونا یہ چاہیے کہ قالین بافی کو آپ رات گیارہ بجے دکھا دیں اور جو national issues ہیں ان کے متعلق جو اچھے پروگرام ہیں ان کو اس وقت پر دکھایا جائے۔

تیسری چیز، کسی بھی ادارے کی اچھی کارکردگی کے لئے ضروری ہے کہ اس کے employees جو ہیں ان میں بے چینی کا خاتمہ ہو اور میری گزارش ہے کیونکہ مقابلے کا دور ہے اور private channels پوری طرح سرگرم ہیں۔ تو جو PTV employees ہیں ان کے pay scales پر نظر ثانی کی جائے۔ ہو یہ رہا ہے کہ PTV as a training institute کام کر رہا ہے جو کہ بری بات نہیں ہے لیکن جب لوگ اپنا نام کما لیتے ہیں، اپنی شناخت بنا لیتے ہیں تو پھر وہ بڑی بڑی salaries اور contracts پر وہی لوگ private channels پر appear ہوتے ہیں۔ اس لئے بھی ضروری ہے کہ وہ PTV کا اثاثہ ہیں اور PTV ان کو own کرے اور ان کی properly look after کرے۔

یہاں خبرنامے کے متعلق میں کہوں گا کہ جناب! نو بجے خبرنامہ شروع ہوتا ہے اور آجکل نو بجکر چالیس سے پچاس منٹ تک چلتا ہے اور دس پندرہ منٹ کا سانس لیتا ہے اور اس کے بعد news at ten دوبارہ آ جاتا ہے۔ اس کو بھی ذرا دیکھا جائے اتنی جلدی repitition شاید مناسب نہیں ہو گی۔ Thank you.

Mr. Chairman: Thank you Dr Abdullah Riar.

Dr. Abdullah Riar: I would like to submit just few observations. First of all on the PTV performance. I think the electronic media and the performance of other channels are providing a competitive environment and there is a significant improvement

that is worth noticing. ہمارے PTV کے programmes میں بھی یہ بات دیکھنے آ رہی ہے

میں اس میں Honourable Minister کو یہ گزارش کرنا چاہوں گا کہ special education

جیسے programmes people who have done their basic level of education ان

کو further avenues,opportunities within the country and opportunities

available within the global context. اس کے بارے میں اگر کوئی programme

initiate کئے جائیں that would be very helpful because we have a choking of

information sharing, in the larger pool of the society. وہ بہت helpful رہے گا

for our graduates and degree holders and in specific fields people would

get a little more information. My acknowledgement, of the fact کہ PTV

World has definitely made a better performance for Pakistan and

Pakistan's image in at least on the international arena, specially fitting in

world capitals you get PTV News right at 9. O Clock. It is very comforting

and we do applaud that. اس میں تھوڑی یہ بات ہے کہ کچھ religious preaching کا

ایک balanced relationship رہنا چاہیے - and with the cultural connotation and

cultural history of Pakistan اس میں تھوڑا سا I see there is a disparity all the

timeہر وقت ہی قوالی بھی اتنی دلعزیز نہیں ہوتی - I do appreciate کہ ہمارے مولانا حضرات کو

کچھ عشق سکھانا بھی T.V نے دکھا دیا ہے that is very encouraging finding, that

would be very comforting for the future.

Mr. Chairman: Please, no personal remarks again. Mrs. Abida Saif.

مسز عابدہ سیف ایڈووکیٹ: شکریہ جناب چیئرمین! پی ٹی وی پوری فیملی کے ساتھ بیٹھ کر دیکھا جاتا ہے اور اس کے پروگرام پاک و ہند میں نہایت مقبول ہو رہے ہیں۔ ہندوستان کا media خود اس بات کی نشاندہی کرتا ہے کہ اگر چہ ہندوستان کی فلم انڈسٹری پاکستانی فلم انڈسٹری سے بہت آگے ہے اور معیاری فلمیں produce کر رہی ہے لیکن ٹی وی ڈراموں میں پاکستان کا کوئی ثانی نہیں۔ اور انہوں نے اس بات کا برملا اظہار کیا ہے کہ پاکستانی ڈرامے، ڈرامائی تشکیل اور کہانی کے اعتبار سے نہایت اعلیٰ معیار کے ہوتے ہیں۔ اگر ہم ایک مختصر سی نظر پی ٹی وی کے entertainment portion کے ماضی پر ڈالیں تو ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ پی ٹی وی نے انتہائی معیاری اور سبق آموز ڈرامے پیش کئے ہیں جن میں "خدا کی بستی"، "ان کہی"، "وارث"، "تنہایاں"، "شمع" جیسے انتہائی معیاری اور ناقابل فراموش ڈرامے پیش کئے ہیں۔ بالکل اسی طرح "الف نون" اور "ففٹی ففٹی" جیسے مزاحیہ اور سبق آموز ڈرامے پیش کئے ہیں۔ لیکن جوں جوں ٹی وی نے ترقی کی منازل طے کی ہیں اور پی ٹی وی کے کئی channels نے کام کرنا شروع کیا، بتدریج ڈرامے کا معیار گرتا چلا گیا۔

جناب والا! اس کی بہت سی وجوہات ہیں جن میں بنیادی وجہ جو میں سمجھتی ہوں وہ یہ ہے کہ پاکستان میں فنکاروں، ہدایتکاروں اور اس field سے متعلق دوسرے لوگوں کی تربیت کے لئے معیاری اکیڈمی موجود نہیں۔ لہذا غیرتربیت یافتہ لوگوں کے اس field میں آنے کی وجہ سے پی ٹی وی کی کارکردگی اور معیار گرتا چلا جا رہا ہے۔ اور دوسری وجہ private production کی بہتات، کام کی زیادتی اور وقت کی کمی کے باعث فنکار اپنے فن پر، writer اپنی تحریر پر اور ہدایتکار اپنی ہدایتکاری پر اور producer اپنی production پر صحیح توجہ نہیں دے پا رہے۔ لہذا کارکردگی اور معیار برقرار رکھنا ممکن نہیں رہا۔

جناب والا! تیسری وجہ حکومتی عدم توجہی۔ فنکاروں کے لئے کوئی فنڈ قائم نہیں کیا گیا کہ وہ اپنی بیمار اور retired life کیسے گزاریں گے لہذا نئے فنکار اس field میں آنے سے

اجتناب برتتے ہیں۔ کیونکہ ان کو اپنا مستقبل نظر نہیں آتا اور انہیں یہ فکر لاحق رہتی ہے کہ وہ اپنی زندگی کیسے گزاریں گے۔

یہ تو بات تھی ڈراموں کی، اب آئیے خبروں کا معیار دیکھتے ہیں۔ پی ٹی وی کی خبروں کا معیار بھی ماضی میں بہت بہتر تھا لیکن وہ بھی وقت کے ساتھ ساتھ اور حکومت کی مداخلت کی وجہ سے اس کا معیار بھی خراب تر ہوتا جا رہا ہے اور اب لوگ CNN, BBC کی خبریں دیکھنا اور سننا پسند کرتے ہیں۔ اور خبروں کے اسی خراب معیار کی وجہ سے ایک private channel نے پی ٹی وی کے خلاف پروپیگنڈا کرنے کے لئے اپنے ایک پروگرام کا نام پٹی ہوئی نیوز رکھ دیا ہے۔ جس میں مزاحیہ خبریں سنائی جاتی ہیں لہذا پی ٹی وی کو چاہیے کہ وہ فوری طور پر اپنی خبروں کا معیار بلند کرے اور اس معاملے میں کسی حکومت یا وزیر کے دباؤ میں نہ آئے اور تمام لوگوں کی خبریں اس میں دی جائیں تاکہ ان لوگوں کا گلہ بھی دور ہوسکے اور حکومت کو چاہیے کہ وہ اپنی مداخلت کم کرے تاکہ پی ٹی وی اپنا معیار برقرار رکھ سکے۔

جناب والا! اس سلسلے میں میرے پاس چند تجاویز ہیں۔ ملک میں معیاری اکیڈمی قائم کرنے کی ضرورت ہے جہاں تمام فنکاروں اور ٹی وی سے متعلق افراد کو تربیت دی جائے۔ کیونکہ پاکستان میں talent کی کمی نہیں بہت سے نئے لوگ سامنے آئیں گے اور پی ٹی وی کا معیار بلند ہوگا۔ private production کو ہدایت دی جائے کہ وہ معیاری پروگرام پیش کریں۔ فنکاروں کے لئے ایسے فنڈ کی ضرورت ہے کہ وہ اپنی بیماری اور retired life کی طرف سے بے فکر ہو جائیں اور اپنی توجہ اپنی فنکارانہ صلاحیتوں پر مرکوز رکھیں۔ امید ہے ان اقدامات کے بعد پی ٹی وی کی کارکردگی اور معیار بہتر ہوگا نہ صرف پی ٹی وی بلکہ private channel کی کارکردگی اور معیار بھی بہتر ہوگا۔

جناب چیئرمین: ڈاکٹر صفدر عباسی۔

محترمہ تنویر خالد: جناب چیئرمین! میں صرف ڈیڑھ منٹ بات کرنا چاہتی ہوں۔

جناب چیئرمین: کیا آپ پہلے بات کرچکی ہیں؟ اچھا اس کے بعد میں آپ کو وقت دیتا ہوں۔

ڈاکٹر صفدر علی عباسی: شکریہ جناب چیئرمین! جناب میں PTV کے حوالے سے وزیر صاحب کے گوش گزار تھوڑی سی بات کروں گا۔ میں تھوڑا سا پیچھے جاؤں گا جب PTV غالباً 1964 میں شروع ہوا تو اس زمانے میں PTV کے دو major اثاثے تھے۔ نمبر ایک اس کا ڈرامہ تھا۔ جیسا کہ میری بہن نے کہا کہ PTV نے ان گنت اس قسم کے ڈرامے پیش کئے جو کہ گھر میں بیٹھ کر دیکھنے والے تھے اور اتنے entertaining ڈرامے پیش کئے جو میں سمجھتا ہوں آج ہمیں نظر نہیں آ رہے۔ "شہزوری"، "ان کہی"، "شمع"، "انکل عرفی"، "تنہائیاں"، ایسے ایسے ڈرامے تھے جو کہ میری نظر میں، گو کہ اس وقت ہماری عمر شاید کم تھی لیکن اس وقت کے جتنے بھی ڈرامے تھے انہوں نے public کو appeal کیا اور ایسے بھی اوقات آئے، شمع خصوصاً ایسا ڈرامہ تھا جب وہ چلتا تھا تو پورا کراچی، پورا لاہور یا جن جن علاقوں میں وہ ڈرامہ دیکھا جاتا تھا ان کی traffic stand still پر آجاتی تھی۔

دوسرا PTV کا جو اثاثہ تھا وہ اس کی sports coverage تھا۔ اس کی sports coverage جو خصوصاً کرکٹ کے حوالے سے، ہاکی کے حوالے سے ایسی تھی کہ جب وہ matches چلتے تھے تو پھر بھی اسی طرح کی صورتحال بنتی تھی کہ وہاں پر total stand still ہوتا تھا۔ اب بھی میں سمجھتا ہوں کہ جو PTV کا advantage ہے، وہ advantage یہ ہے کہ اس وقت بھی جو کہ prove ہوگیا ہے جب پچھلے دنوں GEO اور PTV کا آپس میں ذرا جھگڑا ہوا coverage کے حوالے سے۔ تو میں سمجھتا ہوں یہ اچھا interference تھا حکومت کی جانب سے جو انہوں نے کیا کہ پاکستان کے اندر جو coverage ہوگی وہ PTV کرے گا کیونکہ PTV جو ہے وہ ایک عام آدمی تک پہنچتا ہے۔ اس وقت بھی 85% of the population جو پاکستان کی ہے۔۔۔، چاہے وہ urban ہے یا rural ہے، خصوصاً rural areas میں۔ cable networks جدھر بھی ہیں وہ صرف urban areas میں ہیں۔ Rural areas میں نہیں ہیں۔ تو 85% of the public اس وقت بھی PTV دیکھ رہی ہے۔ اس کے جو major اثاثے تھے میری نظر میں، اس میں سے کم از کم ایک اثاثہ جو خصوصاً ڈرامے کے حوالے سے تھا اس میں definitely erosion ہے۔ اب اس کی کیا وجوہات ہیں، میں اس میں زیادہ جانا نہیں چاہتا۔ میں سمجھتا ہوں شیخ صاحب

خود بھی اس سے aware ہیں' یہ Information Ministry کے پہلے بھی وزیر رہے ہیں تو اس حوالے سے میں سمجھتا ہوں کہ وہ well aware ہیں۔ میں سمجھتا ہوں اس وقت آپ کا major competition ڈرامے کے حوالے سے ہے اور وہ تقریباً سارا Indian Channels کے ساتھ ہے۔ Star Plus ہے' ZTV ہے' Sony ہے' بے تحاشا channels آگئے ہیں اور اس وقت ان کا ڈرامہ دیکھا جا رہا ہے' PTV کا ڈرامہ نہیں دیکھا جا رہا۔ تو میری نظر میں جو ڈرامے کا aspect ہے اس پر PTV دوبارہ غور کرے کہ کیا ایسی باتیں ہوئیں جس کی وجہ سے پیچھے چلا گیا اور اس کو دوبارہ بہتر کرنے کی کوشش کریں۔

دوسری بات یہ ہے' ہوسکتا اس پر criticism یہ ہو کہ کس حکومت نے کیا کیا اپنی حکومت کے دوران اور کیا نہیں کیا' اس چیز میں جائے بغیر میں شیخ صاحب کو یہ کہوں گا کہ let us say میں پچھلے دور میں نہیں جاتا۔ 1999ء میں میاں نواز شریف کی government dismiss ہوئی اس کے بعد PTV نے سیاسی coverage کے حوالے سے ایک خاص انداز اپنایا۔ اس میں جو خبرنامہ تھا اس میں تقریباً سارے Opposition Leaders کو دعوت دیتے تھے۔ Opposition Leaders اس میں جارہے تھے' بات کر رہے تھے۔ پورے political spectrum کو آپ cover کر رہے تھے۔ پھر آپ کے یہ نئے programmes on current affairs شروع ہوئے جس میں بہت سی restrictions تھیں' اس میں بھی تمام Opposition Leaders گئے۔ میں صرف آپ کے حوالے سے بات کروں گا کہ آج جو آپ کا current affairs کا programme ہے یا جو خبرنامہ ہے' مثلاً 9 بجے کا خبرنامہ PTV کا ایک Prime خبرنامہ ہوتا ہے کیونکہ 9 بجے کے خبرنامہ کو ہر آدمی نے دیکھنا ہوتا ہے۔ لیکن میں شیخ صاحب کو یہ بتاؤں کہ خصوصاً ان علاقوں میں' urban areas میں 9 بجے PTV کا خبرنامہ نہیں دیکھا جاتا بلکہ اب 9 بجے ہر آدمی GEO کو دیکھتا ہے۔ تو اس حوالے سے میری ان سے درخواست ہے کہ کچھ balance پیدا کریں۔ ٹھیک ہے اس میں بھی ہو سکتا ہے یہی criticism ہوگا کہ جی آپ کی حکومت نے یہ کیا۔ میں اس میں جائے بغیر یہ کہوں گا کہ اس میں balance create کریں تاکہ لوگ attract ہوں' اپنے PTV کے خبرنامے کو دیکھیں۔ ایسا نہ ہو کہ ایک stage ایسی آئے' ویسے صورتحال تو اس وقت یہی ہے کہ جتنے بھی Current Affairs کے programme ہیں یا

جتنے بھی news coverage کے programme ہیں لوگ PTV کو چھوڑ کر دوسرے channels پر دیکھ رہے ہیں جس میں ان کو زیادہ entertainment نظر آتی ہے۔ اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ اب دنیا اتنی develop کر گئی ہے کہ آپ آج ہماری بات کو stumble کریں گے تو کوئی اور اس کو دکھا دے گا۔ تو میں شیخ صاحب سے درخواست کروں گا دو چیزوں کے حوالے سے، آپ کی sports coverage definitely آج بھی بہت اچھی ہے، یہ جو دو اثاثے------ جو میں نے کہا کہ جب PTV بنا اس کے حوالے سے ڈرامے میں آپ کے خرابی آئی ہے، آپ kindly ڈرامے کو improve کریں۔ باقی یہ باتیں ہوں گی، کچھ لوگ یہ کہیں گے کہ entertainment کے حوالے سے ہم بہت زیادہ liberal ہو گئے ہیں۔ کچھ لوگ یہ کہیں گے کہ نہیں جی ابھی وہ fundamentalism چلنا چاہیے۔ تو میں سمجھتا ہوں کہ اس کے بارے میں ایک definite liberal ماحول ہونا چاہیے۔ جس ambit کے اندر PTV کام کرتا ہے اس میں definitely ایک liberalism ہونا چاہیے۔ لیکن دو چیزوں کے حوالے سے میری پروفیسر خورشید صاحب سے request ہوگی اور آپ کے PTV کی بہتری کے لئے میں کہہ رہا ہوں۔ اگر آپ نہیں دکھاتے تو دوسرے Channels دکھائیں گے۔ اس حوالے سے میں کہوں گا کہ ڈرامے میں بھی improvement لائیں اور سیاسی کوریج میں بھی ماحول کو liberal بنانے کی کوشش کریں۔ بڑی مہربانی۔

جناب چیئرمین: مسز تنویر خالد۔

مسز تنویر خالد: جناب چیئرمین صاحب! جس طرح باقی لوگوں نے کہا۔ بڑے اچھے اچھے ڈراموں کے نام لئے گئے۔ میرے خیال میں ہمارے معاشرتی attitude میں بھی کافی عرصہ پہلے بڑا relax تھا۔ بیچ میں کچھ ایسا زمانہ آیا کہ معاشرے کے اوپر کچھ ایسے دباؤ، کچھ ایسی پابندیاں ہوئیں کہ ہمارا معاشرتی ماحول acting کو، گانے کو، ڈرامے میں لڑکیوں کے جانے کو، اس میں حصہ لینے کو کافی disapprove کرتا ہے۔ لہذا، اس کا نتیجہ یہ ہوگیا کہ جو production سامنے آتی ہے------ میں کل بھی بشریٰ انصاری کو دیکھ رہی تھی کہ اس ایک بیچاری نے PTV کا بڑا بوجھ اپنے کندھوں پر اٹھا رکھا ہے کیونکہ اس میں نئی لڑکیاں، نئے faces, نئی چیزیں بہت ہیں -

تو میری گزارش یہ ہے۔ یہاں موجود حضرات سے بھی، معاشرے سے بھی کہ if we are going to have these things also. اور زمانے کے ساتھ ساتھ تھوڑا معاشرہ ذرا relax ہو۔ ان چیزوں کو بھی own کریں۔ ان کو عزت دیں تو ان چیزوں کے اندر ترقی بھی ضرور ہوگی۔ جیسا کہ سب کہہ رہے ہیں کہ یہاں پر talent بہت ہے لیکن talent کے اظہار پر تو بڑی پابندی ہے ورنہ بشریٰ انصاری تو کبھی کی out dated ہو جاتی، اب تک بیسیوں نکل آتیں لیکن ایسی بات نہیں ہے۔ کوئی نظر نہیں آتا جیسا کہ پہلے تھے۔ اس کے لئے میں بڑی داد دیتی ہوں۔

جناب چیئرمین: بی بی یاسمین شاہ۔

بی بی یاسمین شاہ: جناب چیئرمین! میں PTV کے حوالے سے کہنا چاہتی ہوں کہ سندھی پروگرام بہت کم دکھائے جاتے ہیں۔ تو میں یہ چاہتی ہوں کہ PTV پر سندھی پروگرام اچھے اور بہتر معیار میں دکھائے جائیں۔ دوسرا میں نے یہ کہنا ہے کہ اردو میں تو ہم خبرنامہ PTV سے دیکھ لیتے ہیں لیکن سندھی میں کوئی خبریں یا کوئی بھی PTV News سے نہیں آتی ہیں جو آنی چاہییں کیونکہ سندھ میں جو دیہی علاقے ہیں وہاں پر لوگ اردو کو بہتر طریقے سے نہیں سمجھتے ہیں۔ تو ان کے لئے سندھی کی خبریں دکھائی جائیں تو زیادہ بہتر ہوگا۔ Thank you.

جناب چیئرمین: پروفیسر خورشید صاحب۔

پروفیسر خورشید احمد: بسم اللہ الرحمان الرحیم۔

جناب چیئرمین! شکریہ۔ میں بلاشبہ اس بات کا اعتراف کرتا ہوں کہ News اور current affairs کے علاوہ میں خود پروگرام نہیں دیکھ پاتا لیکن میرے گھر کے افراد دیکھتے ہیں۔ لوگ مجھ سے ملتے ہیں۔ جو بات میں کہہ رہا ہوں وہ ان سب پر مبنی ہے۔ پہلی چیز یہ ہے کہ میری نگاہ میں PTV نے کچھ اچھی چیزیں کی ہیں۔ ان میں پروگراموں کا چناؤ بھی ہے، کوالٹی کی improvement بھی ہے اور خاص طور پر PTV World کی بناء پر باہر کی دنیا میں پاکستان کی جو projection ہو رہی ہے وہ ایک مجموعی خصوصیت ہے۔ میں اس کا اعتراف کرتا ہوں۔ دوسرا یہ ہے کہ مجھے دنیا کے مختلف ممالک میں وہاں کے TV سٹیشنوں کو دیکھنے کا، وہاں جا کر انٹرویو دینے کا موقع ملا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ جتنے کم وسائل، کم facilities اور خود

technology کے اعتبار سے بہت undeveloped ہونے کے باوجود جو خدمت یہ انجام دے رہے ہیں، میں اس کا قدردان ہوں۔ اس اعتراف کے بعد میں دو، تین باتیں اور کہنا چاہتا ہوں اور وہ یہ ہیں کہ PTV کے اوپر ایک بہت بڑی ذمہ داری اس پہلو سے ہے کہ information, education and entertainment, ان تینوں کے درمیان ایک اچھا توازن ہونا چاہیے۔ سب سے اہم چیز یہ ہے کہ propaganda اور communications دو مختلف چیزیں ہیں۔ آپ communications کے لئے ہیں، propaganda کے لیے نہیں۔ سیاسی حکومتیں اسے ہمیشہ propaganda کے لئے استعمال کرتی رہی ہیں۔ آج بھی compulsion ہے لیکن اس کے باوجود اس بات کی ضرورت ہے کہ پالیسی اور نظام کار جو بھی آپ بنائیں اس میں اتنی independence ہو کہ دوسرے view points کو دیانت داری کے ساتھ پیش کر سکیں اور آپ کی بات کو credibility حاصل ہو۔ اگر یہ نہیں ہوگا تو پھر جیسا کہ میرے دوستوں نے کہا کہ پھر ۹ بجے کی News وہ کسی اور چینل سے سنیں گے، PTV سے نہیں سنیں گے۔ یہ بہت ضروری ہے۔ میں یہ بھی کہنا چاہتا ہوں کہ فی الحقیقت PTV کے ڈرامے ملک اور ملک کے باہر میں نے محسوس کیا کہ ان کا ایک غیر معمولی appreciation ہے ہر سطح پر، لیکن اب وہ چیز نہیں ہے۔ میری بہن نے بھی یہ بات کہی، ڈاکٹر عباسی نے بھی یہ بات کہی اور میری بھی information یہی ہے کہ ڈرامے کے میدان میں ہم پیچھے گئے ہیں اس پر توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ ساتھ ہی میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ سیاسی پروگراموں میں آپ ذرا زیادہ وسعت قلب کا مظاہرہ کریں ۔ News بھی آپ کی stale ہو جاتی ہیں اور اس کا ایک خاص pattern ہے کہ صدر، وزیر اعظم، وزیر اور اس کے بعد صوبوں میں بھی گورنر، چیف منسٹر، یعنی آپ نے اس کی بناء پر اپنی کارکردگی کو بہت محدود کر دیا ۔ درست بات یہ ہے کہ خبریت جس چیز میں بھی ہو اسے آپ اہمیت دیں اور خانہ پری کے لئے ان میں سے ہر ایک کا چہرہ روزانہ ٹی وی پر آنا کوئی ضروری نہیں ہے۔ اس معاملہ پر آپس میں consensus ہونا چاہیے۔ ایک اور چیز میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ علاقائی زبانوں، علاقائی روایات کے بارے میں جو باتیں کہی گئی ہیں وہ بہت ضروری ہیں۔ زندگی کا پورا تنوع پاکستان میں reflect ہونا چاہیے، اس بارے میں میری نگاہ میں آپ کو تحقیق بھی

کروانی چاہیے visual input بھی حاصل کرنا چاہیے۔ independent اداروں سے آپ investigate کروائیے اور اس طریقے سے پورے نظام کو improve کرنے کی کوشش کریں۔

ایک اور بات میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ PTV دراصل صرف سوسائٹی کو reflect نہیں کرتا بلکہ سوسائٹی کو influence بھی کرتا ہے اور ملک میں غربت ہے، جس ملک میں چالیس فیصد آبادی غربت کی لکیر سے نیچے زندگی گزار رہی ہے، اس میں لوگوں کو دو وقت کی روٹی میسر نہ ہو، اس میں اگر آپ کے پروگراموں کا طرز اس life style کو دکھاتا ہے جو شہری ہے، شہری بھی وہ جن میں امراء ہیں اور دولت کی ریل پیل ہے تو حقیقت یہ ہے کہ یہ محرومی کے احساسات کو بھی بڑھاتا ہے اور جو expectations اس کے نتیجے میں پیدا ہوتی ہیں اس سے سماجی انتشار پیدا ہوتا ہے۔ یہ چیز میں صرف پاکستان کے حالات میں نہیں کہہ رہا ہوں بلکہ پوری دنیا میں crime کے بارے میں، awareness کے بارے میں بہت اہم scientific studies موجود ہیں جن میں بتایا گیا ہے کہ TV کس طریقے سے محض reflect ہی نہیں کر رہا بلکہ influence کر رہا ہے۔ تو جناب چیئرمین! اس کو سامنے رکھ کے ایک متوازن پالیسی آپ اختیار کریں۔ سیاسی اعتبار سے اعتدال ہو، تہذیبی اعتبار سے اعتدال ہو۔ ہمارا ایک اسلامی معاشرہ ہے۔ ہماری کچھ اقدار ہیں ان کو ضرور ہونا چاہیے۔ اس کے ساتھ ساتھ جیسا میں نے عرض کیا کہ information or education کے ساتھ ساتھ entertainment بھی زندگی کا ایک حصہ ہے لیکن entertainment کی کچھ حدود ہوتی ہیں۔ ان حدود کے اندر entertainment کو ضرور ہونا چاہیے۔ اسے آپ promote کریں تاکہ وہ healthy ہو اور اس کے ساتھ ساتھ وہ healthy روایات کو ملک میں پروان چڑھا سکیں۔ ایک بات جو میری بہن نے کہی ہے، وہ اہم ہے کہ talent کو hunt کرنا اور talent کو use کرنا بھی بہت ضروری ہے۔ اس کے لئے جو اقدام بھی ہیں، incentives ہیں، competitions ہیں، یہ سب آپ کیجئے، اس طرح آپ بہت خدمت انجام دے سکیں گے۔ شکریہ۔

جناب چیئرمین: مسز رزینہ عالم۔

مسز رزینہ عالم خان: سب سے پہلے تو جیسا کہ ہمارے پروفیسر صاحب نے ابھی فرمایا کہ پی ٹی وی کے جو پروگرام ہیں، پی ٹی وی ورلڈ کے اور جو نیشنل چینل شروع کیا ہے وہ ایک بہت اچھا قدم ہے اور اس سے میں سمجھتی ہوں کہ ہمارے پی ٹی وی نے بہتری کی طرف ایک قدم اٹھایا ہے، جس کے لئے وہ مبارکباد کے مستحق ہیں کیونکہ پی ٹی وی ورلڈ کے پروگرام جو میں جانتی ہوں دوسرے ملکوں میں لوگ اکثر رات کو جاگ کر بھی دیکھتے ہیں۔ ظاہر ہے کہ وہ کافی حد تک معیاری ہیں جس کی وجہ سے یہ ہوتا ہے۔ جناب! اس بارے میں میری کچھ submissions ہیں - ایک تو جو news میں کوئی بھی خبر دی جاتی ہے اس کو پی ٹی وی باقی channel کی نسبت تھوڑی دیر سے دیتا ہے۔ جس طرح ابھی پنڈی میں دھماکہ ہوا تھا تو دوسرے channels نے پہلے خبر دے دی تھی اور پی ٹی وی سے بعد میں آئی تھی۔ اس کے لئے میری یہ submission ہوگی کہ جو خبریں ہیں وہ promptly وقت پر دی جائیں۔ ایک اور بات جناب! میں یہ کہنا چاہتی ہوں کہ ہماری سماجی برائیاں media کے through لوگوں تک پہنچنی چاہئیں اور میڈیا ایک ایسی چیز ہے جو ان کے character پر اور لوگوں کی سوچ پر اثر انداز ہوتا ہے۔ تو یہاں پر ضرورت اس چیز کی ہے کہ ایسے پروگرام کئے جائیں جن سے ہماری agencies کی کارکردگی بہتر ہو۔ جیسے دوسرے channels پر ہم سب نے دیکھا ہوگا کہ پولیس کی کارکردگی پر بہت اچھے ڈرامے بنے ہیں، بہت اچھے features بنے ہیں جس سے ان کی کارکردگی بہتر ہوئی ہے۔ اسی طرح ہمارے بہت سے جو دیگر حکومتی ادارے ہیں یا پرائیویٹ ادارے ہیں، ان کی بہتری کے لئے ایسے پروگرام ترتیب دیے جائیں جن کا تفریحی پہلو بھی رہے اور ساتھ ساتھ ان میں ایک مقصدیت بھی ہو۔

جناب والا! تیسری بات میں یہ کہنا چاہوں گی کہ خواتین کے جو مسائل یا problems ہیں، ان کے حوالے سے مزید پروگرام ترتیب دیے جائیں۔ ایسے پروگرام ضرور ہیں لیکن اتنے نہیں ہیں جتنی ان کی ضرورت ہے۔ ہماری خواتین کے کچھ اور مسائل بھی ہیں جیسے "کاروکاری" ہے یا gender discrimination ہے۔ اس طرح کے موضوعات پر زیادہ پروگرام کئے جائیں تاکہ سوسائٹی میں خواتین کا جو due حق ہے وہ ان کو ملے اور ان کے مسائل کو بھی highlight

کیا جائے۔

میری ایک submission ہے کہ P.T.V کے پروگرام میں rating system ہو تاکہ جو viewers ہیں، ان کو پہلے سے پتا ہو کہ پروگرام کیا ہیں اور ان کے contents کیا ہیں۔ اس سے ہر کوئی اپنی مرضی کے مطابق پروگرام دیکھ سکے گا۔ بہت بہت شکریہ۔

جناب چیئرمین: خلیل الرحمان صاحب ۔جن اراکین نے نام دیئے ہیں، ان کے نام باری باری لوں گا لیکن بات یہ ہے کہ تقاریر مختصر رکھیں۔

جنابِ خلیل الرحمان: جناب چیئرمین ! یہاں پر جتنی بحث ہوئی ہے، اس سے یہ پتا چلتا ہے کہ یہاں ایک mild سا تہذیبوں کا clash ہے ۔ There is one set up of people here جو کہتے ہیں کہ جس دن پاکستان بنا، اسی رات ایک نئی تہذیب عمل میں آئی اور وہ ہے اسلامی تہذیب ۔ ان کا موقف یہ ہے کہ P.T.V کے جتنے بھی پروگرام ہیں، وہ اسی line پر ہوں۔ نعتیں ہوں، قوالیاں ہوں، نماز پڑھنا سکھایا جائے یعنی جو بھی اچھی باتیں ہیں، مذہبی باتیں ہیں وہ اس پر دکھائی جائیں ۔ ایک set up of people وہ ہے جو کہتا ہے کہ اس خطے میں لوگ چار لاکھ سال سے رہ رہے ہیں اور یہاں منگول تھے، دراوڑ تھے، اس کے بعد آریا آئے، پھر یونانی آئے، کشن آئے، ترک آئے، عرب آئے، افغان آئے اور وہ اپنے ساتھ ایک تہذیب لائے تھے۔ان سب تہذیبوں کا جو ایک mixture ہے، وہ ہماری تہذیب ہے اور P.T.V کے جو پروگرام ہوں وہ اسی تہذیب پر ہوں۔ اس کے بعد ایک اور set up of people ہے جو modern set up of people ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ تہذیب کا ارتقاء ایک مسلسل عمل ہے۔ آپ باہر کی دنیا کو دیکھیں۔ آج سے بیس سال پہلے کیا تھا اور آج کیا ہے۔لوگ چاند پر پہنچ گئے ہیں۔ ہوائی جہاز ہیں، راکٹ ہیں وغیرہ وغیرہ۔اس لئے آپ کی جو تہذیب ہے، اس کا اسی طرح سے ارتقاء ہو اور T.V. کے پروگرام بھی اسی سطح پر جائیں۔

جناب والا! پھر ایک اور set up of people ہے جو کہ علاقائی پروگراموں کا پرچار کرتا ہے۔ یہ اچھی چیز ہے ۔ basically اگر آپ retrospect میں دیکھیں کہ یہ جو علاقائی پروگرام اور علاقائی باتیں ہیں، جن پر زور دیا جاتا ہے وہ basically ,normally Opposition

سے ہی آتی ہیں کیونکہ some or the other reasons یہ ان کو suit کرتی ہیں۔لیکن ہے یہ ٹھیک ٹھاک۔ جناب والا! میری ان سے گزارش ہے کہ یہ ایک panel بنائیں جس میں کچھ لوگوں کوبلوائیں اور سب بیٹھ کر ایک balanced قسم کاپروگرام بنائیں تو ان کی شکایات ختم ہوں گی۔ I think اس میں سب کا بھلا ہو گا۔

جناب چیئرمین: سید مراد علی شاہ۔

سید مراد علی شاہ: جناب چیئرمین! شکریہ۔ میں آپ کی توجہ Article -31 کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں۔ اس میں یہ ہے کہ

31.(1) "Steps shall be taken to enable the Muslims of Pakistan, individually and collectively, to order their lives in accordance with the fundamental principles and basic concepts of Islam and to provide facilities whereby they may be enabled to understand the meaning of life according to the Holy Quran and Sunnah".

جناب والا! میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ اس Constitution سے جب بھی deviationہوتا ہے تو democracy ختم ہوتی ہے اور کوئی شخص television پرآکر ہمیں address کرتا ہے کہ میرے عزیز ہم وطنو!۔

جناب والا! اگر اس Constitution کے مطابق عمل کیا جائے تو وہ ٹھیک رہتا ہے۔ اس میں صاف لکھا ہوا ہے۔ مقصد یہ ہے کہ یہاں کے لوگ قرآن و سنت کے مطابق زندگی بسر کریں۔ یہ state کا organ ہے، عوام کا organ ہے۔ کسی شخص کا نہیں ہے۔اور اس کا مقصد یہ ہونا چاہیئے کہ لوگوں کو قرآن و سنت کے مطابق زندگی گزارنے کے قابل بنایا جائے، یہ نہیں ہے کہ انہیں فحاشی اورمنکر کی طرف دھکیلا جائے ۔ فنون لطیفہ کیا ہیں؟ فنون لطیفہ کے معنی ہیں to instruct delightfully or delightful instruction یعنی اس کا مقصد کچھ ہونا چاہیے ۔ تفریح محض جو ہے وہ تو جانوروں میں ہوتی ہے ، انسانوں میں instruction کے لیے تفریح ہے ۔ ان کو delightfully یہ چیز بتائی جائے اور ہمارے اوپر جو cultural invasion ہوا

ہے اس کا ہم جو جواب دے رہے ہیں وہ cultural submission ہے' subversion ہے' ہم انڈیا کے ساتھ فحاشی میں یا ان چیزوں میں مسابقت نہیں کر سکتے۔ وہاں شیوجی اور ڈنگم کی پوجا ہوتی ہے تو کل یہاں یہ بھی شروع کر دیں گے تاکہ ہم ان سے آگے جائیں ۔ ہمارا ایک نصب العین ہے۔ پاکستان خاص مقصد کے لیے create ہوا ہے اور اس کے بارے میں Article 31 واضح ہے ۔ قرار داد مقاصد میں بھی یہ چیز ہے ' اس چیز سے ہٹ جانا constitutional violation ہے ۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ ہمارے جو ڈرامے تھے وہ اچھے تھے اور ان سے دور درشن پر بڑا اثر پڑا تھا ۔ وہ اس سے کافی دب گئے تھے لیکن اب ہر وہ horror and brutality جو باہر تھی وہ یہاں بھی لائی جا رہی ہے۔ یہاں بھی وہ تمام چیزیں کسی اور کا idea لے کر دکھائی جا رہی ہیں ۔ یہاں کسی نئی تہذیب کو جنم دیا جا رہا ہے ۔ ہمارے اس ملک کی ایک تہذیب ہے یہاں پر کبھی بھی بھانڈ' گوتے' یا میراثی کو glorify نہیں کیا گیا ۔ یہاں ان کو glorify کیا جاتا ہے ۔ اس کو ideal کے طور پر پیش کیا جاتا ہے جس سے ہماری تہذیب کی تباہی و بربادی ہوتی ہے ۔اس طرح خبروں کے معاملے میں یہ کبھی شریف نامہ ہوتا ہے' کبھی مشرف نامہ بن جاتا ہے ۔ کوئی اس پر ---

جناب چیئرمین: personal reference نہ دیں۔

سید مراد علی شاہ: کوئی ٹھیک بات نہیں آتی ۔ آپ دیکھیں جب سے یہ "جیو" وغیرہ آئے ہیں لوگوں نے BBC کو دیکھنا بہت کم کر دیا ہے ۔BBC کو اب کم لوگ سمجھتے ہیں ۔ اس لیے ہماری ان سے استدعا ہے کہ اس کو اس Article کی روشنی میں چلائیں۔ یہ ہمارا organ ہے ' یہ عوام کا organ ہے ' یہ مسلمانوں کا organ ہے ' یہ فرزندان توحید کا organ ہے اور اس کو اس article 31 کی روشنی میں دیکھا جائے۔ شکریہ۔

جناب چیئرمین: مسٹر عبدالرزاق تھیم۔

جناب جسٹس (ریٹائرڈ) عبدالرزاق تھیم: جناب چیئرمین صاحب ! بہت سی باتیں ہوئی ہیں ۔ PTV 1964 میں ایک channel سے شروع ہوا تھا۔ اس میں ہماری علاقائی خبریں کوئی پندرہ بیس منٹ ہوتی تھیں' نہ ہونے کے برابر ۔ ابھی جو مجھے معلوم ہے PTV کے تین

channel چل رہے ہیں - PTV.PTV National PTV World پہلی بار یہ PTV National introduce ہوا ہے - اسی channel میں سارے regional languages کے پروگرام آتے ہیں- اسی میں خبریں بھی آتی ہیں- سندھی ہے، بروہی ہے، پشتو ہے، ساری آتی ہیں یہ بڑی اچھی بات ہوئی ہے ورنہ تو regional language نہ ہونے کے برابر تھی مگر ایک معزز رکن نے کہا ہے کہ اس کے لیے time زیادہ کرنا چاہیے - میں ان سے اتفاق کرتا ہوں - اس کو review کرنا چاہیے کہ regional language میں time زیادہ ہو تاکہ آدمی اپنی language میں سمجھ بھی سکیں - وہ mofussil میں، دیہاتوں میں - دوسرا PTV World نے ایک بڑا image قائم کیا ہے - پہلے ہم باہر کے ملکوں میں جاتے تھے تو ہمیں پاکستان کی کوئی خبر بھی نہیں ملتی تھی- اخباریں بھی کہیں ملتی تھیں اور کہیں نہیں ملتی تھیں - اب ساری world پاکستان کی خبریں سن رہی ہے - ان کو پتا ہوتا ہے ہم بھی جاتے ہیں تو وہاں معلوم ہو جاتا ہے کہ پاکستان میں کیا ہو رہا ہے؟ کونسی خبریں ہیں - یہ مبارکباد کی بات ہے -ہر چیز کے دو پہلو ہوتے ہیں، criticism بھی ہوتا ہے، وہ بھی healthy criticism ہو تو بڑی اچھی چیز ہے - تیسری چیز جو میں وزیر موصوف کو عرض کروں گا، یہاں ہاؤس میں کچھ تنقید بھی ہوئی ہے-وہ healthy تنقید ہے- اسی کا علاج بھی ہے- یہ بھی خوشی کی بات ہے کہ ہم سب عشقیہ چیزیں بھی دیکھتے ہیں اور یہاں discuss بھی کرتے ہیں اور اس کو disapprove بھی کرتے ہیں مگر دیکھتے ہیں- ان کی ہر تیسرے مہینے ایک meeting ہوتی ہے، اس میں فقط آفیسر حضرات جو ٹی وی کے producers وغیرہ ہوتے ہیں وہ شرکت کرتے ہیں- وہ بھی قابل لوگ ہیں کیونکہ وہ expert ہیں- اسی لئے جیسا کہ جناب خلیل الرحمن صاحب نے کہا کہ ایک panel ہونا چاہیے- panel میں جو ہم دیکھتے ہیں اس کے حوالے سے بھی، دوسرے حوالے سے بھی، ان کو بھی شامل کیا جائے، دیکھا جائے کہ اس کو کیسے improve کیا جائے؟ پارلیمنٹ کو confidence میں لیا جائے اور review committees اور panels اور boards میں جناب! ہمیں بھی اعتماد میں لیا جائے اور ان کو ان میں رکھا جائے- وہ بھی سب کے ساتھ بیٹھ کر اس کو review کریں تو ایک اچھی بہتری آئے گی- ہر چیز میں improvement کی گنجائش ہوتی ہے-

جناب! SAARC Conference بڑی اچھی ہوئی- مبارک باد ہے جناب وزیر اعظم

صاحب کو، صدر صاحب کو، Information Minister Sahib کو مگر جو سارک کے regional countries کے programmes تھے ان میں جناب! میں دکھ سے عرض کرتا ہوں کہ parliamentarians کو کم بلایا گیا۔ چند faces آ گئے تھے۔ ہمیں پتا نہیں چلا کہ انڈیا کا culture کیا ہے؟ سارک کے دوسرے ملکوں کا culture کیا ہے؟ اس لئے ذرا سا خیال کرلیں۔ شیخ صاحب، اسے فقط وزیروں تک محدود نہ رکھیں جو first row میں بیٹھے ہیں۔ ہم دیکھ رہے تھے۔ ذرا خیال کریں، ہم بھی پڑے ہیں راہوں میں۔ Thank you very much sir.

جناب چیئرمین: شیخ صاحب! کافی speakers رہتے ہیں۔ میرا خیال ہے جو لوگ بول چکے ہیں why do not you comment on that and we will continue with the others. دیکھیں جی list بہت لمبی ہے۔ میں اس میں نہیں جاتا کہ کتنے لوگ ابھی بولنا چاہتے ہیں۔ ابھی کافی لوگ ہیں۔ وزیر صاحب کو ابھی تک جتنے speakers بول چکے ہیں، اس پر comment دے لینے دیں، ان کے ذہن میں بھی یہ fresh رہے گا۔

شیخ رشید احمد: ان چار حضرات کو ایک ایک منٹ دے لیں تا کہ یہ ختم ہو جائے۔

جناب چیئرمین: یہ بارہ لوگ ہیں۔ انیسہ طاہر خیلی صاحبہ۔ سنکزئی صاحب! آپ کی طرف بھی آتے ہیں، مجھے ایک order کے تحت چلنے دیں، اس کے بعد آپ کی باری ہے۔

Ms. Anisa Zeb Tahirkheli: Thank you Mr. Chairman, I would not take long and I will be very brief because most of the points have already been explained.

Mr. Chairman: I think, be brief because

اگر ہم جلدی جلدی چلیں اور اسے repeat نہ کریں ----

Ms. Anisa Zeb Tahirkheli: What I would like to put emphasis on is the expansion of PTV network in Pakistan. I am glad that PTV is also starting the Muzaffarabad Television Station from the5th of February, that is a good news. We have been hearing about it but there are certain

areas in my province, the adjoining Tribal Areas, there, still, PTV, cannot be shown in the houses of many people who can afford to have Televisions. So this is one thing that PTV needs to improve.

Second is, the good thing about the PTV is that it has started giving coverage to the Opposition in a fairly good manner. Entertainment programmes have been started but still, again the entertainment programmes or dramas from the smaller provinces, I mean their TV Stations are not being given the Prime Time on Pakistan Television that needs to be done, because most of the dramas that have been shown at the Prime Time, they are the production of bigger provinces like from Karachi and Lahore Television Stations. I mean there could be a few exceptions but I think, it should be a balanced one.

Regional languages, it is a very good idea of Pakistan Television National but still there are many languages that are not being given representation and for one Hindco, there are very few programmes. I have rarely seen some Hindco programmes on PTV National. I think it should be given time and mainly the Prime Time.

I have been to the United States recently and there, its like one of my honourable colleague has pointed out that PTV Prime is really doing a good job but the one thing I would like to bring into the notice of the Minister that the *Khabarnama* of 9 O'clock and news at 10.00, these are two news that are not being shown there regularly. Sometime they have these news recorded or shown and sir, otherwise they just simply miss the news and, they need to really see the Pakistani news at these times

like the 9 O'clock or 10 O'clock. So this has to be ensured that these news specially the 9 O'clock *Khabarnama* and the news at 10.00 should be shown over there at the right time not that late night at 2 a.m. when people are not watching it. Last but not the least are the political programmes. I agree with Justice Razaque Thahim there are a few very important discussions and I will just notice that the most of the speakers are repeated on Pakistan Television. They are just invited again, again and again to get comments and their discussion. I think the Opposition members as well as the members from the Treasury Benches should be given an equal opportunity to come and speak in these programmes sometime in live or recorded. Thank you very much.

جناب چیئرمین : پروفیسر محمد سعید صدیقی۔

پروفیسر محمد سعید صدیقی : ٹی وی کے بہت سارے پروگراموں کے بارے میں مثلاً خبرنامہ، ڈرامہ entertainment اور تمام تفریحی پروگراموں کے بارے میں کافی بات کی جا چکی ہے۔ لیکن education programmes کے بارے میں بہت کم بات کی گئی ہے۔ میں Information Minister صاحب کی توجہ دلانا چاہوں گا کہ ایک تو education programmes کے لئے بہت کم وقت دیا جاتا ہے اور جو وقت دیا جاتا ہے وہ بھی مناسب وقت نہیں ہے کیونکہ اس وقت طالب علم سکولوں اور کالجوں میں ہوتے ہیں۔ لہذا اس پروگرام کے اوقات پر غور کیا جائے اور اس کے لئے ایسا وقت مقرر کیا جائے جس وقت طالب علم گھر پر ہوں تاکہ وہ ان پروگراموں سے مستفید ہو سکیں۔

دوسرا، ان تمام پروگراموں کا جو level ہے وہ سیکنڈری سکول level ہے۔ جتنے بھی academic, educational programmes آتے ہیں وہ صرف higher secondary اور secondary education پر ہیں - lower secondary education that is primary and

higher education کے بارے میں کوئی پروگرام نہیں ہے۔ میں وزیر موصوف سے درخواست کروں گا کہ اس بات پر ذرا غور فرمائیں کہ تمام sectors of education تمام levels of education کو accommodate کریں۔ ان کے timing ایسے رکھیں کہ طلباء و طالبات اس سے مستفید ہو سکیں۔ شکریہ۔

جناب چیئرمین : مولانا راحت حسین۔

مولانا راحت حسین : بسم اللہ الرحمان الرحیم ، شکریہ جناب چیئرمین! میں جناب شیخ صاحب کی توجہ چاہتا ہوں۔ کیونکہ شیخ صاحب ایک ایسی شخصیت کے شاگرد بھی ہیں، جو ہمارے استاد بھی تھے۔ حضرت شیخ القران مولانا غلام اللہ خان صاحب۔ میں صرف ایک آیت قرآن کریم کا تلاوت کروں گا۔ وہ اس کا ترجمہ خود اچھے طریقے سے جانتے ہیں۔ (عربی) اگر ہمارے اس پی ٹی وی کا جو cultureہے یا ہماری ثقافت ہے۔ پاکستان کا جو تشخص ہے۔

جناب چیئرمین : اس کا مطلب بھی بتا دیں۔

مولانا راحت حسین : مطلب میرا یہ ہے کہ پی ٹی وی سے ہمارا تشخص زیادہ اجاگر ہو جائے۔ ترجمہ یہ ہے کہ اللہ رب العالمین امر دیتا ہے، حکم دیتا ہے، حکم کرتا ہے اللہ رب العالمین عدل کا اور احسان کا۔ اس طرح (عربی) اور اقرباء سے خیر اور تعلق بنانے کا۔ (عربی) اور اللہ رب العالمین منع فرماتا ہے فحش اور منکر سے (عربی) اور اس طریقے سے اللہ رب العالمین آپ کو وعظ دیتا ہے، وعظ کرتے ہیں(عربی) امید ہے آپ نصیحت قبول فرمائیں گے۔

جناب چیئرمین : مسز نگہت مرزا۔

مسز نگہت مرزا : جناب چیئرمین، پی ٹی وی کی کارکردگی کے متعلق اور اچھائی برائی کے متعلق ساری باتیں ہو چکی ہیں۔ لیکن روز اول سے پی ٹی وی کا ایک خاص طریقہ کار رہا ہے۔ سیاسی حوالوں سے تو یہ چیزیں قابل برداشت رہی ہیں کیونکہ ظاہر ہے کہ وہ ایک سرکاری ادارہ ہے۔ لیکن آج جب ہم میڈیا میں ہر طرف آزادی کا دور دورہ دیکھ رہے ہیں تو میرا خیال ہے کہ پی ٹی وی کو اپنی اس چلن کو تبدیل کر لینا چاہیے۔ حقائق کو سامنے رکھ کر عوام کو ہر چیز سے باخبر اور آگاہ رکھنا چاہیے۔ اس کے علاوہ Ministers کے بارے میں یہ تو ایک عام بات ہے

کہیں بھی چلے جائیے یہ سننے کو ملتی ہے کہ پی ٹی وی کو صرف ایک منسٹر صاحب نظر آتے ہیں جو ان کے ہی شعبے سے تعلق رکھتے ہیں باقی تمام لوگوں کی کارکردگی لوگوں کی نظروں سے اوجھل رہتی ہے ۔ اس شکایت کا ازالہ بہت ضروری ہے۔ اس کے علاوہ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ہماری ثقافت بہت کمزور ہوگئی ہے۔اس کے علاوہ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ہماری ثقافت بہت کمزور ہو گئی ہے یا ہمارے کوئی ثقافتی دائرے ہیں ہی نہیں۔ آج کل جو ڈرامے یا جس قسم کی بھی چیزیں نشر ہوتی ہیں ان میں ان چیزوں کا شائبہ ہوتا ہے تو جیسا کہ ہنسنے ہنسانے کے لئے اگر آپ عشق عاشقی کا نام لے لیں تو الگ بات ہے لیکن گھروں میں رہنے اور اپنے بچوں کے درمیان بیٹھ کر ٹی وی دیکھنے والے لوگ اچھی طرح جانتے ہیں کہ جب اپنے بچوں کے ساتھ کسی چیز کو دیکھنا چاہتے ہیں تو بہتر یہ ہے کہ وہ معیاری اور اچھی چیز ہو۔

محبت بھی ہماری زندگیوں کا حصہ ہوتی ہے اور اس کو سراسر غلط رنگ میں ہی کیوں لیا جائے۔ بہرحال ٹی وی پر پھر بھی اور channels کی نسبت بہت شائستگی سے پیش کیا جاتا ہے لیکن ہمارے تو چاروں صوبے بہت ہی rich culture رکھتے ہیں۔

اگر ہم چاہیں تو جس طرح پڑوسی ملک سے خائف ہو کر ان کے channels بند کر کے سمجھتے ہیں کہ ہم نے شاید بچوں کے رخ تبدیل کر دیئے ہیں یا ان کے ذہن تبدیل کر دیں گے تو ایسا ممکن نہیں ہے۔ اگر وہ اپنی مذہبی یلغار کرتے ہیں ہم پر تو ماشاء اللہ ہمارا مذہب تو ایسا ہے اگر ہم ان کے پرواگرموں کی چند جھلکیاں یا چند حصے بھی دن میں کسی وقت دکھا دیا کریں تو کوئی حرج نہیں کیونکہ ہمارے بچوں کی دین سے وابستگی ہے اور الحمدللہ کہ وہ پانچ وقت اذانیں سنتے ہیں۔ بیشتر بچے نماز پڑھتے ہیں تو اس کا ان پر کوئی اثر نہیں پڑتا۔ اس کے مقابلے میں اگر آپ اپنی ثقافتی روایات کو پیش کریں اور اس طرح بار بار ایک چیز کا یہ بھی شائبہ نہ ہو کہ آپ کسی کے اوپر مسلط کر رہے ہیں لیکن بہرحال آپ کے دکھانے کو بہت کچھ ہے۔

دوسری بات یہ ہے کہ میڈیا سے اتنا زبردست کام لیا جا سکتا ہے کہ جس طرح آج کل منشیات کو فروغ مل رہا ہے تو اگر ہم اس قسم کے ڈرامے ہلکے پھلکے انداز میں لوگوں کے ذہنوں میں داخل کریں کہ یہ سب کچھ کس طرح غلط ہے اور اس سے گھر کے گھر کس طرح تباہ ہو جاتے ہیں یا جس طرح خودکشی کا سلسلہ چلا ہے لوگ کم حوصلہ ہوئے جا رہے ہیں تو اس طرح ہم

اپنے ڈراموں کے ذریعے حوصلے کا اور ہمت کا سبق دے سکتے ہیں لیکن تمام لوگ اس بات سے آگاہ ہیں کہ شروع دن سے جو لوگ ٹی وی سے منسلک تھے آج تک وہی لوگ موجود ہیں۔ میرا خیال ہے کہ نئے لکھنے والوں کو موقع دیا ہی نہیں جاتا۔ بہتر یہ ہے کہ ہمارے وزیر صاحب اس کو ذرا دردمندی سے لیں اور جو پرانے لوگ ہیں انہیں اس طرح استعمال کریں کہ وہ راہنمائی کے فرائض انجام دیں اور نئے لکھنے والوں کو موقع دیں تو اس سے یہ پتا چلے گا کہ جب ایک نئی ٹیم تیار ہو کر آتی ہے تو اس کی سوچ بھی نئی بہتر اور اپنے زمانے سے مطابقت رکھتی ہے۔ یہ ضروری نہیں کہ آپ پوری ٹیم راتوں رات تبدیل کر دیں۔ آہستہ آہستہ تبدیلی لائیے اور پھر یقیناً آپ کو اس کے مثبت اثرات نظر آئیں گے۔

دوسری چیز ادب کے حوالے سے ہے کہ آج تو ہمارا بچہ ------

جناب چیئرمین: مختصر رکھئے کیونکہ ابھی دس مقرر اور بھی ہیں، دہرائیں مت۔

مسز نگہت مرزا: میرا خیال ہے کہ میں غیر اسلامی باتیں نہیں کر رہی ہوں۔ ادبی لحاظ سے اگر آپ دیکھیں تو ہمارے بچے گھروں میں بھی انگلش میں ہی بات کرنا پسند کرتے ہیں، اردو سے خاصی دوری ہو رہی ہے۔ اگر ہم اس قسم کے ادبی پروگرام پیش کریں جو صرف چند چہروں پر محیط نہ ہوں بلکہ اس کا دائرہ بڑھایا جائے۔ ہم جب اخباروں میں پڑھتے ہیں تو رنگا رنگ ادبی تقریبات ہوتی نظر آتی ہیں لیکن پی ٹی وی پر دیکھتے ہیں تو لگتا ہے کہ چند شاعر اور چند ادیب ہمارے ملک میں موجود ہیں۔ تو ان تمام چیزوں کا ازالہ بہت ضروری ہے کیونکہ پی ٹی وی بے شک چاہے کچھ بھی کر رہا ہو، لوگ اس سے کتنے نالاں اور ناراض ہوں لیکن ایک دلچسپی کی بھی بات رہتی ہے، شائستگی بھی رہتی ہے۔ دوسری یہ ہے کہ سرکاری طور پر اس کو تسلیم کیا جاتا ہے۔

اس کے علاوہ میں پی ٹی وی سے ہٹ کر صرف شیخ صاحب سے ایک بات یہ کہنا چاہوں گی کہ جو کچھ آج ہمارے گھروں میں دکھایا جا رہا ہے جس کا ایوان میں بہت سارے لوگ ہنسی اڑا رہے تھے لیکن میں چاہتی ہو اس چیز کو دردمندی سے دیکھا جائے کہ اگر آدھی رات کو ٹی وی پر کچھ پیش ہو رہا ہے تو وہ کیا اور کیوں ہو رہا ہے۔ کیا اسلامی ملک میں ان چیزوں کی اجازت ہونی چاہئے؟ سعودی عرب میں تمام کیبلز پر پابندی ہے اور وہاں censor شدہ پروگرام ہوتے

ہیں۔ تو کیا ہمارے ملک میں اس قسم کی کوئی چیز پیش نہیں کی جا سکتی؟ شکریہ۔

جناب چیئرمین: شیخ صاحب ابھی دس speakers اور بھی ہیں تو آپ درمیان میں کچھ بولنا چاہیں گے؟ ٹھیک ہے کر دیں پھر اس کے بعد باقیوں کو بھی سن لیجئے گا۔ اور اس کو بعد میں comment کر دیجئے گا کیونکہ یہ اتنی لمبی فہرست ہو جائے گی کہ پھر شاید absorb نہ ہو سکے۔

شیخ رشید احمد: شکریہ جناب چیئرمین۔ مجھے خوشی ہے چیئرمین صاحب کہ لوگوں نے اپنے ایک ادارے کے بارے میں اتنی محبت سے اچھی تجاویز دیں اور سیر حاصل گفتگو کی اور آپ جانتے ہیں کہ یہ ایک ایسا ادارہ ہے کہ جس کے بارے میں ایک طرف وہ لوگ ہیں جو کہتے ہیں جناب کہ آپ کے ٹی وی میں تو مولوی پھنس گیا۔ دوسری جانب وہ لوگ ہیں جو کہتے ہیں کہ آپ فحاشی پھیلا رہے ہیں۔ ایک وہ لوگ ہیں جو کہتے ہیں کہ آپ نے برقعہ پہنا دیا ہے۔ ابھی لیاقت بنگزئی صاحب نے کہا کہ sleeveless shirt پہنی ہوئی تھی - میں بارہ تیرہ ماہ کی کارکردگی اپنے معزز ایوان کے سامنے رکھتا ہوں کہ ہم نے first time in the history of Pakistan جناب چیئرمین! چاروں علاقائی زبانوں کا اپنا channel چلایا۔ جس میں چاروں زبانوں کو مساوی ٹائم دیا ہے تاکہ روز روز کا جھگڑا ہی ختم ہو جائے۔

جناب چیئرمین: یہ بڑا اچھا قدم ہے، ہم بھی وہاں تھے جب آپ نے launch کیا۔

شیخ رشید احمد: جناب چیئرمین! آپ یہ دیکھیں کہ اس کو سندھ اور بلوچستان میں کتنی مقبولیت ملی ہے۔ لوگ کہہ رہے ہیں کہ نئے آرٹسٹ نہیں آ رہے۔ جس دن مجھے یہ ذمہ داری سونپی گئی اس کے کچھ ہی عرصے بعد میں نے جو writer ہیں ' actor ہیں ' actoresses ہیں ' معاون ہیں، سب کی salary میں hundred percent اضافہ کیا۔ جناب first time in the history پی ٹی وی کے چاروں channels 24 hours telecasting bases پر کئے ہیں - first time in the history ہم نے news bulletin چالیس کر دیے ہیں اور اس میں تمام زبانوں کو مساوی وقت دیا ہے۔ ہمارے اس چالیس سال کے ٹی وی میں کسی نے اس کی صحت کا خیال نہیں رکھا، ہم سارے سٹوڈیو نئے بنوا رہے ہیں، ہمارے پاس latest کیمرے ہیں۔

جناب چیئرمین! میں آپ کو یہ بھی گزارش کروں گا کہ اپوزیشن ہمیں credit دے کہ first time کسی گورنمنٹ نے اور باوجود کہ cabinet سے ' President صاحب سے اور Prime Ministerصاحب سے بھی' دنیا میں کہیں ایسا نہیں ہے کہ جس کا print media ہو اس کا electronic media بھی ہو .even not in Britain کوئی آدمی afford نہیں کر سکتا کہ ایک پرائیویٹ sector کسی میڈیا کا اتنی بڑی طاقت بن جائے کہ وہ print media کے مہاتما ہوں اور electronic media میں بھی ہوں۔ ہم نے اس کی بھی اجازت دی ہے۔سات پرائیویٹ channels دیئے ہیں کیونکہ ہم اس ملک میں healthy competition چاہتے ہیں۔ ایک channel کو ابھی اجازت دی ہے' 13 channels pipe line میں ہیں۔ا گر ہمارے ملک کے اپنے 21,22 channels ہوں تو مجھے یقین ہے کہ یہ ایک بڑی بات ہوں گی۔

جناب چیئرمین! میں یہاں اور عرض کرتا چلوں کہ آج قومیں دفاع کے بعد سب سے زیادہ electronic media پر خرچ کر رہی ہیں۔ ہم self sufficient ادارہ ہیں' ہم اپنا خرچ' اپنی ساری income خود generate کرتے ہیں۔یہاں ہمارے بہت سارے لوگوں نے بھی کہا ہے اور میں تسلیم کرتا ہوں کہ ہمارے خبرنامے کا standard وہ نہیں ہے جو ہونا چاہیے۔آدھے گھنٹے میں ساری دنیا کو خوش کرنا بڑا مشکل کام ہے۔یہاں Ministers موجود ہیں' کسی کی ایک سال بعد ، کسی کی دو سال بعد' کسی کی چھ ماہ بعد progress ہوتی ہے۔ یہ منسٹری ایسی ہے جس کو علی الصبح اور شام نو بجے بھی پل صراط سے گزرنا پڑتا ہے۔ جناب چیئرمین! اس سے خوش ہونے کے باوجود first time in the history of Pakistan AJK میں کشمیر کی آزادی کے لئے جو لوگ جدوجہد کر رہے ہیں ان کا کوئی چینل نہیں تھا' جناب باتیں کرنا بڑی آسان ہیں۔ ہمارے پاس کوئی پیسہ نہیں ہے' ہم نے اپنے ریڈیو اسٹیشن کو درمیان میں سے توڑا ہے۔ اسی بلڈنگ میں پانچ تاریخ سے بسم اللہ کر رہے ہیں۔ اللہ سبحان تعالیٰ کرے گا اس میں برکت پڑے گی اور ایک دن آزاد کشمیر کا ٹی وی چینل ایک بہت بڑا independent channel ہو گا اور وہ کشمیریوں کے جذبات کی صحیح طور پر ترجمانی کرے گا۔

جناب چیئرمین! یہاں جو Channel III کے بارے میں کہا گیا۔ اس وقت ہمارے سارے channels satellite پر چلے گئے ہیں۔ آج کی electronic دنیا میں practical بڑا

مشکل کام ہے theoretically آپ باتیں کر رہے ہیں۔ یہاں سات ہزار کا decoder آتا ہے اس میں 700 channels آ گئے ہیں، دبئی سے feed کرا لاتے ہیں۔ ہم DTH پر جا رہے ہیں۔ یہ نہیں کہ ہم نے کسی کا راستہ روکا ہے، پہلے DTH کے لئے پرائیویٹ channels کی open auction کی ہے، شفاف طریقے سے۔ ہمارا خیال تھا کہ دو چار کروڑ روپے میں جائے گی وہ 27,27 کروڑ میں چلی گئی۔ پہلے لوگ ڈراموں کے timing کو آگے اور پیچھے کرتے تھے ہم نے وہ سلسلہ ختم کر دیا۔ ہم نے یہ سلسلہ ہی ختم کر دیا تا کہ کل یہ نہ ہو کہ فلاں کو ٹائم دیا ہے اور ان ممبروں کی جان چھڑا دی ورنہ لوگ ان کو تنگ کرتے تھے کہ ہمیں پرائم ٹائم دلاؤ۔ یہاں ہمارے ایک معزز رکن نے بات کی کہ تین دفعہ اس کو تقسیم کیا جائے۔

جناب چیئرمین ! آپ بتائیں انہوں نے خود پروگرام ۸۰ منٹ کا ریکارڈ کرایا ۔ ڈاکٹر صاحب یہاں تشریف نہیں رکھتے ۔ ۸۰ منٹ کا ایک پروگرام جب میں چلاؤں گا تو لوگ مجھے پتھر ماریں گے ۔ میں نے خود دو دفعہ ٹیلیفون پر ان سے گزارش کی کہ یہ ٹی وی کے آج کے دور میں ناممکن ہے ۔ اور اتنا competition ہے ۔

جناب چیئرمین! پی ٹی وی ، ڈی ٹی ایچ پر 100 channels پر جا رہا ہے ۔ چونکہ گورنمنٹ کی مجبوری ہوتی ہے وہ نوکریوں سے لوگوں کو نکال نہیں سکتے ۔ پی ٹی وی کے آنے والے مہینوں میں اکیاون آدمی سو چینل چلائیں گے ۔ اسی طرح جب ہمارے دوسرے پرائیویٹ چینل آئیں گے تو اگر 50 یا75 کے وہ بھی چینل لائیں گے ۔ تو پاکستان کا اپنا دو تین سو کا set up ہوگا ۔ " دور درشن" وغیرہ کے بارے میں یہاں میرے بہت سارے بھائیوں نے باتیں کی ہیں ۔ میں ان سے عرض کروں کہ ان کو billion rupees کی مدد ملتی ہے ۔ ہم حکومت کے مشکور ہیں کہ کیمروں کے لئے رقم دی ہے ۔ چونکہ ہمارے کیمرے اتنے تھکے ہوئے ہیں ۔ پی ٹی وی کے معاملات اتنے خراب ہو چکے تھے اور سٹوڈیوز کے حالات بھی خراب تھے کہ آئندہ ایک دو سال وہاں کوئی کام نہیں ہو سکتا تھا۔

ہم چاروں صوبائی ہیڈ کوارٹرز میں موجودہ ماڈرن دور کے مطابق سٹوڈیوز کو بہتر بنا رہے ہیں ۔ ہم پرائیویٹ لوگوں کو بھی کہہ رہے ہیں کہ وہ اگر آکر rent پر وہ سٹوڈیوز ڈراموں وغیرہ کے لئے استعمال کرنا چاہتے ہیں تو کریں ۔ ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے ۔

ہم پی ٹی وی ہومز پر جا رہے ہیں - پی ٹی وی entertainment یہ ایک مشکل مسئلہ ہے - یہاں بہت کچھ اس بارے میں کہا جا رہا ہے۔ لیکن میں آپ کو یقین دلاتا ہوں اور میں آج بھی یقین کرتا ہوں کہ پی ٹی وی وہ واحد چینل ہے جس کو ایک گھر میں ماں، باپ، بیٹا، بیٹی کے ساتھ بیٹھ کر دیکھ سکتے ہیں۔ اگر ایک چیز بھی دکھائی جائے جیسے لیاقت بنگزئی صاحب نے کہا کہ مجرا دکھایا جا رہا تھا - میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ میں اس کے خلاف ایکشن لوں گا - ایک چیز میں آپ کے سامنے ذاتی تجربے کی بیان کرنا چاہتا ہوں کہ میں important time کے آگے دین کی بات لاتا ہوں جس میں لوگ react کر رہے ہیں - ڈرامہ، نیوز کے سامنے جب دین کی بات لا رہا ہوں، اگر کوئی حدیث شریف لاتا ہوں یا قرآن شریف کی کوئی آیت لاتا ہوں تو آپ یقین جانیں لوگ اس وقت زیادہ دیکھتے ہیں - یہ غلط criticism ہو رہا ہے - اس وقت لانے سے وہ لوگوں کی توجہ کا زیادہ مرکز بنتا ہے - آج بیک وقت سارے مڈل ایسٹ میں ہم آپ کا خبرنامہ لے آئے ہیں - انشاء اللہ میں اس ایوان کو یقین دلاتا ہوں کہ امریکہ اور لندن میں بھی ہم direct telecast پر جائیں گے اور ہم کوئی بھی مارکیٹ نہیں چھوڑیں گے - ہم نے اس competition کا خود چیلنج قبول کیا ہے - چونکہ میری یہ رائے ہے کہ جب حکومت اور private channels کا مقابلہ ہوگا تو اس میں ہماری صلاحیتیں بھی نکھریں گی اور دوسرے لوگوں کی بھی صلاحیتیں ابھریں گی - دوچیزوں کی نشاندہی کرائی گئی ہے - میں اس سلسلے میں آپ سے عرض کروں گا کہ ہمارے ممبران نے سپورٹس کے بارے میں کہا ہے - الیکٹرانک ایریا اتنی بڑی مارکیٹ بن گئی ہے کہ بی بی سی اور سی این این بھی اردو سروس میں آ رہا ہے - ہمارے پاس نیوز سپورٹس کے لئے اتنے وسائل نہیں ہیں - ہم نے صدر اور وزیر اعظم صاحب سے درخواست کی ہے - عباسی صاحب نے کرکٹ کا حوالہ دیا - کرکٹ بورڈ خود چوالیس ملین ڈالر کا کرکٹ میچ بیچ دے تو ہمارے پاس تو اتنے reserves نہیں ہیں اور نہ ہی پیسے ہیں - یہ ہمارے لئے مشکل ہے - ہم بین الاقوامی طور پر ten sports کے ساتھ جا رہے ہیں یا دو اور چینلز ہم سے بات کر رہے ہیں - خود عدم وسائل کی وجہ سے کرکٹ میچ نہیں خرید سکتے - صدر صاحب نے یہ مہربانی کی ہے کہ اپنے پاکستانیوں کے لئے یہ پی ٹی وی کے پاس رہے گا -

میری ایک بہن نے اکیڈمی کی بہت اچھی بات کی ہے - ہم اس طرف جا رہے ہیں۔ اور

میں ان سے پوری طرح متفق ہوں ۔ واقعی اکیڈمی اچھی چیز ہے اس سے ہمیں بہت سارے نئے talents ملیں گے۔باقی جناب چیئرمین ! میں accept کرتا ہوں -----

جناب چیئرمین: ریٹائرڈ فنکاروں کے لئے ایک فنڈز کی بھی تجویز تھی ۔

شیخ رشید احمد ۔ جناب یہ کلچر منسٹری کے پاس ایک فنڈ ہوتا ہے ۔ that is not under information department ۔ ہم جرنلسٹ کے لئے تو funds رکھتے ہیں لیکن انہوں نے اچھی تجویز دی ہے ۔ میں ان کو یقین دلاتا ہوں کہ یہ میں کیبنٹ میں سمری لے کر جاؤں گا ۔ وزیر اعظم نے جس طرح صحافیوں کے لئے رقم مقرر کی ہے اسی طرح آرٹسٹوں کے لئے بھی فنڈ مختص کئے جائیں ۔ لیکن اس کے باوجود جب مجھے کسی فنکار کی مالی مجبوری کا پتا چلتا ہے اور اس کا پی ٹی وی سے تعلق بھی ہو ۔ اگر اس آرٹسٹ نے اپنی زندگی کا بیشتر حصہ پی ٹی وی کے ساتھ گزارا ہو تو میں کوشش کرتا ہوں کہ خاموشی سے، اس برے وقت میں ایک اچھی amount اس کو پہنچا دی جائے تاکہ اس کا وہ مشکل وقت گزر سکے۔ میں آپ کو یقین دلاتا ہوں جناب چیئرمین صاحب، کہ DTH کے بعد میں سمجھتا ہوں ہم پر load کافی کم ہو جائے گا۔ ایک چیز جس پر وزیر بھی مجھ سے خفا ہیں۔ اکثر Ministers مجھ سے ناخوش ہیں، ہم اس پر سوچ رہے ہیں۔ اگر آپ ایک رولنگ دے دیں تو ہم سینیٹ اور قومی اسمبلی کی کارروائی کے لئے special time علیحدہ کر دیں کیونکہ اگر ایک آدمی بھی miss ہو جاتا ہے تو وہ پھر معاف نہیں کرتا۔

جناب چیئرمین: بے شک کریں۔

جناب شیخ رشید احمد: اگر آپ ایسی رولنگ دے دیں تو ہم اسمبلی کی کارروائی کے لئے ایک علیحدہ ٹائم رکھ سکتے ہیں اور آدھے گھنٹے میں ہم پوری کوشش کر رہے ہیں اور میں آپ کو floor of the House یقین دلاتا ہوں کہ یہ پی ٹی وی کا چالیسواں سال ہے انشاء اللہ تعالیٰ پی ٹی وی ورلڈ کو-----، میں اس ایوان میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ------، اس کے خبرنامے کو internationally اس بلندی پر لے جائیں گے کہ آپ دیکھیں گے اس میں تمام لوگوں کو----، اپوزیشن کو بھی، میں اپوزیشن کو یہ کہتا ہوں کہ ایک سال میں-----، اپوزیشن کے اراکین بیٹھے ہیں، میں پرانا وقت نہیں دہرانا چاہتا، ہمارے دور میں سنتا جا شرماتا جا کا کوئی ڈرامہ نہیں لگا۔

ہمارے دور میں داستان علم، داستان عبرت کے کوئی ڈرامے نہیں لگے۔ اگر کوئی ......criticism آزاد ہیں۔ یہ ضرور ہے کہ ہر گورنمنٹ کی طرح ہم نے بھی گورنمنٹ کی جو private channel سوچ ہے یا گورنمنٹ کی جو رائے ہے یا گورنمنٹ کا جو پروگرام ہے-----، یہ دنیا میں ہر جگہ ہوتا ہے۔ کیا Britian میں نہیں ہوتا؟ کیا امریکہ میں نہیں ہوتا؟ کیا انڈیا میں نہیں ہوتا؟ انڈیا جیسا ملک جس کے پاس سینکڑوں چینل موجود ہیں وہ بھی اپنی government projection کے لئے زیادہ ٹائم لیتا ہے اور وہاں پر بھی اپوزیشن کو یہی شکایت ہے کہ ان کو proper coverage نہیں دی جاتی۔ میں جناب چیئرمین! آپ کو یہ یقین دلاتا ہوں، اس سال میں اگر اللہ سبحانہ تعالیٰ کو منظور ہوا تو پی ٹی وی پر دو چینل اور لائیں گے۔ جب ہمیں گورنمنٹ ملی تو ہم نے اس میں دو چینل کا اضافہ کیا تھا۔ یہ بھی ممکن ہے کہ ہم DTH کے لئے کسی کے ساتھ معاہدہ کر لیں۔ ممکن ہے ہم پچاس چینل اپنے رکھیں اور پچاس چینل مختلف countries کے ساتھ یا اپنے کسی private channel کے ساتھ معاہدہ کر لیں۔ اس کے لئے ہمیں Cabinet کے پاس جانا پڑے گا اور اتنے چینل ہوں گے ، electronic media اتنا تیز جا رہا ہے، آئندہ وقت جو ہے electronic media کا ہے اور ہماری پوری کوشش ہوگی کہ ہر شخص کو entertainment ملے۔ یہاں دین کی بات گئی ہے

جناب چیئرمین: دین اور تعلیم کی بھی۔

جناب شیخ رشید احمد: جی جناب، دین اور تعلیم کی---------

جناب ایاز خان مندوخیل: جناب چیئرمین! یہ کہہ رہے ہیں کہ ہمارے ٹی وی پر Treasury Benches والے مجرا دکھاتے ہیں تو میں ان سے گزارش کروں گا کہ وہ میرا ٹی وی لے لیں اور اپنا مجھے دے دیں۔

جناب چیئرمین: نہیں جی۔ شکریہ۔ جی شیخ صاحب۔

شیخ رشید احمد: جناب چیئرمین! میں اس میں جانا نہیں چاہتا تھا اگر آپ list دیکھیں، اگر آپ نئی درخواستیں دیکھیں تو booster کے لئے ساری کی ساری درخواستیں جو آئی ہیں وہ ان حضرات کی طرف سے آئی ہیں۔ کسی اور سیاسی پارٹی کے کسی آدمی نے یہ درخواست نہیں دی کہ

ہماری screen صاف نہیں دکھائی دیتی۔ ساری کی ساری درخواستیں ہمارے قابل احترام علماء کرام کے حلقہ نیابت سے آئی ہیں ایک درخواست بھی کسی دوسری سیاسی پارٹی کے ورکرز یا حلقہ نیابت سے نہیں آئی ۔اور ہم ان سب جگہ پر لگا رہے ہیں۔ کیونکہ یہ بھی ہماری ضرورت ہے ۔ کہ جہاں دین کا پروگرام دیکھیں وہاں دوسری چیزوں سے بھی مستفید ہوں ۔ شکریہ جناب۔

سید ہدایت اللہ شاہ: جناب چیئرمین! یہ بتائیں کہ کون سے عالم دین کی درخواست آئی ہے ۔ وزیر صاحب ہمیں بتائیں ۔

جناب چیئرمین: وہ جب award ہوں گے تو پتا چل جائے گا۔ ایسی بات نہیں ۔ اگر ابھی کوئی اور speaker ہے تو بول لے ۔ جی ڈاکٹر عزیزاللہ ستکزئی ۔ جی میں آپ کی طرف بھی آ رہا ہوں ایک دو speakers کے بعد آپ کی طرف آ رہا ہوں۔ ڈاکٹر صاحب مختصر رکھیں کیونکہ repeate نہ ہو ۔

ڈاکٹر عزیز اللہ ساتکزئی: شکریہ جناب چیئرمین! مختصر ترین ہوگی ۔جناب والا! دونوں فریقوں نے بات کی میں صرف یہ گزارش کروں گا اور اس لئے مختصر ترین کا لفظ کہا ہے کہ میرے پاس ابھی تک ٹی وی نہیں ہے اور نہ میں جانتا ہوں اس کو ۔ آپ میری بات میں نہ آئیں آپ حیران ہوں گے ۔ بات یہ ہے جناب! کہ بلوچستان کا دارلحکومت کوئٹہ ہے۔بیس میل سے آگے ٹی وی کی کوئی نشریات نہیں جاتی ہے ۔ اور میں ساڑھے چار سو کلومیٹر دور ہوں ۔ یہ حقیقت بتا رہا ہوں مذاق نہیں ہے ۔ جب میں ٹی وی دیکھ ہی نہیں رہا تو میں اس پر کیا تبصرہ کروں۔ البتہ ان کی سنی سنائی بات میں کہہ رہا ہوں کہ ہم لوگ 80% باہر رہتے ہیں اور کھیتی باڑی سے تعلق ہے۔ اس وقت حکومت کی توجہ بھی cotton پر ہے یہ وزیر صاحب نے کہا ہے کہ اللہ اسٹیشنوں میں برکت ڈالیں گے ۔ ہمیں یہ بھی بتائیں کہ بلوچستان میں کتنے booster لگا رہے ہیں ۔ کوئٹہ کے علاوہ ٹی وی کہاں کھول رہے ہیں اور اس کے بعد زراعت پر ان کا کیا پروگرام ہوتا ہے مہربانی کرکے وضاحت فرمادیں۔ یہ میری بالکل مختصرترین بات ہے یہ ذرا اس کی وضاحت کردیں۔ تو میں ان کا بڑا مشکور رہوں گا۔ شکریہ جی ۔

جناب چیئرمین: فرحت اللہ بابر صاحب۔

جناب فرحت اللہ بابر: شکریہ جناب چیئرمین! جو باتیں یہاں ہوئی ہیں ان کو repeat نہیں کروں گا۔ جناب وزیر صاحب نے فرمایا اور یہاں بڑی باتیں ہوئیں کہ Television کی improvement کے لئے کیا کیا کام ہوئے ہیں۔ بڑے نکات اٹھے۔ میں صرف ایک نکتے کی بات کروں گا اور وہ یہ ہے کہ خواہ کچھ بھی کیا جائے پی ٹی وی اس وقت تک improve نہیں ہوسکتا خواہ وہ sports کے پروگرام ہوں' entertainment کے پروگرام ہوں یا خبرنامہ ہو' جب تک competition نہیں ہوگا۔ فاضل وزیر صاحب نے فرمایا کہ 7 private channels کو اجازت دی گئی ہے competition کے لئے' میں سمجھتا ہوں کہ یہ کافی نہیں ہے۔ کیا وہ اس بات پر غور کریں گے کہ ہمارے ہمسایہ ملک کے جو channels ہیں ان کو بھی پاکستان میں دکھایا جائے۔ جن ہمارے دوستوں کو یہ خدشہ ہے کہ cultural invasion ہو گی میں سمجھتا ہوں کہ ہمارا culture ہماری تہذیب' ہماری ثقافت اتنی کمزور نہیں ہے کہ وہ دوسرے ملک کی cultural invasion سےمغلوب ہو جائے۔ میں سمجھتا ہوں کہ پی ٹی وی کے مسائل کا بنیادی حل competition open کرنے میں ہے۔جہاں تک اس چیز کا تعلق ہے کہ cultural invasion ہوگا یا فحاشی ہوگی تو اس کا علاج صرف ڈیڑھ' دو سو روپے میں ہے ایک remote control لے کر کوئی پروگرام آ رہا ہو جس سے یہ متفق نہ ہوں اس کو بند کردیں۔ اس کے لئے کسی پالیسی کی ضرورت نہیں ہے یہ درست ہے کہ و ینھیٰ عن الفحشاء و المنکر لیکن اس کی ابتداء جو ہے اپنی ذات سے شروع کی جائے کہ جو چیز فحش ہو ڈیڑھ سو روپے کے remote control سے اس کو بند کردیا جائے۔ بعض programme ایسے ہوتے ہیں جن کو میں خود family کے ساتھ بیٹھ کر نہیں دیکھ سکتا' میں ان کو بند کر دیتا ہوں اور حقیقت یہ ہے کہ بعض مذہبی پروگرام بھی ایسے ہوتے ہیں جناب چیئرمین! جن کو میں دیکھتا ہوں اور مجھے نہایت افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے' they are more like mediaeval non-sense at public expense. اس کا علاج میں نے تو 150 روپے کے remote control سے ڈھونڈا ہے اور میں سب سے یہی گزارش کروں گا اس کا علاج یہی ہے کہ remote control سے اس کو ختم کیا جائے اور وزیر صاحب سے میری گزارش ہو گی کہ competition کو open کریں۔ شکریہ۔

شیخ رشید احمد: میں ایک بات بھول گیا تھا۔ میں معزز رکن سے عرض کروں گا کہ ابھی Indian channels کھولنے کا میرا کوئی programme نہیں ہے۔

جناب چیئرمین: ڈاکٹر نگہت آغا۔

ڈاکٹر نگہت آغا: شکریہ۔ جناب چیئرمین! News کے متعلق تو وزیر صاحب نے خود بھی کہہ دیا کہ انہیں News پر بہت اعتراض ہے۔ جب PTV پر News آتی ہیں تو وہ یا تو دیر سے آتی ہیں جیسا کہ لوگوں نے بھی point out کیا یا کم آتی ہیں۔ کئی دفعہ میں CNN سے News سن لیتی ہوں پاکستان سے متعلق مگر PTV پر نہیں آتی۔ تو وہ تو انہوں نے خود ہی کہہ دیا ہے کہ ہم improve کریں گے۔

دوسری بات، on the whole PTV بہت زیادہ improve کر گیا ہے لیکن کبھی بھی کوئی چیز perfect نہیں ہوتی اور کچھ نہ کچھ improvements اس میں لانی پڑتی ہیں۔ میرا کچھ اعتراض پنجابی کے programmes پر ہے۔ جتنے بھی پنجابی کے programmes آتے ہیں وہ صحیح پنجابی کو depict نہیں کرتے یعنی پنجابی culture کو depict نہیں کرتے ہیں۔ ان میں اتنی چیخ و پکار ہوتی ہے، اتنے چھوٹے چھوٹے اور بھونڈے قسم کے مذاق ہوتے ہیں حالانکہ پنجابی بہت خوبصورت culture ہے، میں خود بھی پنجابی ہوں، پنجابی زبان بہت خوبصورت زبان ہے، اتنے subtle jokes اس میں ہوتے ہیں پھر ان میں چیخنے کی کیا ضرورت ہے۔ ان میں سوائے چیخنے اور مار کٹائی کے کچھ نہیں دکھایا جاتا۔ یہ پنجاب کا culture نہیں ہے۔ So, please پنجابی کے programmes کو تھوڑا سا improve کریں۔

تیسری بات یہ ہے کہ ہمارے ملک میں بڑی اچھی research ہو رہی ہے۔ ہر قسم کی research ہو رہی ہے۔ وہ TV پر present ہونی چاہیے اور اس پر problems پر discussions ہونی چاہئیں تاکہ باقی لوگ بھی learn کریں اور اس پر research کر سکیں۔ یعنی educational programmes کی ذرا کمی ہے۔ چاہے اس کے لئے separate channels بنائیں یا جیسے بھی ہوسکتا ہے research oriented programmes ہونے چاہئیں کیونکہ اتنی خوبصورت researches ہو رہی ہیں ان کے لئے اتنے اچھے suggestions آ رہے ہیں جو کہ

PTV present نہیں کر سکتا شکریہ جناب۔

Dr. Wasim Shahzad: Sir, on point of personal explanation.

Mr. Chairman: Yes. Dr. Wasim Shahzad sahib.

ڈاکٹر وسیم شہزاد: جناب چیئرمین! محترم شیخ صاحب نے ابھی میرا نام لے کر فرمایا تھا کہ میں نے 80 منٹ کا programme record کرایا تو -----

جناب چیئرمین: نہیں، آپ کا نام تو نہیں لیا تھا انہوں نے۔

ڈاکٹر شہزاد وسیم: نہیں، جناب انہوں نے کہا تھا ڈاکٹر صاحب نے 80 منٹ کا programme record کرایا ہے اور میری ان سے فون پر بات بھی ہوئی تھی، تو اس سلسلے میں گزارش یہ ہے جناب! کہ اس programme میں 8 participants تھے جن میں سے ایک Hindustan Times کا Chief Editor تھا، ایک ہندو اخبار کا Chief Editor تھا، ایک Indian Express کا Chief Editor تھا اور وہ SAARC programme کے حوالے سے تھا، Indo Pak relations اور کشمیر کے حوالے سے تھا۔ اس میں 8 participants اور 25 audience تھے اور وہ 25 بھی participants تھے۔ تو میں بڑے مؤدبانہ طریقے سے شیخ صاحب سے عرض کروں گا کہ اس میں مجھے single out نہ کریں۔ شکریہ جناب۔

Mr. Chairman: Mrs. Gulshan Saeed.

مسز گلشن سعید: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ شکریہ چیئرمین صاحب۔ میں ایک، دو suggestions دینا چاہتی ہوں۔ ایک تو یہ کہ جو ہمارا national channel ہے یعنی PTV اس پر جتنے programmes ہوتے ہیں وہ زیادہ تر prime time میں دکھائے جاتے ہیں۔ مختلف صوبوں کے حوالے سے ان کو نئے programmes بھی دکھانے چاہئیں، اس میں موسیقی اور خاص طور پر میں چاہتی ہوں کہ صوفیانہ کلام دکھایا جائے اور ان کو اچھے singers گائیں جس طرح پہلے ہوتا تھا۔ ہماری موسیقی کو improve کیا جائے۔ پہلے اتنی اچھی موسیقی ہوتی تھی کہ اب بھی آپ اس کو سنیں تو دل چاہتا ہے کہ سنتے رہیں۔ ویسے تو شیخ رشید صاحب نے بہت improve کیا ہے۔ I am very happy about it کہ TV کے کافی channels ہو گئے ہیں، تازہ News بھی

ہر گھنٹے کے بعد سن سکتے ہیں اور اس میں کافی improvement بھی ہونی ہے تو اگر اس میں صوفیانہ کلام اور موسیقی کے بارے میں اچھے موسیقاروں کو موقع دیں اور اچھا کلام اور اچھے artist اگر گائیں تو میرے خیال میں اس میں بہتری ہوگی۔ ایک میری suggestion شیخ صاحب کو یہ ہے کہ جس طرح دوسری ministries کی advisory council ہوتی ہے اس میں بھی ہو۔ اگر یہ چاہتے ہیں کہ ان کو ہر دو تین مہینے کے بعد اچھی suggestions ملیں تو اس میں پارلیمنٹ کے لوگوں کو بھی شامل کر لیا جائے تاکہ ہم سب لوگوں کی suggestions ان کو پہنچا دیا کریں۔ہر دفعہ ان کو یہاں آکر سوال و جواب کے مرحلے سے نہ گزرنا پڑے۔ مطلب یہ ہے کہ ہر کوئی improvement چاہتا ہے اور improvement ہوتی رہے تو بہتر ہوتا ہے۔ تو میرا خیال ہے کہ اگر یہ اپنی advisory council میں کچھ سینیٹ کے لوگ اور کچھ قومی اسمبلی سے ڈال لیں گے تو ہم ان کے شکر گزار ہوں گے۔ شکریہ جی۔

جناب چیئرمین: ڈاکٹر کوثر فردوس۔

ڈاکٹر کوثر فردوس: جناب چیئرمین! PTV کے حوالے سے میں یہ کہنا چاہتی ہوں کہ صحت کے لحاظ سے، تعلیم کے لحاظ سے، دین اپنے لوگوں تک پہنچانے کے لحاظ سے، ان کو تفریح دینے کے لحاظ سے، کیا اس میں ان کی اہمیت کے لحاظ سے وقت کا تعین کیا جاتا ہے؟ مجھے امید ہے کیا جاتا ہوگا، اگر نہیں تو اس طرف توجہ کی جائے۔ دوسری بات میں کہنا چاہ رہی تھی کہ اس میڈیا کو ہم اطلاع کے لئے for information بھی دیکھتے ہیں اور اصلاح کے لئے بھی دیکھتے ہیں کہ ہم اس میں سے جو خرابیاں ہیں، جو بہتری ہے اس کے لئے تجاویز دے سکیں اور خرابیوں کو دور کرنے کے لئے بھی کہہ سکیں۔ میرا خیال ہے یہ ہم میں سے ہر ایک کی ذمہ داری بنتی ہے اور اس کا علاج یہ نہیں ہے کہ ہم remote control سے وہ چینل یا پروگرام بند کر دیں۔

تیسری بات میں کہنا چاہ رہی تھی کہ جو ہمارے معاشرتی مسائل ہیں جس کے لئے ہم من حیث القوم پریشان ہیں کہ صفائی کا فقدان ہے یا اوقات کی پابندی نہیں ہے یا دیانتداری نہیں ہے۔ دینی پروگرام صرف قرآن سنا دینے تک ہی محدود نہیں ہے بلکہ یہ بھی دین کی تعلیمات ہیں جن کو ہمیں اپنے لوگوں تک ڈرامے یا کسی اور پیرائے میں پہنچانا چاہیے کہ اس سے

اصلاح ہو سکتی ہے اور وہ اسلام کی تعلیمات لوگوں تک پہنچائی جا سکتی ہیں جو ہمارے اس ملک کا مقصود تھا۔

چوتھی بات میں کہنا چاہتی ہوں کہ ایک مادہ پرستانہ تہذیب کی طرف جو ہمیں غیر ارادی طور پر لے جایا جا رہا ہے۔ چھوٹی سی مثال ہے وہ کھانا پکانے کی ترکیب جب سکھاتے ہیں۔ اتنا اچھا کچن ہے، اتنے اچھے برتن ہیں کہ بس وہ ایک ایسی ہوک دل میں اٹھتی ہے کہ کب یہ کچن ہمارا ہوگا۔ تو ان چیزوں کو بھی تھوڑا تھوڑا نظر میں رکھا جائے کہ ہماری آبادی کی اکثریت جو ہے وہ کس category سے تعلق رکھتی ہے۔ تو کبھی ان کی ضروریات کو سامنے رکھتے ہوئے اقدامات کا انعقاد کیا جائے۔ شکریہ جناب۔

جناب چیئرمین: جی رضا محمد رضا۔

جناب رضا محمد رضا: جناب چیئرمین! آپ کی مہربانی کا بڑا شکریہ۔ میں شیخ صاحب کو کچھ عرصے سے بعض چیزیں گوش گزار کرانا چاہتا تھا۔ تو آپ نے مجھے مناسب موقع پر بولنے کا موقع دیا۔ جناب! یہ تو حقیقت ہے کہ TV اس جدید عصر میں تعلیم و تربیت کا، معلومات و تفریح کا سب سے موثر ذریعہ ہے۔ انتہائی اہم ذریعہ ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ہمارے جو TV channels ہیں ان کے غیر معیاری ہونے کا ہم نے ایسا اعتراف کیا ہے کہ ہم نے دوسرے ممالک کے بالخصوص انڈیا کے جن کی زبان ہم سمجھتے ہیں، ہم نے ان کے معیاری چینلز کے پروگراموں پر پابندی لگائی ہے۔ تو اس سے ہم یہ نتیجہ نکالتے ہیں کہ چونکہ TV انتہائی اہم ذریعہ ہے اور ان کے پروگرام ہمارے معاشرے کو، اس ملک کے عوام کو متاثر کر رہے ہیں اس لئے ہم نے یہ راستہ نکالا کہ ہم ان کو روک رہے ہیں۔ اس سلسلے میں میری گزارش یہ ہے کہ TV پروگراموں کے سلسلے میں ہمارے ساتھ بالخصوص قوموں کے ساتھ کئی حوالوں سے بڑی زیادتی ہو رہی ہے۔ سب سے بڑی زیادتی تو یہ ہے کہ آپ ہماری قومی زبانوں کو علاقائی زبانیں کہتے رہے ہیں۔ پشتو ایک قومی زبان ہے جو کروڑوں انسانوں کی زبان ہے۔ اسی طرح پنجابی ایک قومی زبان ہے۔ اسی طرح بلوچی ایک قومی زبان ہے۔ سندھی ایک قومی زبان ہے۔ ہم یہ مغالطے کریں نہ اس کا تکرار کریں۔ ہمیں ان قومی زبانوں کو قومی زبانیں ہی کہنا چاہیے۔ دوسری بات یہ ہے کہ شیخ صاحب نے national

TV کا بڑا کارنامہ کیا ہے۔ اس میں جو وقت کی تقسیم ہے۔ میرے خیال میں وقت کی تقسیم اس میں انہوں نے صوبوں پر کیا ہے۔ پشتونوں کی بدقسمتی یہ ہے کہ ہم آدھے بلوچستان کے صوبے میں ہیں۔ اس صوبے کی آدھی آبادی ہماری ہے۔ لیکن وہاں پر پشتو کے لئے کوئی وقت مقرر نہیں اور اسی طرح جو مجموعی طور پر پشتو پروگراموں کا نیشنل network پر پی ٹی وی کے تمام چینلوں پر جو وقت ہونا چاہئے وہ کسی کا نہیں۔ اب پنجابی کے لئے ہندوستان نے انتظام کیا ہے، سندھی کے لئے بھی شاید کیا ہے، جہاں تک دیگر محکوم قوموں کی زبانیں ہیں یا ہماری ثقافتیں ہیں ہماری عوام کو یہ ضرورت ہے کہ اس جدید عصر کے موثر ذریعے سے ہم مستفید ہوں ۔ ہمیں اس سے استفادہ ملے۔ قومی پروگراموں میں، ملکی پروگراموں میں، تو اس سلسلے میں بعض، بہت سارے دوستوں نے بہت اچھی باتیں کی ہیں، معلومات دی تھیں۔ میں سنکزئی صاحب کی اس بات کی تائید کرتا ہوں کہ ہمارے صوبے میں تو پوزیشن یہ ہے کہ شیخ صاحب کے اکثر ٹی وی بوسٹر قائم ہوئے ہیں لیکن وہاں پر کوئی عملہ نہیں۔ ان کو علم ہے کہ وہاں کوئی عملہ نہیں۔ ہمارے بڑے بڑے علاقے ہرنائی تحصیل کی میں بات کرتا ہوں بہت بڑا علاقہ ہے وہاں پر کوئی ٹی وی بوسٹر نہیں۔ ہمارے صوبے کی اکثریت تو ان سے محروم ہے، ان پروگراموں سے محروم ہے۔ اس ملک میں اکثر علاقے ایسے ہیں جہاں ہمارے دیہات غربت کی وجہ سے، پروگراموں کی کمی کی وجہ سے، ان کی زبانوں میں پروگرام نہ ہونے کی وجہ سے، دیکھنے کی لئے کوئی ان کے لئے مواقع نہیں ہیں۔ تو اس سلسلے میں میری گزارش ہے کہ ہم اپنے معیار کو درست کریں۔ صلاحیت ماء شااللہ اس ملک میں موجود ہے۔ آپ نے دیکھ لیا کہ GEO ٹی وی نے، Zee ٹی وی کا مقابلہ کیا ہے۔ اب آپ شیخ صاحب آنکھیں کھول لیں ۔ Zee کے مقابلے میں اور GEO کے مقابلے میں news programmes کوئی نہیں دیکھے گا۔ Geo کو prefer کرے گا اور اس پر believe بھی کرے گا۔ تو ایسی بات نہیں ہے کہ یہاں اس ملک میں صلاحیت نہیں۔ اگر اس نے پابندی لگانے کا طریقہ نکالا ہے تو میں یقین سے کہہ سکتا ہوں کہ کل ان کو افغانستان کے ٹیلی وژن پروگراموں پر پابندی لگانی پڑ جائے گی۔ اس لئے کے افغانستان میں پشتو کا پروگرام آئے گا۔ آپ کا کوئی پروگرام اس کا مقابلہ نہیں کر سکے گا۔ تو آپ اس کے مقابلے میں کوئی طریقہ نکالیں گے ۔ تو بہتر یہ ہوگا کہ آپ صلاحیت develop کریں اور ملاؤں صاحبان کی خدمت میں

بھی میں عرض کرتا ہوں کہ وہ زمانہ اب گزر گیا ہے کہ آپ پابندیاں لگائیں گے ٹی وی پر' افغانستان میں ٹی وی پر خود کشیاں دکھائیں گے کھمبوں پر لٹکائیں گے اب آپ کو دیکھنا ہوگا اور آپ نے بڑی بڑی باتیں مشرف صاحب کی تسلیم کی ہیں۔

Mr. Chairman: Please be relevant to the issue.

جناب رضا محمد رضا: relevant ہے جناب۔ دیکھیں جناب جب آپ ان کے تمام احکامات کی تائید کرتے ہیں' ان کو آئینی تحفظ فراہم کرتے ہیں تو ان میں یہ پروگرام شامل ہیں وہ کہتے ہیں کہ ہم نے ایک modern state بنانا ہے۔ modern state بنانے کے لئے سب سے موثر ذریعہ یہ پی ٹی وی ہوگا۔ modern state کے لئے mind تبدیل کرنا ہوگا' ذہنیت تبدیل کرنا ہوگی اور جن ذرائع سے ٹی وی پروگراموں سے شیخ صاحب کو مزید بھی وہ زحمت دیں گے کہ آپ اپنی سوسائٹی کو زیادہ جدید بنائیں۔ زیادہ liberal بنائیں اور ایسے programmes دکھائیں اپنے معاشرے کو جس سے ہم دنیا میں یہ ثابت کر سکیں کہ ہم دہشت گرد نہیں ۔ ہم بنیاد پرست نہیں' ہم تنگ نظر نہیں اور ایسے programmes اب شیخ صاحب کو اور بھی کرنے ہونگے تو اس سلسلے میں جناب میری گزارش ہے کہ پشتو' بلوچی' براہوی' سرائیکی' سندھی ' پنجابی یہ اس ملک کی قوموں کی زبانیں ہیں۔ ان کو equal time دینا چاہیے۔ مواقع دینا چاہئیں یہ خوشی کی بات ہے کہ وہ 100 channels ہمیں provide کریں گے۔ ہر قوم کے اپنے channels ہونے چاہئیں' جس میں جتنا بھی وہ چاہیں 24 hours اپنے پروگرامز پیش کریں۔ قومی programmes پیش کریں اپنی ثقافت پیش کریں یہ جو آپ مجرے سے ڈرتے ہیں پشتو میں "اتنڑ" ہوتا ہے ہماری عورتیں بھی "اتنڑ" کرتی ہیں ہم چاہتے ہیں کہ اب ٹیلی وژن پر آجائے مردوں کی بھی' عورتوں کی بھی۔ اس سے کوئی گھبرانے کی ضرورت نہیں ہے ہماری کلچر ہے اور ہم فخر کرتے ہیں اور یہ بڑی توانا culture ہے اس پر ہم مقابلہ کر سکتے ہیں انڈیا کا۔ انڈیا کے مجروں کا۔ اگر آپ نے مقابلہ کرنا ہے شیخ صاحب کو علم ہے افغانستان کے ٹی وی پر جو کچھ نشر ہوتا رہا' جو پروگرامز وہ کتنے معیاری تھے۔ آج بھی وہ پشتو گیت مالا جس کو لوگ بولتے ہیں مارکیٹ میں ان کی cassettes بکتی ہیں۔

جناب چیئرمین: آپ مختصر کریں۔

جناب رضا محمد رضا: میری مختصر بات یہ ہے کہ شیخ صاحب یہ مہربانی فرمائیں کہ ہماری تمام قوموں کی زبانوں کو full time دیں۔ ہمارے صوبوں کے پشتون کو P.T.V پر وقت دیں اور ہمارے تمام بند T.V Boosters کو چلائیں۔ جہاں عملہ نہیں ہے، وہاں عملہ متعین کریں۔ آپ ملاؤں کی ہر ایک درخواست منظور کریں گے۔ لیکن ہمارا اس floor پر یہ مطالبہ ہے کہ ہرنائی جو ایک بڑا advance علاقہ ہے، زرعی علاقہ ہے، انتہائی اہم علاقہ ہے، جہاں پر باقاعدہ طور پر انگریز دور میں ریلوے لائن بچھائی گئی تھی، جس کی زراعت کا اس ملک میں بڑا share ہے، وہاں مہربانی کرکے T.V Booster کا انتظام کریں۔

جناب چیئرمین: آپ اب اپنی تقریر ختم کریں۔

جناب رضا محمد رضا: وہاں T.V Booster کا انتظام کریں۔ بہت شکریہ۔

جناب چیئرمین: شکریہ۔

جناب مہیم خان بلوچ: جناب چیئرمین! میں بہت مختصراً بات کروں گا۔ مجموعی طور پر معزز ممبران نے P.T.V کے جتنے channels ہیں، ان کے متعلق بات کی ہے۔ان پروگراموں میں شخصیات کو اہمیت دی جاتی ہے لیکن مجموعی طور پر تمام سیاسی پارٹیوں اور political لوگوں کو merit کے لحاظ سے نمائندگی نہیں دی جاتی اور نہ ہی انہیں دکھایا جاتا ہے۔ یہ ایک افسوس کی بات ہے۔ پارٹی چاہے بڑی ہو یا چھوٹی، ظاہر بات ہے کہ وہ اپنی ایک حیثیت رکھتی ہے۔ ایوان میں اس وقت ہم جتنے ممبران ہیں، یہ سب Senators ہیں۔اس کے ساتھ ساتھ یہ سب political لوگ ہیں۔ ہم کہتے ہیں کہ P.T.V پر سب کی نمائندگی برابری اور انصاف کی بنیاد پر ہونی چاہیے۔ میں یہ بھی کہتاہوں کہ علاقائی پروگراموں کی کمی ہے بلکہ صوبائی level پر بھی کمی ہے۔ میں مثال کے طور پر کہتا ہوں کہ اسلام آباد میں ایک شخص کے لئے معمولی سا کوئی seminar ہوتا ہے، وہ P.T.V seminar پر بڑے اچھے انداز میں دکھایا جاتاہے لیکن بلوچستان یا دوسرے چھوٹے صوبوں میں جو seminars مختلف سیاسی issues پر ہوتے ہیں، وہ T.V پر نہیں دکھائے جاتے ہیں۔ یہ بھی ایک افسوس کی بات ہے۔

میں اپنے صوبے کے حوالے سے کہتا ہوں کہ ہمارے ساتھ P.T.V کے حوالے سے کتنی زیادتی ہوتی ہے، اس کی ایک مثال میں اپنے فاضل وزیر شیخ صاحب کے noticeمیں لانا چاہتا ہوں اور وہ اس کو note کریں۔ پچھلے سال 15 جولائی کو قلات میں ہماری پارٹی کا ایک بہت بڑا جلسہ ہوا۔ اس سلسلے میں، میں نے وہاں کے متعلقہ Manager سے رابطہ کیا۔ انہوں نے ہمیں عملہ دیا اور اسے ہم اپنی گاڑی میں لے گئے۔ انہوں نے اس جلسہ کو picturise کیا۔ ہم دو دن تک انتظار کرتے رہے لیکن اس بڑے مجمع کو P.T.V پرنہیں دکھایا گیا۔ لہذا میں آج اس ایوان میں وزیر صاحب سے کہتا ہوں کہ وہ اس record کو نکالیں اور اسے P.T.V پر دکھائیں۔ اگر میرا موقف ایوان میں کمزور ہے تو اسی ایوان میں، میں اپنے موقف کو واپس لیتا ہوں۔ اگر میرا موقف درست ہے کہ واقعی ہمارے ساتھ زیادتی ہوئی ہے تو اس سلسلے میں وزیر صاحب انکوائری کریں کہ یہ ہمارے ساتھ کیوں زیادتی ہوئی ہے۔

دوسری بات میں یہ کہتا ہوں کہ مثال کے طور پرہم بلوچستان سے تعلق رکھتے ہیں، ٹھیک ہے بقول بہت سارے دوستوں کےبلوچستان کے عوام ان پڑھ ہیں۔ لیکن ہم سیاسی بصیرت تو رکھتے ہیں، سیاسی جرات رکھتے ہیں۔سیاسی صلاحیت رکھتے ہیں۔بات کرنے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔ حقائق کو سمجھنے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔ P.T.V کے مختلف channels پر مختلف مسائل پر گفتگو کرنے کے لئے نمائندگی دی جاتی ہے لیکن ہم دیکھ رہے ہیں کہ چند چہروں کو ہی بار بار یہ موقع دیا جاتا ہے خواہ ان کا تعلق سندھ ،پنجاب ، Frontier یا بلوچستان سے ہے۔ جناب والا! ہمیں موقع کیوں نہیں دیا جاتا؟ ہم نے کیا گناہ کیا ہے؟ کیا ہم اس قابل نہیں ہیں؟ کیا ہم بول نہیں سکتے؟ کیا ہم سمجھ نہیں سکتے ؟ میں کہتا ہوں کہ ہمیں موقع دینا چاہیے۔ ہم بلوچستان سے سینیٹ میں آئے ہیں۔سینیٹ کے حوالے ہمیں P.T.V پر بھی آنے کا موقع ملنا چاہیے تاکہ ہم بلوچستان کے عوام کی نمائندگی کر سکیں۔ وہاں کے غریبوں کی نمائندگی کرسکیں ۔ پسماندہ علاقے کی نمائندگی کریں تاکہ وہ بہتر انداز میں ہمارے موقف کو دیکھیں کہ ہم ایوان کے اندر اور ایوان کے باہر وہاں کے مسائل کے حوالے سے کیا باتیں کر رہے ہیں۔ ہمیں اس سلسلہ میں موقع نہیں دیا جاتا ہے - یہ بھی ایک امتیازی سلوک ہے۔

میرے دوست کہتے ہیں کہ کوئی ایک مثال دوں -میں عرض کرتا ہوں کہ ہم پاکستانی

ہیں - ہر جگہ ہم کہیں گے کہ ہم پاکستانی ہیں، اس میں کوئی حرج نہیں بلکہ اس پر خوشی ہے لیکن پاکستان کے اندر بہت سی نسلیں، بہت ساری قومیتیں آباد ہیں، ان کی صدیوں سے جغرافیائی ' تاریخی 'لسانی اور ثقافتی حوالے سے ایک پہچان ہے - اس پہچان کو آپ ختم نہیں کرسکتے۔اس کی پہچان کا احترام ہونا چاہیے۔ لیکن مجھے افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ P.T.V پر بلوچی کے نام پر ایک dance' میں اسے dance نہیں کہوں گا ،ہم بلوچی میں اسے چاپ کہتے ہیں۔dance کے نام پر آٹھ دس نوجوان اس انداز میں دکھائے جاتے ہیں کہ ہمارے سر اور آنکھیں نیچی ہو جاتی ہیں۔میں کہتا ہوں کہ چاپ ہماری بہت پرانی ثقافت ہے۔ میں اس کو picturise کرکے دوں گا کہ یہ آپ دکھائیں۔ بلوچی چاپ یہ ہے - آپ اس کو بلوچی ڈانس کہیں یا چاپ کہیں میں اس کو دکھاؤں گا کہ اس میں کتنا ادب ہے، کتنی ثقافت ہے، اس میں کتنی اچھائیاں ہیں۔ ایسے سستے داموں بلوچی نوجوانوں کو بلوچوں کے نام پر جو بلوچی آداب سے واقف نہیں ہیں ' ان کو ٹی وی پر بلوچی کے نام پر نہ لائیے - اس کے علاوہ میں کہتا ہوں کہ بلوچستان میں معدنیات بہت ہیں - میں بہت دفعہ Geological Survey of Pakistan کے پاس گیا ہوں۔ میں صرف اپنے ڈسٹرکٹ کی بات کرتا ہوں - ڈسٹرکٹ چاغی کی بات کرتا ہوں - آپ سینڈک پراجیکٹ کو چھوڑیں - تقریباً ایک تحصیل نوکنڈی جو ۱۰۰ میل لمبی ہے - وہاں لوہا بھی ہے ' وہاں گندھک بھی ہے، وہاں تانبا بھی ہے، وہاں زنک بھی ہے - Geological Survey of Pakistan والے کہتے ہیں کہ ہم نے بہت سی معدنیات کا سروے کیا ہے اور ہمارے record میں موجود ہے لیکن نشرو اشاعت کے حوالے سے وہ پورے پاکستان کو دکھانی چاہیے - آج تک پی ٹی وی نے یہ زحمت نہیں کی کہ کوئی team جائے وہاں Geological Survey کے حوالے سے جو معدنیات ہیں ان کے حوالے سے -----

جناب چیئرمین : مہیم خان صاحب ایسے پروگرام ہیں - Geological, copper, iron یہ پروگرام ہیں۔

جناب مہیم خان بلوچ : میں سمجھتا ہوں کہ یہ چیز پروگرام میں شامل کی جائے۔ پورے پاکستان کے جو پسماندہ علاقے ہیں اور معدنیات کے حوالے سے جو پراجیکٹ ہیں '

agriculture کے حوالے سے یا اس حوالے سے ان کو وہاں پکچر میں لائیں تاکہ عوام دیکھیں کہ یہاں کیا کیا ذخائر موجود ہیں کیا کیا دولت موجود ہے کیا کیا سونا موجود ہے تاکہ وہ جو چھپا ہوا ہے اس کو استعمال میں لا کر عوام کو دیا جائے - یہ بھی PTV کا فرض ہے -انہی الفاظ کے ساتھ میں یہ بھی کہوں گا کہ یقینی طور پر PTV کے پروگرام قدرے اچھے بھی ہیں-ہم اس کا احترام بھی کرتے ہیں-

جناب چیئرمین:مسٹر محمد اکرم -

جناب محمد اکرم : شکریہ جناب چیئرمین صاحب- میں زیادہ وقت نہیں لوں گا - صرف میں یہ کہنا چاہوں گا کہ کسی بھی ادارے کی کارکردگی کو بہتر بنانے کے لیے اس کی حوصلہ افزائی کی بھی سخت ضرورت ہوتی ہے - In the overall cotext PTV has done a commendable job. It is the part of government policy

اگر آپ PTV کی پچھلے کئی سالوں کی کارکردگی کو دیکھیں تو ہر لحاظ سے' ہر area میں PTV نے ایک نمایاں کارکردگی دی ہے- نئے channels متعارف کرائے ہیں - hourly News, News up date, sports coverage ان ساری چیزوں کو آپ consideration میں لیں تو میرا خیال ہے PTV نے کافی progress کی ہے - ٹھیک ہے weak area بھی ہوتے ہیں - ہر چیز میں improvement کی بھی ضرورت ہوتی ہے لیکن میں سمجھتا ہوں کہ ہمیں یہ نہیں بھولنا چاہیے اور جو چیز انہوں نے بہتر کی ہے اس کو بھی acknowledge کرنا چاہیئے -

ایک area of concern ' PTV کےحوالے سے یہ ہے کہ ہم جو دنیا بھر میں سفر کرتے ہیں اور جاتے ہیں وہاں میں نے دیکھا ہے کہ آج کل کا زمانہ پروپیگنڈے کا ہے - میڈیا کافی آگے نکل گیا ہے -یہی آپ کا image بناتا ہے یہی آپ کا image بگاڑتاہے - آج پاکستان جو مشکل حالات سے دوچار ہے - خاص طور پر صدر صاحب نے Joint Parliament کے اجلاس میں جن چیزوں کی نشاندہی کی اور پاکستان کو جن حالات کا سامنا ہے اس میں PTV کی ذمہ داری سب سے زیادہ بڑھ جاتی ہے -دنیا بھر میں پاکستان کےمتعلق ایک تاثر قائم ہوا ہے اس کے لیے پاکستان ٹیلی وژن کی خاص ذمہ داری بنتی ہے کہ وہ دنیا میں لوگوں کو صحیح حقائق سے

آگاہ کرے ۔پاکستان کی گورنمنٹ کی efforts سے آگاہ کرے ۔ پاکستان کی گورنمنٹ اور پاکستان کے لوگوں کے مزاج' ان کی سوچ کی صحیح عکاسی کرے ۔so much so کہ میں اس چیز میں technical expert تو نہیں ہوں لیکن میں نے اتنا ضرور دیکھا ہے' خاص طور پر گلف ممالک میں' حالانکہ کہتے ہیں کہ گلف ممالک میں PTV کا بہت زیادہ expansion ہو چکا ہے لیکن ابھی تک بڑے بڑے نامی گرامی ہوٹلز میں PTV کا کوئی وجود نہیں ہے ۔In comparison to that چیئرمین صاحب' اگر آپ دیکھیں زی ٹیلی ویژن' سونی دنیا بھر میں جتنے بھی انڈین چینلز ہیں' ان کو ہر ہوٹل میں دکھایا جاتا ہے ماسوائے PTV کے۔

جناب چیئرمین : وہ number of viewers کی وجہ بھی ہو سکتی ہے۔ ان کی population کے حساب سے نفری زیادہ ہے۔ I think quality بھی کم نہیں ہو گی it could be a function of population.

جناب محمد اکرم : مگر جناب چیئرمین! میں پھر یہی کہوں گا کہ یہ ضروری ہے۔ وہاں جو لوگ ہیں ہم ان سے ملتے ہیں' ان سے بات چیت کرتے ہیں' ان کی رائے لیتے ہیں۔ ان کو ہماری .ground realities ہماری progress ہماری سوچ' ہماری policies کے متعلق اتنی چیزوں کی information نہیں ملتی' اس لئے وہ سمجھ نہیں پاتے۔ ہاں البتہ پاکستانی ادھر ادھر سے' بیچارے کہیں نہ کہیں سے دیکھ لیتے ہیں' خبریں وغیرہ سن لیتے ہیں' اخبار پڑھ لیتے ہیں۔ لیکن international world کی طرف اصل focus کی ضرورت ہے۔ وہاں آپ دیکھیں گے کہ ہماری coverage بہت محدود ہے۔ وزیر صاحب نے تو acknowledge بھی کیا ہے کہ UK اور USA کے اندر ہمیں expansion کی ضرورت ہے۔ میں سمجھتا ہوں یہ بڑی اچھی بات ہے کہ انہوں نے اس چیز کو ذہن میں رکھا ہوا ہے اور ان کے یہ ارادے ہیں کہ ادھر expansion کی جائے۔ لیکن اس میں وقت کی بھی بڑی شدید کمی ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ آج کے حالات میں یہ PTV کی ضرورت ہے تاکہ یہ یورپ اور developed countries کے اندر پاکستان کی صحیح عکاسی کر سکے۔ اس کے لئے وقت کی سخت ضرورت ہے۔ اس میں جتنی جلدی ہو سکے PTV کو expand کرنا چاہیے۔ خاص طور پر جب ہمارے پڑوسی ملکوں کی طرف سے ایک propaganda چلتا

ہے اس کو counter کرنے کے لئے PTV پر بہت اہم ذمہ داری ہے۔ پھر میں کہوں گا کہ PTV کی جو performance ہے، وہ comparatively بہتر ہے۔ since the inception of the PTV اس کو اگر آپ compare کریں اور آج کے حالات دیکھیں اس میں comparatively بہت progress ہے۔ ہمیں ان کی حوصلہ افزائی بھی کرنی چاہیے اور ان چیزوں کی طرف توجہ دینے کی بھی ضرورت ہے۔ اس سے زیادہ میں کچھ نہیں کہنا چاہوں گا۔

جناب چیئرمین: ممتاز بی بی صاحبہ۔

محترمہ ممتاز بی بی: شکریہ جناب! میں صرف اتنا کہوں گی کہ سب programmes ہونے چاہئیں مگر ہمیں اپنی گفتگو، مکالموں، لباس اور حرکات میں اپنی تہذیب، اپنی اقدار، اپنی روایات کا لحاظ رکھنا چاہیے۔ جو لوگ مادر پدر آزاد ہیں ان کے لئے تو کئی channels ہیں، ایسے programmes دیکھنے کے لئے۔ مگر ایسا channel جو ہمارے گھر اور ہماری قدروں کا امین ہے وہ PTV ہے۔ ہمارا پاکستانی تشخص ہمیشہ برقرار رہنا چاہیئے۔ جناب چیئرمین! میں آپ کی بے حد شکر گزار ہوں۔

Mr. Chairman: Sheikh Sahib, would you like to comment on the remaining speakers?

شیخ رشید احمد: جناب چیئرمین! میں آپ کی وساطت سے یہ یقین دلاتا ہوں۔

Mr. Chairman: Akbar Khawaja Sahib, but please keep it brief now.

Dr. Muhammad Akbar Khawaja: Just a couple of observations sir. First one, that there is a perception that the news channel of PTV is a very biased.

میں اس کی آپ کو دو چھوٹی سی examples دیتا ہوں۔ ۸ فروری ۲۰۰۳ء کو جب سینیٹ کے الیکشن ہو رہے تھے۔ صوبائی الیکشن کمیشن نے چار Technocrats کو uncontested winners declare کیا تو شیخ صاحب کی Ministry نے تین Technocrats جو گورنمنٹ

سے تعلق رکھتے تھے ان کو almost 24th February تک on alternate days coverage
دی اور چوتھا جو اپوزیشن سے تھا اس کو بالکل coverage نہیں دی۔ یہاں تک کہ پی ٹی وی کے ایک employee نے call کیا کہ sorry ہم آپ کو cover نہیں کر سکتے اس لئے کہ آپ کا تعلق پاکستان پیپلز پارٹی سے ہے۔

دوسری بات شیخ صاحب نے یہ جو کہا ہے کہ پارلیمنٹ کے لئے وہ special hours allocate کریں گے I really commend and I appreciate it I think it is a very good suggestion لیکن چیئرمین صاحب! جب تک پارلیمنٹ کی coverage کے لئے پی ٹی وی کی monopoly رہے گی اور جب تک private channels کو اجازت نہیں ہو گی، میرے خیال میں کیمرے کا رخ ادھر ہی ہو گا۔ پارلیمنٹ میں ایک hour ہو یا دو hours ہوں۔ مجھے افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ الیکشن کے کئی ایسے results دکھائے گئے اور خصوصاً referendum کے، جو پہلے سے engineered تھے پی ٹی وی نے اپنا اور butter لگا کے ان کو re-engineer کر دیا تو I hope وہ تھوڑا سا انصاف سے کام لیں گے۔ جہاں تک ان کے اچھے programmes کا تعلق ہے میں really commend کرتا ہوں ڈاکٹر عبداللہ ریاڑ نے PTV World کو ------- اور شیخ صاحب نے خود جو چار regional programmes شروع کئے ہیں I really commend, thank you Mr. Chairman.

جناب چیئرمین: جی شیخ صاحب اس کے بعد اب کوئی نہیں۔ جو میرے پاس list پر نام تھے وہ ختم ہو گئی ہے۔

محترمہ کلثوم پروین: شکریہ جناب چیئرمین، میرا شیخ رشید صاحب سے ایک سوال ہے، کہ ویسے تو پاکستان ٹیلی ویژن نے کافی ترقی کی ہے اگر 1972 کے اور آج کے پروگرام دیکھے جائیں تو کافی زیادہ change ہے۔ مگر ایک چیز جو میں ان کے علم میں لانا چاہتی ہوں، اشتہارات کے متعلق ہے۔ اشتہارات شاید ٹی وی کے لئے ضروری ہیں کیونکہ وہ income کا ذریعہ بھی ہیں۔ مگر کچھ اشتہارات ایسے ہیں جو ان اوقات میں نہیں دکھانے چاہئیں۔ جیسے بہبود آبادی کے اشتہار ہیں۔ چھوٹے بچے اور سٹوڈنٹ کے پروگراموں کے اوقات کے درمیان ان کو دکھانا مناسب نہیں

ہے۔ کوئی چابی والا اشتہار، اس قسم کے اشتہارات کو ان اوقات میں نہیں دکھانا چاہئیے۔ اگر دکھانے بہت ضروری ہیں تو ان کو ساڑھے گیارہ بجے کے بعد دکھائیں تاکہ جس کی مرضی ہو وہ دیکھے جس کی مرضی ہو نہ دیکھے۔ شکریہ جناب۔

شیخ رشید احمد : جناب چیئرمین، کیونکہ پی ٹی وی ایک سرکاری ادارہ ہے اس کی بعض مجبوریاں ہوتی ہیں۔ اگر کوئی delay دکھاتے ہیں۔ private channel تو دکھا سکتا ہے کہ جہاز گر گیا، سارے ملک میں افراتفری پیدا کر سکتا ہے۔ کوئی جہاز نہ بھی گرا ہو تو کہہ دیتے ہیں کہ پی آئی اے کا جہاز گر گیا ہے۔ بہت ساری چیزیں دکھا سکتے ہیں۔ گورنمنٹ کے بعض مسئلے ایسے ہوتے ہیں جب تک confirm اور authentic news نہ آئے اور اس کی confirmation نہ ہو اس وقت تک on air گورنمنٹ کا ادارہ نہیں جا سکتا اور دنیا اسی ادارے کو authentic تسلیم کرتی ہے جب وہ یہ خبر صحیح دیتا ہے۔ جہاں تک یہ ابھی کہا گیا کہ پی ٹی وی signals اب internet پر بھی، web site پر بھی whole over the world available ہے ۔ آج کی دنیا میں internet ہر ایک کے پاس ہے۔ یہاں پر بلوچستان سے کہا گیا 100% channel III کو terrestrial اس کے 10 transmission سے 20 کرنے لگے ہیں تاکہ 100% اس کا area increase ہوجائے اور ہمیں واقعی اشتہارات کی ضرورت ہے کیونکہ ہم خود اپنے --- پچھلے سال ہماری 1972 million ملین income تھی اس سال ہم نے 2153 ملین آمدن کی ہے۔ ہماری earning جو ہم نے کی ہے وہ دو ارب ہے یہ آپ زیادہ سمجھتے ہیں گو کہ میں بھی شیخ ہوں لیکن یہ ذرا بڑی رقم ہے آپ اس کو زیادہ سمجھتے ہیں۔

جناب چیئرمین : چھوٹی رقم ہے آپ کے لئے۔

شیخ رشید احمد : جی ہاں، جناب چیئرمین، میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ جب یہ کمیٹیاں بنیں گی ان کی رائے کا احترام ہوگا اور وہ لوگ جو رائے دینا چاہتے ہیں۔ آپ کے علم میں ہے کہ منسٹر ان کمیٹیوں کے تابع ہوتا ہے۔ جب یہ کمیٹیاں بن چکی ہوں گی اور اس وقت ان کی جو رائے ہوگی اس کو ملحوظ خاطر رکھا جائے گا ۔ میں نے تمام suggestions نوٹ کی ہیں اور مجھے صرف ایک چیز کا دکھ ہے کہ بعض ممبران نے ابھی بھی علاقائی۔ اس علاقائی زبان کا اگر پچھلی

اسمبلیوں کے ریکارڈ اٹھا کر دیکھیں تو ایک ہی سوال کی بھرمار ہوا کرتی تھی کہ علاقائی زبان۔ اسی لئے ہم نے فیصلہ کیا کہ علاقائی زبانوں کا ایک علحیدہ چینل ہو جائے۔ بجائے اس کے میں سمجھتا ہوں کہ اتنا بڑا کام کیا ہے۔ آپ دیکھیں جناب چیئرمین، ابھی ہم اس کو اشتہارات کے لئے بھی نہیں دے کر گئے۔ ایک دو مہینے تک دے کر جائیں گے۔ کیونکہ ابھی وہ popular ہو رہا ہے ورنہ ہم یہ چاہ سکتے تھے کہ علاقائی وقت کی بجائے اس کو بھی publicity weapon کے طور پر، اپنی earning کے طور پر اس کو استعمال کریں، اگر ضرورت محسوس ہوئی تو کی جائے گی۔ میں سمجھتا تھا کہ اس چیز کی سب سے زیادہ appreciation ہوگی کہ ہم نے ایک علاقائی زبانوں کا چینل اپنا بنا دیا تاکہ ہر علاقائی زبان میں پروگرام نشر ہو سکیں۔

جناب چیئرمین، میں معزز اراکین کے نوٹس میں لانا چاہتا ہوں کہ چینل ہم نے پہلے بند نہیں کئے تھے۔ چینل پہلے انہوں نے بند کیا تھا۔ پھر ہم نے بند کیا۔ جناب آپ سمجھتے ہیں کہ revenue کے معاملات اگر settle ہو جائیں۔ میں پریس سے بھی کہوں گا کیونکہ حالات ایسے جا رہے ہیں مجھے یہ بات نہیں کہنی چاہیئے۔ میرا خیال ہے جناب چیئرمین، میں اس کو یہیں پر رہنے دوں۔ نہ ہی بات کروں تو مناسب ہے۔ کیونکہ یہاں پر بہت سارے چینلوں کے مختلف interest ہیں۔ صرف پی ٹی وی ایک چینل ہے اس میں جتنی بھی برائی ہو، یا جتنی بھی اچھائی ہو، یہ پاکستان کا چینل ہے۔ پاکستان کے مفادات، پاکستان کے نظریات، پاکستان کی حقیقی نظریاتی اساس کی حفاظت کرے گا۔ شکریہ جناب چیئرمین۔

ڈاکٹر عزیز اللہ ساتکزئی : جناب چیئرمین، زراعت کے متعلق انہوں نے کچھ نہیں کہا۔

شیخ رشید احمد : یہ آدھا شہر کہتا ہے یہ کیا ہے۔ زراعت کو بھی دکھا دیں گے۔ اگر آپ کہیں تو زراعت بھی دکھا دیں گے جی لیکن اگر آپ عوام کی رائے دیکھیں جو میں نے پہلے عرض کیا کہ ٹی وی ایک ایسا ادارہ ہے جس کے پروگرام پوری قوم different problem اوقات پر دیکھتی ہے۔ اس کا ایک ہی حل ہے کہ اتنا پروگرام ہو کہ ہر آدمی جو اپنا channel دیکھنا چاہے اس کو ٹی وی پر available ہو۔ یہ ہم پورا کریں گے انشاء اللہ۔

جناب چیئرمین: ایک اہم point تھا کہ بلوچستان میں coverage بڑھائی جائے کیونکہ یہ ہمارے بلوچستان کے ساتھیوں کا main point تھا اور سرحد میں بھی -

جناب مہیم خان بلوچ: جناب ہم نے اپنے کلچر کی بات کی تھی۔

جناب چیئرمین: ابھی بتاتے ہیں آپ کو۔ وہ جو لباس کی بات کی تھی کہ لباس جو تھا وہاں کے کلچر سے منسلک نہیں ہے۔ یہ ایک مہیم خان صاحب نے بات raise کی تھی۔

شیخ رشید احمد: جناب چیئرمین! جو چار کے چار channel ہیں ہم انہیں ایشیا سیٹ پر لے گئے ہیں۔ اب Terrestrial کا جو مسئلہ ہے بلوچستان میں، میں نے ابھی آپ کے سامنے عرض کیا کہ 100 percent اس میں اضافہ کر رہے ہیں۔ اس کے باوجود بھی بلوچستان کا کچھ علاقہ رہ جائے گا۔ لیکن جوں ہی فنڈ میسر آئے، میں ایوان کو یقین دلاتا ہوں کہ اس کو بھی cover کریں گے۔

جناب چیئرمین: مہیم خان صاحب کا جو point تھا کہ وہاں پر کوئی لباس صحیح نہیں تھا۔ وہ آپ وزیر صاحب کو بتا دیجئے گا تو .I am sure he will attend to it -

جناب مہیم خان بلوچ: جو لباس کے نام پر دکھایا جا رہا ہے وہ ہمارے بلوچی کلچر کی کردارکشی ہے۔ سب سے پہلے میں نے کہا کہ آٹھ دس نوجوان لا کر ڈانس کے نام پر، ڈانس تو میں نہیں کہتا وہ بھی ہمارے کلچر کی کردارکشی ہے۔ سب سے پہلے اس میں dress بھی بلوچی نہیں ہے۔ ۱۵ جولائی کو جو پروگرام پیش ہوا----

جناب چیئرمین: وہ آپ بتا دیں تو انشاء اللہ وزیر صاحب دیکھ لیں گے۔

شیخ رشید احمد: اب میں 15 جولائی کی ریل نکالتا ہوں اس کے بعد next session میں ان کو دکھا دوں گا۔

جناب مہیم خان بلوچ: بالکل دکھائیں اس کو، آپ ٹی وی پر دکھائیں۔

جناب چیئرمین: اگلے سال دکھائیں؟

جناب مہیم خان بلوچ: نہیں ابھی، ابھی، دکھائیں جی۔

جناب چیئرمین: وہ کہہ رہے ہیں کہ میں check کر لوں گا۔اس وقت کیونکہ ان کے پاس information نہیں ہے۔ انشاء اللہ اس کو دیکھ کر وہ جواب دیں گے۔

شیخ رشید احمد: اتنے اہم issue میں تمام ممبران کی سفارشات اور جو انہوں نے اچھے مشورے دیے، میں جناب چیئرمین! آپ کو اور ایوان کو یقین دلاتا ہوں، کہ ان کا نوٹس لیا جائے گا اور ان کی رائے کا پورا احترام کیا جائے گا۔

جناب چیئرمین: شکریہ جی۔

سید مراد علی شاہ: جناب ٹی وی پر فحاشی کا عنصر زیادہ ہے۔ دوسرے یہ ہے کہ یہ سگریٹ کے اشتہارات دکھاتے ہیں۔ حالانکہ سگریٹ weapon of mass destruction ہے۔ وہ تباہی پھیلاتا ہے۔ اس کے باوجود یہ اشتہارات مسلسل دیے جا رہے ہیں۔لوگوں میں کینسر پھیل رہا ہے۔

جناب چیئرمین: اس پر جو ads آتے ہیں وہ timing کے اوپر تو already action میرا خیال ہے وہ لے چکے ہیں۔

شیخ رشید احمد: جناب چیئرمین! یہ بھی ایک بات دیکھیں کہ پہلے ہی ہمارا سگریٹ کی وجہ سے بہت بڑا economic loss ہوا ہے۔ اب میں اس ایوان کے وقار کے لئے یہ بات مناسب نہیں سمجھتا کیونکہ internationally چلی جائے گی کہ میں smoking کی بات کہتا ہوں۔

جناب چیئرمین: آپ revenue کی بات کریں۔

شیخ رشید احمد: جناب! جو revenue ہے ------ بعض ایسی باتیں کروائی جاتی ہیں، بعض ایسی باتیں کہی جاتی ہیں۔ جب ہم نے ان کو اجازت دی ہے private channels کی، اور بھی کوئی apply کرنا چاہتا ہے تو کرے، اس کو بھی اجازت دیں گے لیکن ہمیں اپنے revenue کے interest کو watch کرنا ہے۔ پہلے ہی بہت سارے اشتہارات اس وجہ سے چلے گئے ہیں کہ یہ کہہ دیا جاتا ہے کہ یہ تو فحاشی کے زمرے میں آتا ہے اور اگر وہ کوئی private channel کرے تو وہ فحاشی کے زمرے میں نہیں آتا۔سو ہمیں اپنا interest بھی جناب چیئرمین! دیکھنا ہے کیونکہ ہم نے اپنا revenue خود earn کرنا ہے۔سو ہمیں marketing میں

ان کا مقابلہ کرنا ہے۔

جناب چیئرمین: جی کمیلی صاحب۔

جناب محمد عباس کمیلی: آج جو کہا گیا---

جناب چیئرمین: کوئی issue رہ گیا ہے تو بتا دیں تو I am sure جواب دے دیں گے۔

جناب محمد عباس کمیلی: جناب ٹی وی پر گھسے پٹے روایتی پروگرام پیش کئے جا رہے ہیں۔

جناب چیئرمین: میرے خیال میں انہوں نے سب cover کر دیا ہے اس سے پہلے کے بھی تھے کیونکہ میرے پاس بھی point تھے۔ کوئی بات رہ گئی ہو تو بتا دیں۔ ویسے انہوں نے سارا cover کیا ہے۔ باقی کوئی ایسا issue رہ گیا ہو تو بتائیں I am sure he will answer it.

جناب محمد عباس کمیلی: دیکھئے، بہت سارے مفید پروگرام ٹیلی ویژن پر ضرور آ رہے ہیں لیکن بہت سارے ایسے پروگرام ہیں جو پرانے گھسے پٹے آرہے ہیں روایتی بنیاد پر۔ مثال کے طور پر آج وہ وقت ہے کہ جب ہماری حکومت کہتی ہے کہ انتہا پسندی کو ختم کیا جائے، مذہبی دہشت گردی کو ختم کیا جائے، نفرتیں ختم کی جائیں، محبتیں پیدا کی جائیں، آپس میں اتحاد پیدا کیا جائے۔ اس سلسلے میں آج تک ٹیلی وژن نے کوئی پروگرام مسلسل پیش نہیں کئے، پرانے طرز پر جو پروگرام چلے آرہے ہیں وہی چلے آرہے ہیں۔ میں بہت افسوس کے ساتھ کہتا ہوں کہ ٹی وی پر سفارش کلچر چل رہا ہے۔ایک عرصے سے جو لوگ ٹیلیویژن پر آتے رہے ہیں انہی کو موقع دیا جاتا ہے جبکہ اس ملک میں talent کی کمی کوئی نہیں، جو لوگ پروڈیوسر سے تعلقات پیدا کر لیتے ہیں انہی کو بار بار موقع دیا جاتا ہے۔ مذہبی پروگراموں کے علاوہ دوسرے fieldsمیں بھی talented لوگ موجود ہیں لیکن ان کی طرف توجہ نہیں جاتی۔ یہ دو points تھے جو اس وقت میرے ذہن میں آئے، میں چاہتا ہوں وزیر صاحب اس پر اظہار خیال کریں۔

جناب کامل علی آغا: جناب! میں بھی دو points عرض کرنا چاہتا ہوں۔

جناب چیئرمین: جی ہاں عرض کریں۔

جناب کامل علی آغا: جناب چیئرمین! جہاں تک پی ٹی وی کی پوری کارکردگی کا تعلق ہے میں سمجھتا ہوں کہ خبروں کے حوالے سے اس کی authenticity آج بھی مانی جاتی ہے۔ اگر دوسرے channel سے خبر سن بھی لیں تو دیکھنے والا اس کے بعد اس کی confirmation ہمیشہ پی ٹی وی سے کرتا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ current affairs کے معاملے میں بہتری پیدا ہوئی ہے لیکن جہاں تک کچھ دوستوں نے ڈرامے کے بارے میں اور دیگر باتیں کی ہیں، اس میں اصلاح کی ضرورت ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ ڈرامے میں پی ٹی وی کو ایک طریقہ کار وضع کرنا چاہیے۔ اس سے لوگوں کو اس موضوع پر دیکھنے کا interest بھی پیدا ہو گا اور اچھے اصلاحی پروگرام ترتیب دیے جا سکیں گے۔ اس سلسلے میں محترم وزیر صاحب سے میری گزارش یہ ہو گی کہ مختلف موضوعات پر قصداً ڈرامے بنوائے جائیں۔ آج کل private companies ڈرامے بناتی ہیں، ان کو موضوع دیے جائیں بجائے اس کے کہ وہ اپنے ذہن کے مطابق اور مختلف stories کو مدنظر رکھتے ہوئے ڈرامے تشکیل دیں، مخصوص موضوعات پر ڈرامے لکھوائے جائیں اور بنوائے جائیں۔ اصلاحی اور موضوع کے لحاظ سے بہتر، سبق آموز چیزیں عوام میں بہتری پیدا کریں گی۔ جیسے پہلے شروع میں تحریک پاکستان کے متعلق ڈرامے بنے اور پاکستان کی محبت کے لئے ڈرامے لکھوائے اور بنوائے گئے، وہ بڑے popular ہوئے۔ ہم پاکستان ٹی وی سے یہ توقع رکھتے ہیں کہ وہ نظریہ پاکستان اور تحریک پاکستان سے متعلق بہتر سے بہتر پروگرام سامنے لائیں گے جس کا کہ اس وقت فقدان ہے اور یہ گزشتہ کئی سالوں سے چلا آ رہا ہے۔ شیخ رشید احمد جیسے بہتر نظریاتی اور صلاحیتیں رکھنے والے منسٹر سے ہم توقع کرتے ہیں کہ وہ ان موضوعات کو موضوع بحث بناتے ہوئے بہتر پروگرام تشکیل دلوائیں گے۔ بہت شکریہ۔

جناب چیئرمین: اور بھی ہاتھ اٹھے ہیں۔ اب شیخ صاحب بھی توقع رکھتے ہیں کہ یہ بحث ختم بھی ہوگی یا نہیں۔ میرا خیال ہے کہ اس طرح سے سب بولے تو there will be no end to it. Just چلیں، پھر دو اور ہیں، طاہرہ لطیف صاحبہ اور آپ، اس کے بعد کوئی اور نہیں ہو گا۔ آپ وقت پر کہہ دیا کریں۔ جی طاہرہ لطیف صاحبہ۔

Mrs. Roshan Khursheed Bharucha: Thank you Mr. Chairman, for giving me the floor. I would just like to say that being minorities I think, that we have not been projected as we should have been, except for 25th of December being the Christmas.

اس کے علاوہ میں نے نہیں دیکھا کہ کبھی کسی minority اور ان کے religious مواقع پر ان کا کہیں بھی ، کسی قسم کا culture یا کسی چیز کی projection کبھی بھی media میں ہوئی ہے۔

I have never seen that except for 25th of December which is the Christmas Day. So, I would request that please importance should also be given to the minorties.

جناب چیئرمین: طاہرہ لطیف صاحبہ۔

مسز طاہرہ لطیف: جناب چیئرمین! ہم لوگ شیخ صاحب کے مشکور ہیں کہ بہت زیادہ improvement ان کے محکمے میں ہے۔ ایک چھوٹی سی بات میں کہنا چاہتی ہوں کہ سارا دن کے تھکے ہارے جب ہم dinner کے لئے بیٹھتے ہیں۔ توعین اسی موقع پر اشتہار وہ آتے ہیں۔وہ اشتہار pesticides کے جو امریکی سنڈی ، اور پھر چلتی ہوئی سنڈیاں دکھاتے ہیں ، پھر ان کو مارتے ہیں ۔ اشتہار اگر آپ کو دکھانے ضروری ہیں تو اس کو آپ تھوڑا سا پہلے یا بعد میں دکھا دیا کریں۔ شکریہ۔

جناب چیئرمین: شیخ رشید احمد۔

شیخ رشید احمد ۔ جناب چیئرمین! ایک بات ہمارے عباسی صاحب نے کی ۔ میں پوری کوشش کرتا ہوں لیکن یہ میری قومی بدنصیبی ہے کہ جب کوئی اچھی چیز دکھائی جاتی ہے تو اگلے دن کوئٹہ میں امام بارگاہ میں کوئی چالیس پچاس لوگوں کو مار دیتا ہے ۔ اس صورتحال کو میں نہیں روک سکتا۔ میری as a government representative پوری خواہش ہوگی کہ اس چینل پر ، بعض پرائیویٹ چینل openly discussion کرسکتے ہیں جناب چیئرمین! ان سے کوئی بازپرس

کا مسئلہ نہیں - چونکہ پی ٹی وی ایسا حساس مسئلہ ہوتا ہے کہ اس میں ہر ایک کا خیال رکھتے ہوئے انہوں نے اچھی تجویز پیش کی ہے۔ پہلے بھی یہ پروگرام ہوتے رہے ہیں - میں ان کا یہ نوٹس لوں گا۔

دوسرا minority کی بات کی گئی - میں اس کا بھی کریڈٹ لینا چاہتا ہوں - یہ بات ٹھیک ہے کہ اگر کسی ایک minority کا رہ گیا - پہلی مرتبہ اس دور میں چاروں چینلز سے live ہم نے 25 دسمبر کا پروگرام دکھایا ہے۔ اگر کسی ایک minority کا کوئی خاص دن یا تہوار رہ گیا ہو تو اور بات ہے ، لیکن ہماری پالیسی ہے کہ تمام minorities کو دکھایا جائے - میں پہلے بھی عرض کر چکا ہوں کہ اگر کسی ایک پروگرام کو دکھایا جائے تو اس ملک میں اتنی تلخی ہے ، اتنے جذبات عروج پر ہیں کہ دوسرا آدمی کھانے کو پڑتا ہے - فون کال پر ایسے پیغام دیتا ہے ، SMS Message دیتا ہے ، آجکل انٹرنیٹ سے بھی پیغام آ جاتے ہیں جو بیان نہیں کئے جاسکتے - لیکن میں یقین دلاتا ہوں کہ اگر کسی minority کا رہ گیا ہے تو اس کو میں دیکھوں گا اور اس دن کے لئے ٹی وی کو ہدایت کروں گا کہ ان minorities کو بھی دکھایا جائے - لیکن میں ایک credit لینا چاہتا ہوں کہ Christians کے کافی پروگرام ہم نے live کئے ہیں۔لیکن اور بھی minorities کے جو ہیں ان کو بھی کریں گے -

یہاں ڈرامے کا ذکر بار بار کیا جا رہا ہے - جناب چیئرمین! پہلی مرتبہ یہ جو چکرمکر دو نمبر کا کام تھا وہ ختم کرکے شفاف پرائیویٹ چینل کو کہا کہ competition میں آئیں۔ پرائم ٹائم ، سنڈی وغیرہ کا مسئلہ ایک لاکھ ستاسی ہزار فی منٹ اس ٹائم کے لیے پی ٹی وی لیتاہے۔ اگر وہ پہلے چلا جائے تو وہ بیس ہزار فی منٹ ہے - پانچ چھ سو گنا profit ratio ہے - پی ٹی وی ایک قومی ادارہ ہے - اس کی وجہ یہ ہے کہ اس کو اس پرائم ٹائم کے لئے بک کیا جاتا ہے - تو ڈرامے کے لئے ایک Minister یا Ministry یہی کرسکتی ہے کہ artists hundred percent increase کر دے اور پرائیویٹ چینلز کے جو پرائیویٹ لوگ ہیں - ان کو کہیں کہ وہ ڈرامہ improve کریں - میں پہلے بھی ایک بات عرض کرچکا ہوں کہ producers کے حالات اب بہت مختلف ہیں - وہ ہمارے لئے بھی سرکاری سطح پر کام کر رہے ہیں اور چھپ کر پرائیویٹ چینلز کے لئے بھی ایک ہی سٹوڈیو میں دو دو تین تین کام کر رہے ہیں - لیکن یہ private

entrepreneure کا ٹائم ہے ۔ ہم کسی کو روک نہیں سکتے ۔ لیکن کوشش کروں گا جناب چیئرمین! کہ اس مقدس ایوان کے وقار میں اضافہ ہو اور پی ٹی وی کی کارکردگی بہتر ہو ۔ شکریہ ۔

Mr. Chairman: Thank you very much. Now we move on to Item No.13

اس کے لئے deferment کا ہے ۔ مسز تنویر خالد کا تعلیمی پالیسی کے متعلق تھا ۔ Item No.14 deferment کا ہے ۔ 15 بھی deferment کا ہے ۔

پروفیسر خورشید احمد: آئٹم ۱۶ کو introduce کر دیتا ہوں تاکہ آئندہ ایجنڈے پر آ جائے۔

Mr. Chairman: OK. I call upon Prof. Khushid Ahmed to move Item No.16.

MOTIONS UDNDER RULE 194

I) RE: THE PRIVATIZATION POLICY OF THE GOVERNMENT

(DEFERRED)

Prof. Khurshid Ahmed: Thank you Mr. Chairman, I would like to move that the Senate may discuss the privatization policy of the Government with special reference to the Banking Sector particularly Habib Bank. The discussion may take place on the next day.

Mr. Chairman: Ok., would you like to continue or adjourn? Right, that will be on the next session.

پروفیسر خورشید احمد: میں نے move کردیا ہے تاکہ ایجنڈے پر آ جائے and we will speak on the next rota day.

Mian. Raza Rabbani: I may be allowed to move that so that it could be commenced.....

Mr. Chairman: O K. First we take item No. 17 in the name of Professor Muhammad Ibrahim Khan.

II) RE: THE BAN ON THE NATIONAL ASSEMBLY SECRETARIAT EMPLOYEES COOPERATIVE HOUSING SOCIETY

Prof. Muhammad Ibrahim Khan: I introduce motion, "that This House may discuss the situation arising out of the ban on the activities of the elected body of the National Assembly Secretariat Employees Cooperative Housing Society, Islamabad.

Mr. Chairman: And you want to discuss it next time.

Prof. Muhammad Ibrahim Khan: Next time.

Mr. Chairman: No. 18 stands in the name of Mr. Ilyas Ahmed Bilour, may be defered. No. 19 in the name of Dr. Muhammad Ismail Buledi, deferred.

No.20 کے لئے بھی deferment request آئی ہے۔

21 stands in the name of Ch. Muhammad Anwar Bhinder. Then we have the Commenced Resolutions.

RESOLUTIONS

I) RE: THE EXTENSION IN SERVICE TO GOVERNMENT EMPLOYEES AFTER SUPERANNUATION. (DEFERRED)

Mr. Chairman: We may resume for further consideration of the resolution moved by Mr. Babar Khan Ghauri on 17th June, 2003, "this House resolves that extension should not be given to the government employees after superannuation".

جناب کامل علی آغا: Defer کر دیں جناب وہ موجود نہیں ہیں۔ move کر دیتا ہوں

جناب چیئرمین: وہ ہو چکا ہے۔ mover کو خود ہونا چاہیے۔ defer کر دیتے ہیں۔ کیونکہ اس پر already ہو بھی چکے ہیں Amendment to the Resolution جی۔ defer ہو گیا O.K. No. 23 Mr.Muhammad Akram, please move the resolution.

II) RE: THE CONSTRUCTION OF WATER RESERVOIRS IN BALOCHISTAN

Mr. Muhammad Akram: Thank you Mr. Chairman, I move the following resolution, "The House recommends that effective steps be taken to construct water reservoirs in Balochistan".

Mr. Chairman: O.K. Then we leave it to the Minister, he is not here so defer this also.

Mr. Muhammad Akram: Deferred.

Mr. Chairman: Mr. Babar Khan Ghauri, deferred. No. 25, Mian Raza Rabbani.

III) RE: LIFTING OF THE BAN IMPOSED ON TRADE UNIONS

Mian Raza Rabbani: I beg to move the following Resolution, "this House recommends that ban imposed on trade unions in the country be lifted". It may be taken up for discussion in the next session.

Mr. Chairman: No.26 Professor Khurshid Ahmed.

IV) RE: A SEPARATE TV CHANNEL FOR ISLAMIC EDUCATIONAL PROGRAMMES

Prof. Khurshid Ahmed: I beg to move the following Resolution. "this House recommends that the government should launch a separate TV channel for Islamic Educational Programmes so that Islam could be propagated all over the world as a religion of peace and harmony". Discussion may be taken up in the next session.

Mr. Chairman: No. 27, next resolution stands in the name of Haji Liaqat Ali Bangulzai, Haji Sahib.

حاجی لیاقت علی بنگزئی: یہ ایوان سفارش کرتا ہے کہ بلوچستان میں لک پاس جو ایک بین الاقوامی شاہراہ ہے جس سے بلوچستان' پورا پاکستان یورپ کے ساتھ ملتا ہے۔ اس میں ہمیں کافی تکالیف کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔ لک پاس کی سڑکوں کو کشادہ کرنے اور لک پاس ٹنل کا کام فوری طور پر شروع کیا جائے۔ میں اسے جب ہمارے وزیر صاحب تشریف لائیں گے اس وقت تک موخر کرتا ہوں۔

جناب چیئرمین: ٹھیک ہے' موخر ہو گئی۔

That covers the agenda. The House stands adjourned to meet again on Wednesday the 21st January, 2004 at 6.00 pm. Thank you.

سبحان ربک رب العزت عما یصفون وسلمٌ علی المرسلین والحمد لله رب العالمین

[Then the House was adjourned to meet again on Wednesday the 21st January, 2004 at 6.00 p.m.]